سرکاری رپورٹ

صوبائی اسمبلی پنجاب

مباحثات2016

بدھ،3۔فروری2016

(یوم الاربعاء،23۔ربیع الثانی1437ھ)

سولہویں اسمبلی:انیسواں اجلاس

جلد 19:شمارہ 4

329

ایجنڈا

برائے اجلاس صوبائی اسمبلی پنجاب

منعقدہ 3۔فروری 2016

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ اور نعت رسول مقبول ﷺ

سوالات

(محکمہ جات زراعت، امور نوجواناں و کھیلیں اور آثار قدیمہ و سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

سرکاری کارروائی

(اے) مسودہ قانون کا ایوان میں پیش کیا جانا

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2015

ایک وزیر مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2015 ایوان میں پیش کریں گے۔

(بی) مسودات قانون پر غور و خوض اور ان کی منظوری

1۔ مسودہ قانون (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 51 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خزانہ نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

2۔ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 44 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے مواصلات و تعمیرات نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

330

3۔ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 (مسودہ قانون نمبر 40 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خوراک نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015 منظور کیا جائے۔

4۔ مسودہ قانون (ترمیم) پیور فوڈ پنجاب 2015 (مسودہ قانون نمبر 45 بابت 2015)

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیور فوڈ پنجاب 2015، جیسا کہ سٹینڈنگ کمیٹی برائے خوراک نے اس کے بارے میں سفارش کی ہے، فی الفور زیر غور لایا جائے۔

ایک وزیر یہ تحریک پیش کریں گے کہ مسودہ قانون (ترمیم) پیور فوڈ پنجاب 2015 منظور کیا جائے۔

331

صوبائی اسمبلی پنجاب

سولھویں اسمبلی کا انیسواں اجلاس

بدھ،3۔فروری2016

(یوم الاربعاء،23۔ربیع الثانی1437ھ)

صوبائی اسمبلی پنجاب کا اجلاس اسمبلی چیمبرز، لاہور میں صبح 11:00 بجے زیر صدارت جناب ڈپٹی سپیکر سردار شیر علی گورچانی منعقد ہوا۔

تلاوت قرآن پاک و ترجمہ قاری عبدالغفار شاکر نے پیش کیا۔

اعوذ باللہ من الشیطن الرجیمo

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِo

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا ۭ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا
مَا اكْتَسَبَتْ ۭ رَبَّنَا لَا تُؤَاخِذْنَآ اِنْ نَّسِيْنَآ اَوْ اَخْطَاْنَا ۚ
رَبَّنَا وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا كَمَا حَمَلْتَهٗ عَلَي الَّذِيْنَ
مِنْ قَبْلِنَا ۚ رَبَّنَا وَلَا تُحَمِّلْنَا مَا لَا طَاقَةَ لَنَا بِهٖ ۚ
وَاعْفُ عَنَّا ۣ وَاغْفِرْ لَنَا ۣ وَارْحَمْنَا ۣ اَنْتَ مَوْلٰىنَا
فَانْصُرْنَا عَلَي الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ ۲۸۶

سُوۡرَۃُ الۡبَقَرَۃ آیت 286

اللہ کسی شخص کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا۔ اچھے کام کرے گا تو اس کو ان کا فائدہ ملے گا بُرے کرے گا تو اسے ان کا نقصان پہنچے گا۔ اے پروردگار! اگر ہم سے بھول یا چوک ہو گئی ہو تو ہم سے مؤاخذہ نہ کیجیو۔ اے پروردگار! ہم پر ایسا بوجھ نہ ڈالیو جیسا تو نے ہم سے پہلے لوگوں پر ڈالا تھا اے پروردگار! جتنا بوجھ اٹھانے کی ہم میں طاقت نہیں اتنا ہمارے سر پر نہ رکھیو اور (اے پروردگار) ہمارے گناہوں سے درگزر کر اور ہمیں بخش دے اور ہم پر رحم فرما تو ہی ہمارا مالک ہے اور ہم کو کافروں پر غالب فرما(286)

وماعلینا الاالبلاغo

نعت رسول مقبول ﷺ جناب سرور حسین نقشبندی نے پیش کی۔

نعت رسول مقبول ﷺ

زمیں آسماں میں مکاں لا مکاں میں
کوئی آپ سا ہے نہیں ہے نہیں ہے
وہ سدرہ کا راہی حبیب الٰہی
کوئی دوسرا ہے نہیں ہے نہیں ہے
سبھی دائیوں نے حلیمہؓ سے پوچھا
تیرے پاس کیا ہے تو بولی حلیمہؓ
اسے دیکھ کر تم بتاؤ کہ ایسا
کسی کو ملا ہے، نہیں ہے نہیں ہے
سبھی انبیاء دے رہے ہیں
گواہی وفادار ہیں مصطفیٰ کے الٰہی
کہاں تک کرے کوئی تعریف اُن کی
خدا جبکہ کرتا ہے توصیف ان کی
ظہوری کسی سے نبی کی ثناء کا
ہوا حق ادا ہے نہیں ہے نہیں ہے

سوالات

(محکمہ جات زراعت، امور نوجواناں و کھیلیں اور آثار قدیمہ و سیاحت)

نشان زدہ سوالات اور اُن کے جوابات

جناب ڈپٹی سپیکر: بسم اللہ الرحمٰن الرحیم۔ اب وقفہ سوالات شروع ہوتا ہے۔ آج کے ایجنڈے پر محکمہ جات زراعت، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت سے متعلق سوالات پوچھے جائیں گے اور ان کے جوابات دیئے جائیں گے۔ پہلا سوال نمبر 3249 چودھری افتخار احمد چھچھر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 3318 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پنجاب میں ریسرچ کے اداروں کی تعداد و دیگر تفصیلات

*3318: **ڈاکٹر سید وسیم اختر:** کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پنجاب میں مختلف قسم کی ریسرچ کے کتنے ادارے ہیں اور ان اداروں کے ذمہ علیٰحدہ علیٰحدہ کس نوعیت کی ریسرچ لگائی گئی ہے نیز یہ ادارے کب قائم کئے گئے؟

(ب) ہر ادارہ نے اب تک ریسرچ کے حوالہ سے کیا کارکردگی دکھائی ہے، اس کی تفصیل ادارہ وار بیان فرمائیں؟

(ج) ان اداروں میں اگر کسی سائنسدان نے گراں قدر کام کیا ہے تو کیا اسے کوئی انعام بھی حوصلہ افزائی کے لئے دیا گیا اور اس ادارے کو جس میں کوئی قابل قدر کام ہو جاتا ہے تو اس کی حوصلہ افزائی کیسے کی جاتی ہے؟

(د) کیا زرعی ماہرین کو سرکاری طور پر دوسرے ممالک میں ریسرچ کے کام کی معلومات اور راہنمائی کے لئے بھیجا جاتا ہے اگر جواب ہاں میں ہے تو مالی سال 13-2012 میں کس کس زرعی ماہر کو کس کس ملک میں اور کون سی ریسرچ کا جائزہ و استفادہ کے لئے بھیجا گیا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پنجاب میں مختلف قسم کی ریسرچ کے 27 ادارے ہیں جو محکمہ زراعت ریسرچ ونگ کے تحت کام کر رہے ہیں۔ ان اداروں کے نام، جائے مقام، قیام کا سال اور کام کی نوعیت کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان اداروں کی ریسرچ کے حوالہ سے کارکردگی کی ادارہ وار تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) وفاقی ادارہ "پاکستان کونسل فار سائنس اینڈ ٹیکنالوجی" نے اعلیٰ کارکردگی دکھانے والے شعبہ زرعی تحقیقات کے سائنسدانوں کو Research Productivity Award دینے کا سلسلہ پچھلے چند سالوں سے شروع کیا ہے جس کے یقیناً مثبت نتائج برآمد ہوں گے۔

(د) جی ہاں! سرکاری طور پر زرعی ماہرین کو گاہے بگاہے دوسرے ممالک بھیجا جاتا ہے۔ ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ فیصل آباد اور اس کے ذیلی اداروں نے آٹھ زرعی سائنسدانوں کو 13-2012 میں دوسرے ممالک میں ریسرچ کے لئے بھیجا ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

نمبر شمار	نام سائنسدان	نام ملک	متعلقہ ریسرچ
1	ڈاکٹر محمد ابرار	سنگاپور	گندم
2	انجم جاوید	ایضاً	ایضاً
3	ندیم احمد	امریکہ	گندم پر جدید تحقیق اور بیماریاں
4	محمد ذوالکفل	ایضاً	ایضاً
5	سبینہ احمد	ایضاً	ایضاً
6	مصباح صفدر	میکسیکو	گندم کی بیماریاں
7	انعام الحق	آسٹریلیا	آم کی نرسری
8	مس شمیم اختر	نیدرلینڈ	آلو کی پیداوار بڑھانے کے جدید طریقے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! میرا جز (ب) پر ضمنی سوال ہے کہ محکمہ زراعت کے ریسرچ ونگ کے اداروں کی ریسرچ کے حوالے سے کارکردگی اور جائزہ کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھی گئی ہے۔ زرعی ریسرچ پر لاکھوں کروڑوں روپیہ سالانہ خرچ ہوتا ہے لیکن ابھی تک اس کے کوئی خاطر خواہ نتائج برآمد نہیں ہو رہے کوئی پانچ دس سالوں میں ایک آدھ ورائٹی سامنے آتی ہے کہ گندم کی یہ ورائٹی آگئی کہ زمیندار اس کو کاشت کرے ان کو زیادہ فائدہ ہوگا۔ گنے کی کاشت کی یہ ورائٹی

آ گئی تھوڑا سا آپ یہ کریں کیونکہ ہماری 70 فیصد آبادی ہے جو دیہاتی ہے جو صرف ایگریکلچر سے متعلقہ ہے تو یہ جو اتنی ریسرچ پر اتنا خرچ ہو رہا لوگ باہر سے جا کر ریسرچ کے لئے ڈگریاں لے کر آ رہے ہیں وہاں پر جا کر وہ بہت سے تعلیم حاصل کر کے آتے ہیں لیکن پاکستان میں پنجاب کے لوگوں کو فائدہ کیوں نہیں ہو رہا اور اس کے دور رس نتائج بر آمد کیوں نہیں ہو رہے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ ریسرچ فنڈ کو ہم نے پہلے سے enhance کیا ہے اس سے پہلے ریسرچ کے سلسلے میں کم ہی بجٹ ہوتا تھا زیادہ operational budget ہی ہوا کرتا تھا لیکن پھر بھی میں ان کی خدمت میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ یہ internationally recognized اداروں کی ریسرچ ہے کہ پاکستان میں ریسرچ پر جو ایک روپیہ خرچ کیا گیا ہے اس کے عوض 10 روپے سے لے کر 30 روپے تک پنجاب گورنمنٹ یا گورنمنٹ آف پاکستان کو return ہو چکے ہیں لہٰذا ریسرچ کی یہ افادیت ہے۔ میں آپ کو یاد کرواتا چلوں کہ غالباً 67-1966 کی بات ہے کہ Maxi Pak Revolution آیا تھا وہ یہی ایوب ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے scientist تھے اور México سے Dr. Norman Borlaug آئے تھے ان کی ریسرچ کے through ہی آپ کو یاد ہو گا کہ 7 یا 8 من فی ایکڑ wheat کی پیداوار ہوتی تھی جو کہ just jump لگا کر double سے بھی زیادہ 20 من فی ایکڑ تک ہو گئی تھی۔ آج کل اسی ریسرچ ادارے کی افادیت کی وجہ سے ہمارے جو progressive farmer ہیں وہ 50 من سے لے کر 80-90 من تک wheat لیتے ہیں اور آج دنیا میں ایگریکلچر پر جو ایک glut آیا ہوا ہے وہ اسی لئے آیا ہے کہ ہماری productivity بہت بڑھ گئی ہے۔ Production ہر ملک کی بہت بڑھ گئی ہے اسی طرح پاکستان میں بھی بڑھی ہے میں maize کی example دینا چاہوں گا آپ کو اچھی طرح یاد ہو گا اور معزز ایوان میں بیٹھے ہوئے ممبران اس بات کی گواہی دیں گے کہ maize کی yield جو تھی وہ 30 من فی ایکڑ ہوتی تھی اور آج عام کسان maize farmer کی 100 من فی ایکڑ تک yield لے رہا ہے۔ یہ ریسرچ کی افادیت ہی ہے کہ جس کی بدولت آج ہمارے کسان مستفید ہو رہے ہیں۔ باقی وہ ٹھیک ہے کہ international glut کی وجہ سے کسان کو commodity کی وہ prices نہیں مل رہی ہیں۔

This is unfortunate.

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! میرا ایک ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، قادری صاحب!

سید زعیم حسین قادری: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب نے بڑی اچھی بات کی ہے۔ میرا خیال ہے کہ ریسرچ کا problem تو ہے اس پر میں تھوڑی سی بات ضرور کرنا چاہوں گا کہ ڈاکٹر صاحب خود بھی ماشاءاللہ ایک قابل آدمی ہیں۔ would be a better انڈیا میں کوئی آج سے 10 سال پہلے بائیو ٹیکنالوجی کی introduction ہوئی تھی، آج ان کی crops کی yield فی ایکڑ almost double ہو گئی ہے اور اگر آپ ایگریکلچر GDP کو دیکھیں تو انڈیا میں پچھلے تین سے سات سالوں میں تقریباً تین گنا اضافہ ہوا ہے تو کیا ہمارے ہاں پنجاب میں کوئی اس طرح کا mechanism ہے obviously ہم sub-continent کی energy basket ہیں۔ We are agri-based economy. کیا بائیو ٹیکنالوجی پر ریسرچ سسٹم کو ہم نے convert کیا ہے جس سے دیگر ممالک سے assistance لے کر فوائد حاصل کئے جا سکیں یا پھر ابھی اس میں کوئی تھوڑی سی دیر ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب بتا دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! قادری صاحب نے بہت اچھا سوال کیا ہے۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ international/multinational companies انڈیا میں ہمارے سے پہلے گئی ہیں۔ ہمارے پاس وہ آج سے پانچ یا چھ سال پہلے آئی تھیں، ان کے ساتھ ہمارے مذاکرات ہوئے تھے ان کی شرائط ہمارے لئے بہت سخت تھیں۔ اس وقت یہ سمجھا گیا کہ ہمارا کسان ان کی شرائط کی وجہ سے crush ہو جائے گا کچھ اس طرح کے حالات تھے لیکن یہ بات صحیح ہے کہ جی ایم ٹیکنالوجی کی وجہ سے genetically modified جو crops ہیں وہ ان کی واقعی yield بہت زیادہ ہے۔ آج کل پھر ہم وزیراعلیٰ پنجاب کی ہدایت پر انہی multinational companies سے بات کر رہے ہیں اور وہی بائیو ٹیکنالوجی پنجاب میں بھی لانے کی کوشش کر رہے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آخری ضمنی سوال ملک احمد سعید صاحب کریں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میرا جز (د) کے حوالے سے ڈاکٹر صاحب سے یہ سوال ہے اگر آپ اجازت دیں تو میرے دو joint questions ہیں اگر میں اکٹھے ہی سوال کر دوں گا تو میرا خیال ہے کہ بہتر طریقے سے جواب آ جائے گا۔ ایک تو ڈاکٹر صاحب نے انڈیا کے حوالے سے بات کی ہے تو میں یہ

پوچھنا چاہوں گا کہ انڈیا میں جو terms and conditions ہیں وہ کیا براہ راست زمیندار سے متعلقہ ہیں یا ان کی گورنمنٹ ان کو کچھ نہ کچھ subsidize کرکے اور اس کے بعد گورنمنٹ براہ راست negotiate کرتی ہے۔ وہ زمیندار کے ساتھ گورنمنٹ کرتی ہے یا کوئی multinational companies کے ساتھ کوئی interaction ہے؟ ایک تو میرا یہ سوال ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ جو جز (د) میں سائنسدانوں کی یہاں لسٹ دی ہوئی ہے۔ یہ آٹھ سائنسدان ہیں اور ان کا جو ریسرچ کا متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ہے اس کی بھی تفصیل دی ہوئی ہے۔ ایک تو ان کی qualification بھی ہمارے پاس نہیں ہے اور اس میں میرا specific question یہ ہو گا کہ یہ جو انہوں نے ریسرچ کی ہے کیا اس کی زمیندار کو براہ راست انفارمیشن ہے اور میں ڈاکٹر صاحب سے یہ پوچھنا چاہوں گا کہ جو ہمارا زراعت کا محکمہ ہے اس میں جو ہمارا district level پر infrastructure ہے ان کو کوئی ہدایات جاری ہوئی ہیں یا ان کے پاس کوئی ایسا مواد ہے کہ سائنسدان باہر کے ممالک جا کر دو دو، تین تین سال ریسرچ کر کے آئے ہیں اس کی زمیندار کے پاس براہ راست awareness اور ان کے پاس campaign یا اس قسم کا کوئی اقدام کیا گیا ہے یا نہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میرے معزز دوست نے دو سوال پوچھے ہیں ایک تو یہ کہ multinational companies کا کسان سے ڈائریکٹ رابطہ ہوتا ہے؟ تو ایسا نہیں ہوتا multinational company وہاں کی کسی local company کے through آتی ہے اور یہ بہت complicated procedure ہے۔ انڈیا میں کاٹن کے hybrid seeds ہیں۔ ہمارے پاس hybrid system نہیں ہے ہمارے پاس variety میں introduce کرواتے ہیں تو وہاں انڈیا میں ایک کمپنی ہے جس کو انہوں نے right دے دیئے ہیں وہ کمپنی آگے seed دیتی ہے تو اس طرح multinational companies enter ہوتی ہیں اور ہمارے ہاں بھی جب آئیں گی تو پرائیویٹ سیکٹر کے through ہی آئیں گی، پبلک سیکٹر کے through نہیں آئیں گی۔ یہاں پر سائنسدانوں کی بات ہوئی ہے تو جب بھی کوئی ریسرچ ہوتی ہے، کوئی seed یا کوئی technology introduce ہوتی ہے تو وہ ریسرچ اداروں سے نکل کر فوراً ہمارے district level setup میں ساری ریسرچ پہنچ جاتی ہے وہاں پر ہمارے research, extension, water management and test warning کے لوگ بھی ہوتے ہیں۔ ان کے adaptive research farm ہر ڈسٹرکٹ میں موجود ہیں۔ وہ

اپنی climate Eco zone کے مطابق وہاں ریسرچ کر کے ساری انفارمیشن جب farmer day ہوتا ہے وہ farmers کو convey کر دی جاتی ہے۔ میں پہلے بھی گزارش کر چکا ہوں کہ ریسرچ پر لگا ہوا ایک روپیہ 10 سے 30 روپے تک return ہو چکا ہے یہ American recognized اداروں کی ریسرچ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ اگلا سوال نمبر 5601 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال ڈاکٹر سید وسیم اختر کا ہے۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! میں ان کے behalf پر ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سوال نمبر بولیں۔

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! سوال نمبر 3319 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔ (معزز ممبر نے ڈاکٹر سید وسیم اختر کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

بہاولپور: چولستان میں چارہ جات کی فصلات پر ریسرچ ودیگر تفصیلات

*3319: ڈاکٹر سید وسیم اختر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ بہاولپور ڈویژن میں واقع چولستان جو کہ 66 لاکھ ایکڑ رقبہ پر محیط ہے کم و بیش 12 لاکھ لائیو سٹاک اپنے دامن میں سمیٹے ہوئے ہیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ یہ لائیو سٹاک وہاں پیدا ہونے والے جنگلی نباتات پر زندہ رہتا ہے؟

(ج) کیا محکمہ زراعت ایسی فصلات یا چارہ جات پر ریسرچ کر رہا ہے جو کہ چولستان میں پیدا ہو سکیں تاکہ گرمیوں اور سردیوں میں وافر خوراک جانوروں کے لئے مہیا ہو سکے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ تحقیقات چارہ جات، سرگودھا کا ایک ذیلی دفتر "زرعی ریسرچ سٹیشن" بہاولپور میں کام کر رہا ہے۔ اس ادارہ نے گوارا کی مختلف

اقسام پر مختلف علاقوں میں ریسرچ کی جن میں سے گوارا1 /2، بی آر۔90 اور بی آر۔99 پنجاب بھر میں چارہ کے لئے موزوں ہیں۔

یہ اقسام چولستان اور دیگر بارانی رقبہ جات پر چارہ کے لئے کامیابی سے کاشت کی جا رہی ہیں۔

گوارا کی یہ اقسام اوران کے باقیات چولستان کے رقبہ میں جانوروں کے چارہ کے لئے یکساں موزوں ہیں اور گرمیوں اور سردیوں میں چارہ مہیا کرتی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

ڈاکٹر محمد افضل: جناب سپیکر! جز(ب) میں وزیر موصوف نے جواب میں فرمایا کہ ہاں یہ درست ہے کہ لائیو سٹاک بہاولپور ڈویژن میں واقع چولستان میں پیدا ہونے والے جنگلی نباتات پر زندہ رہتا ہے۔ جز(ج) میں جواب دیا گیا ہے اس میں دو تحقیقاتی ادارے قائم ہیں، فیصل آباد کا ایک ذیلی ادارہ اور سرگودھا کا ایک ذیلی ادارہ ریسرچ سنٹر وہاں کام کر رہے ہیں۔ انہوں نے ریسرچ پر گوارا کی قسم لکھی ہوئی ہے چولستان تقریباً سارا میرے حلقے میں ہے میں نے آج تک نہیں دیکھا کہ پورے حلقے چولستان میں چونکہ وہ بارانی علاقہ ہے وہاں بارش بھی بہت کم ہوتی ہے کہ گوارا کی کاشت کہیں پر ہو۔ اگر کہیں ہوتی ہے تو وزیر موصوف سے گزارش ہے کہ وہ فرمادیں اور یہ ریسرچ سنٹر بہاولپور میں کہاں پر واقع ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! Actually یہ ریسرچ سنٹر سرگودھا میں واقع ہے اور اس کا sub research centre بہاولپور میں ہے۔ آپ کے دوسرے سوال کا جہاں تک تعلق ہے یہ ان کی بات صحیح ہے کہ چولستان کا جو سارا area ہے وہاں گوارا کی فصل نہیں ہوتی۔ یہ گوارا کی جو نئی فصلیں ایجاد کی گئی ہیں یہ اس علاقے کے لئے ہیں جہاں پانی کم ہوتا ہے۔ یہ تھل اور دوسرے علاقوں میں کوششیں کی جا چکی ہیں۔ اب وہ اُدھر introduce کروائی جا رہی ہیں جہاں پانی کے تھوڑے بہت ٹوٹے ہیں یا تھوڑا بہت پانی available ہے جو rainfall کے بعد collect ہو جاتا ہے لہٰذا وہاں ان کی production کی جا سکتی ہے۔ انشاء اللہ آپ دیکھیں گے کہ اس کا trend increase ہوتا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اگلا سوال نمبر 5603 محترمہ خدیجہ عمر کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 5670 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب امجد علی جاوید کا ہے۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! سوال نمبر5643 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

یوتھ فیسٹیول کے مقابلہ جات میں انعامی رقوم کی تقسیم سے متعلقہ تفصیلات

*5643: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:

(الف) کیا یہ درست ہے کہ 2013 میں پنجاب میں ہونے والے وزیر اعلیٰ یوتھ فیسٹیول کے مقابلہ جات میں شریک ہونے والے تمام شرکاء کو انعامی رقوم کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے؟

(ب) اگر جواب اثبات میں نہیں ہے تو اس کا ذمہ دار کون ہے؟

(ج) کیا حکومت اس ذمہ داری کو پورا کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر رکھتی ہے تو کب تک؟

(د) ضلعی حکومت اور ٹی ایم اے ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس سال 13-2012 میں سپورٹس کی مد میں کتنا فنڈ تھا اور یہ فنڈ کس کس مد میں خرچ ہوا، اس کی تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 کی گائیڈ لائنز guidelines اور قواعد و ضوابط پر مشتمل کتابچہ جاری شدہ زیر نمبر SBP(PYF)2014-47/1 مورخہ 30۔نومبر 2013 کے تتمہ K-4 کے صفحہ 93 کے مطابق سپورٹس سیکٹر جنرل پبلک کے انعامات بذمہ ضلعی حکومت تھے۔ کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ یہ درست ہے کہ 14-2013 میں پنجاب میں ہونے والے پنجاب یوتھ فیسٹیول 2014 کے مقابلہ جات میں حصہ لینے والے کھلاڑیوں میں انعامات کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے۔

(ب) جواب اثبات میں ہے تمام پوزیشن لینے والے کھلاڑیوں کو انعامات بذریعہ کراس چیک دیئے جا چکے ہیں۔

(ج) ضلعی حکومت انعامات تقسیم کرنے کی ذمہ داری پوری کر چکی ہے۔

(د) ضلعی حکومت کی طرف سے سال 13-2012 میں سپورٹس کی مد میں -/30,00,000 مختص کئے گئے تھے۔ اس میں سے فنڈز کھلاڑیوں اور آفیشلز میں نقد انعامات، ٹرافیوں، شیلڈز، ضلع لیول کے سپورٹس مقابلوں کے انتظامات، ڈویژن انٹر ڈسٹرکٹ اور صوبائی انٹر

ڈویژن مقابلہ جات میں شرکت کرنے والی ٹیموں کے یونیفارم، ٹی اے/ڈی اے اور اس کے علاوہ سال بھر میں مختلف اوقات میں ہونے والی کھیلوں کے مقابلہ جات پر خرچ ہوئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (الف) میں سوال یہ تھا کہ وزیراعلیٰ یوتھ فیسٹیول کے مقابلہ جات میں شریک ہونے والے تمام شرکاء کو انعامی رقوم کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے؟ جواب میں یہ بتایا گیا ہے کہ کھلاڑیوں میں انعامات کی تقسیم مکمل ہو چکی ہے۔ یہ جواب درست نہیں ہے اور حقائق پر مبنی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی وجہ؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! بہت سارے لوگ ایسے ہیں اور دو تین سال پہلے تک کے جو prize holders ہیں بلکہ اس حوالے سے میں جناب منسٹر صاحب کو زبانی بھی ایک دو مرتبہ بتا چکا ہوں کہ ابھی تک پنجاب کے position holders بھی انعامات سے محروم ہیں۔ وہ ہمارے گلے پڑتے ہیں کہ آپ فیسٹیول کروا تو رہے ہیں لیکن جب ہمیں انعام ہی نہیں ملتے تو پھر ہم اس میں حصہ کیوں لیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! وہ کہتے ہیں کہ بچوں کو انعام نہیں ملے۔

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! امجد صاحب ہمارے بڑے معزز ممبر ہیں اور انہوں نے مجھ سے بات بھی کی تھی۔ دراصل یوتھ فیسٹیول کے اندر پیسے دینے کا ضلعی حکومتوں کا ذمہ تھا جس کے بارے میں ہم نے پوری رپورٹ بھی منگوائی۔ جو رپورٹ آئی اس میں باقاعدہ cross cheques کے ذریعے یہ انعامات دیئے گئے تھے۔ یہ cash نہیں تھا بلکہ through cross cheque تھا جس کا پورا ریکارڈ موجود ہے۔ میں نے اِن سے پہلے بھی درخواست کی تھی کہ اگر کوئی بچہ یا بچی رہ گئی ہے تو اس کا نام بھیج دیں کہ وہ کس category کے اندر رہے تو ہم اُس کو verify کریں گے۔ اگر کوئی بچہ رہ گیا ہے تو یہ انعام اُس کا حق ہے جو اسے ملنا ہے کیونکہ یہ ہمارے heroes ہیں اور انہوں نے grass roots level سے نکل کر اپنے علاقے کا نام روشن کیا تھا۔ ہم سپورٹس کلچر کو جو promote کر رہے ہیں اُس میں کوئی بھی ایسا بچہ نہیں ہو گا جس کو ہم ignore کریں۔ میں on the floor of the House کہہ رہا ہوں کہ یہ مجھے لسٹ دیں، اگر کوئی رہ گیا ہوا تو ہم اُس کی verification کر کے انعامات دلوائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: امجد علی جاوید صاحب! آپ ان کو نام دیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! مجھے منسٹر صاحب یہ بتادیں کہ یہ مجھے کہاں ملیں گے جہاں ہم نے انہیں یہ لسٹ دینی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! یہ کہاں مل سکتے ہیں جہاں یہ چیزیں میں انہیں پہنچادوں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ address بتادیں کہ آپ کہاں پر ان سے ملیں گے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میں دو تین ماہ سے کوشش کر رہا ہوں لیکن یہ مجھے نہیں مل سکے۔

وزیر تعلیم، امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! یہ میرے دفتر اکثر آتے رہتے ہیں۔ یہ آج ہی تشریف لے آئیں اور مجھے نام دے دیں تو میں بالکل کروا دیتا ہوں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا کوئی فون اٹھاتا ہے اور نہ ہی یہ ملتے ہیں۔ میں تین ماہ سے کوشش کر رہا ہوں اور ان تین ماہ میں مجھے نہیں ملے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ منسٹر صاحب یا سیکرٹری کے آفس میں یہ نام دے دیں تو منسٹر صاحب اس پر action لیں گے۔ اگلا سوال نمبر 5673 جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ) کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب رمیش سنگھ اروڑا کا ہے۔ سردار صاحب! سوال نمبر بولیں۔

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6680 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سکھ مذہب کی سروپ نسخہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6680: جناب رمیش سنگھ اروڑا: کیا وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سکھ مذہب کے آخری گورو شری گورو گرنتھ صاحب کے کتنے سروپ (نسخے) اس وقت پنجاب میں موجود عجائب گھروں یا آثار قدیمہ کی عمارات میں رکھے ہوئے ہیں، مکمل تفصیل لوکیشن وار مہیا کی جائے؟

(ب) کیا گورو گرنتھ کو سکھ مذہب کی Rehat Maryada (اصولوں) کے مطابق رکھا گیا ہے، اگر ہاں تو براہ کرم وہ اصول کیا ہیں، تفصیل مہیا کی جائے اگر نہیں تو کیوں ان اصولوں کو فالو نہیں کیا جارہا؟

(ج) کیا محکمہ آثار قدیمہ نے کبھی پاکستان سکھ گورودوارہ پربندھک کمیٹی کے ساتھ رابطہ کرکے گورو گرنتھ صاحب کے موجودہ حالات کے بارے میں کبھی تبادلہ خیال کیا، اگر کیا تو تفصیلات مہیا کی جائے؟

(د) کیا محکمہ آثار قدیمہ پاکستان سکھ گورودوارہ پربندھک کمیٹی کو مذکورہ نسخے واپس کرنے کا ارادہ رکھتی ہے یا نہیں، اگر رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو وجہ بیان کی جائے؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گورو گرنتھ صاحب کا صرف ایک نسخہ شاہی قلعہ لاہور کے میوزیم کے محفوظ نوادرات میں موجود ہے۔

(ب) تمام مذاہب کی مذہبی کتابوں کو متعلقہ مذہب کے اصولوں اور طریق کار کے عین مطابق حفاظت واحترام سے رکھا جاتا ہے۔

(ج) نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ کے کیوریٹر شاہی قلعہ نے اس سلسلہ میں ڈیرہ صاحب سمادھ کے مینجر اظہر عباس صاحب سے اس بارے میں تفصیل سے بات کی اور ان کے مطابق شاہی قلعہ کے میوزیم میں جو گورو گرنتھ کا نسخہ موجود ہے کو سکھ مذہب کے دسویں گرو نے اس کے انداز روایت کو مسترد کر دیا اور موجودہ گرنتھ صاحب جو کہ 1430 صفحات پر مشتمل ہے کو گرنتھ صاحب کا درجہ دے دیا تھا۔ گورو گرنتھ کا جو نسخہ شاہی قلعہ میں موجود ہے وہ 1100 صفحات پر مشتمل ہے جو کہ نامکمل اور غیر مستند ہے اور یہ نسخہ سکھ مذہب کی کوئی اور کتاب (پوتھی) ہے۔

(د) گورو گرنتھ صاحب کا جو نسخہ اس وقت نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کے پاس موجود ہے اور جو ڈیرہ صاحب سمادھ کے مینجر اظہر عباس صاحب کے مطابق غیر مستند ہے، کو تحفظ

نوادرات مجریہ 1975 کے ایکٹ (Antiquity Act,1975) کے تحت ایک تاریخی نسخہ کے طور پر محفوظ رکھا گیا ہے۔

نظامت اعلیٰ آثار قدیمہ اس نسخہ کو کسی بھی آرگنائزیشن یا گورودوارہ پربندھک کمیٹی کے حوالہ کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! اس میں کوئی شک نہیں کہ جب بھی کوئی واقعہ ہوتا ہے تو منسٹر صاحب نے particularly سکھ کمیونٹی کی ہمیشہ سپورٹ کی ہے لیکن جو محکمہ کی طرف سے جواب آیا ہے اس کو دیکھ کر مجھے بڑی حیرانی ہو رہی ہے۔ جواب کا جز (الف) یہ کہہ رہا ہے کہ گورو گرنتھ صاحب کا صرف ایک نسخہ شاہی قلعہ لاہور کے میوزیم کے محفوظ نوادرات میں موجود ہے۔ یہ جواب ٹھیک نہیں ہے کیونکہ اس وقت گورو گرنتھ صاحب کا ایک نسخہ لاہور میوزیم میں بھی موجود ہے اور اسی طرح بہاولپور میں بھی موجود ہے۔

جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ فرما رہے ہیں کہ تمام مذاہب کی مذہبی کتابوں کو متعلقہ مذہب کے اصولوں اور طریق کار کے عین مطابق حفاظت و احترام سے رکھا جاتا ہے۔ میں نے یہی پوچھا تھا کہ اگر آپ حفاظت و احترام رکھتے ہیں تو اس کا سکھ code of conduct ہے، اگر اس کے مطابق رکھا ہے تو وہ provide کیا جائے جو مجھے ابھی تک provide نہیں کیا گیا۔ اسی طرح جز (ج) بڑا interesting ہے۔

جناب سپیکر! یہ جز (الف) میں کہہ رہے ہیں کہ گورو گرنتھ صاحب کا ایک نسخہ موجود ہے جبکہ جز (ج) میں کہہ رہے ہیں کہ سکھ کمیونٹی کا فیصلہ اظہر عباس صاحب نے کیا ہے۔ مجھے نہیں پتا کہ اظہر عباس صاحب کی سکھ کمیونٹی میں standing کیا ہے اور وہ کس base پر کہہ رہے ہیں کہ وہ گورو گرنتھ صاحب نہیں ہیں بلکہ پوتھی ہے، اس کی مجھے سمجھ نہیں آ رہی۔

جناب سپیکر! جز (الف) میں یہ کہا جا رہا ہے کہ ہاں گورو گرنتھ صاحب کا ایک نسخہ موجود ہے جبکہ جز (ج) میں کہا جا رہا ہے کہ وہ گورو گرنتھ صاحب ہیں ہی نہیں بلکہ وہ تو ایک پوتھی ہے۔ ایک فیصلہ پاکستان سکھ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کرے، کوئی سکھ کرے یا کوئی سکھ گیانی کرے تو سمجھ میں آتا ہے لیکن اگر اظہر عباس صاحب اس چیز کا فیصلہ کر رہے ہیں تو وہ میری سمجھ سے بالاتر ہے۔ اسی طریقے سے---

جناب ڈپٹی سپیکر: کیااس کا جواب پہلے لے لیں؟

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جی جناب۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر تعلیم، امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! انہوں نے جواب محکمہ آثار قدیمہ سے مانگا تھا اور محکمہ نے frankly جواب صرف آثار قدیمہ کے حوالے سے دیا ہے جو شاہی قلعہ کے اندر عجائب گھر سے متعلقہ ہے۔ باقی museums محکمہ آرکائیوز اور لائبریریز کے پاس ہوتے ہیں یعنی دو مزید نسخے محکمہ آرکائیوز کے پاس ہیں۔ جہاں تک معزز ممبر کی بات ہے تو یہ ٹھیک ہے کہ تین نسخے موجود ہیں جن میں سے دو محکمہ آرکائیوز کے پاس ہیں اور ایک نسخہ محکمہ آثار قدیمہ کے پاس ہے۔ اس میں رکھنے کا جو طریق کار ہے، آثار قدیمہ کا historically prospective یہ ہے کہ وہ اس طرح کے قیمتی نسخوں کو سنبھالنے اور اُن کی preservation کے جو SOPs بنے ہوئے ہیں اُن کو follow کرتے ہیں۔ مذہبی لحاظ سے جو follow کیا جانا چاہئے اس حوالے سے پربندھک کمیٹی کے ساتھ بھی یہ رابطہ رکھتے ہیں اور اگر معزز ممبر سمجھتے ہیں کہ اس میں کہیں کمی ہے تو ہم سے share کریں۔ ویسے یہ already ہمارے ساتھ بہت ساری کمیٹیوں میں شامل ہیں اور بڑا actively and effectively کام کر رہے ہیں۔ ہم پنجاب میں cultural tourism develop کر رہے ہیں اُس کے اندر بھی میں ان کی کاوشوں کو بہت سراہتا ہوں۔ ہم لوگ cultural tourism اور preservation of historical and archeological کے معاملات پر بھی ایک بہت بڑا کام کر رہے ہیں۔ اگر یہ سمجھتے ہیں کہ اس طریق کار میں کہیں فرق ہے تو یہاں پر ڈی جی آثار قدیمہ موجود ہیں، میں ابھی اِن کی میٹنگ کروا دیتا ہوں اور اس میں یہ ہمیں جو way forward بتائیں گے ہم اُس کے مطابق اس کو بھی شامل کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سردار صاحب!

جناب رمیش سنگھ اروڑا: جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب فرما رہے ہیں اس میں کوئی شک نہیں کیونکہ ہم اس پر کام کر رہے ہیں لیکن لاہور میوزیم اور شاہی قلعہ کو دیکھنے کے لئے ہمارے سکھوں کے international delegates اکثر آتے ہیں لیکن وہ جاتے ہوئے کوئی اچھا تاثر لے کر نہیں جاتے۔ منسٹر صاحب بالکل صحیح فرما رہے تھے لیکن ایک کمیٹی constitute کر دی جائے اور میں چاہوں گا کہ

بیٹھ کر اس مسئلے کا حل نکالا جائے۔ میں اس مسئلے کو debate نہیں بنانا چاہتا بلکہ میں اس مسئلے کا حل نکالنا چاہتا ہوں تاکہ پاکستان کا وقار بھی مجروح نہ ہو اور پاکستان میں بسنے والے minorities کے rights بھی اُن تک پہنچیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ اِن کو ساتھ بٹھا کر اس معاملے کو sort out کریں۔

وزیر تعلیم، امور نوجواناں، کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 5713 محترمہ نگہت شیخ صاحبہ کا ہے--- موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 6927 جناب احسن ریاض فتیانہ صاحب کا ہے--- اس کا جواب موصول نہیں لہٰذا اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال میاں طارق محمود صاحب کا ہے۔ سوال نمبر بولیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6208 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت برجی نمبر 78 کھالہ کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

*6208: میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ اصلاح آبپاشی پروگرام کے تحت ضلع اوکاڑہ تحصیل دیپالپور میں واقع راجباہ لالو گدڑ کی برجی نمبر 78 کے قریب کھالہ موضع واں سٹرک وپوران کے رقبہ کے لئے تعمیر کیا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ کھالہ اب استعمال کے قابل نہیں رہا اور مذکورہ مواضعات کے زمیندار نہری پانی سے مکمل طور پر محروم ہو چکے ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس کھال کے متعلقہ رقبہ جات کو نہری پانی سے سیراب کرنے کے لئے اس کھال کی تعمیر نو انتہائی ضروری ہے؟

(د) کیا حکومت مذکورہ کھال کے لئے بطور خاص تعمیر نو کی منظوری دینے اور اس کے لئے فنڈز کی فراہمی کو تیار ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیرزراعت(ڈاکٹرفرخ جاوید):

(الف) یہ درست ہے کہ کھال نمبر L/77714 موضع پوران، تحصیل دیپالپور، ضلع اوکاڑہ، سال 95-1994 کے دوران شعبہ اصلاح آبپاشی کے OFWM-III پروگرام کے تحت پختہ تعمیر کیا گیا تھا۔

(ب) یہ درست ہے کہ مذکورہ کھال استعمال کے قابل نہیں ہے کیونکہ زمینداران کی طرف سے مناسب دیکھ بھال، جو کہ انجمن اصلاح آبپاشاں ایکٹ 1981 کی شق 4(1) کے تحت کھال کی اصلاح کے بعد حصہ داران کے ذمہ ہوتی ہے، نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے۔

(ج) جی، ہاں۔

(د) جیسا کہ جز (ب) میں وضاحت کی گئی ہے کہ انجمن اصلاح آبپاشاں ایکٹ 1981 کی شق 4(1) کے تحت کھال کی پختہ اصلاح کے بعد کھال کی دیکھ بھال حصہ داران کے ذمہ ہوتی ہے، حکومت پہلے سے تعمیر شدہ کھالوں کی دوبارہ اصلاح کرنے کی بجائے ایسے کچے کھال جو ابھی ایک دفعہ بھی پختہ تعمیر نہیں ہوئے، کو ترجیح دیتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز(ب) کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ اس کھال کی تعمیر کے وقت ہی محکمہ نے اس کھال کی تعمیر ناقص مٹیریل سے کرائی تھی، کاشتکاروں نے موقع پر ہی اس سلسلے میں اپنی آواز بلند کی تھی اور عارضی طور پر اس کی مرمت کی گئی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! ذرا دوبارہ بتائیں گے کہ آپ نے کیا سوال کیا ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جز (ب) میں انہوں نے بتایا ہے کہ یہ درست ہے کہ مذکورہ کھال استعمال کے قابل نہیں ہے کیونکہ زمینداروں کی طرف سے مناسب دیکھ بھال جو کہ انجمن اصلاح آبپاشاں ایکٹ 1981 کی شق 4(1) کے تحت کھال کی اصلاح کے بعد حصہ داران کے ذمہ ہوتی ہے، نہ ہونے کی وجہ سے ٹوٹ چکا ہے۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ درست نہ ہے کیونکہ جس وقت یہ کھال بنایا گیا تھا اُسی وقت ہی زمینداروں نے کہا تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ کہتے ہیں کہ یہ جواب صحیح نہیں ہے؟

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! جواب ٹھیک نہیں ہے۔ میرا اس میں ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا واقعی اگر اُس وقت زمینداروں نے یہ آواز اٹھائی تھی کہ یہ کھال درست نہیں بنا تو فوری طور پر اسے مرہم پٹی کر کے اس کھال کو ٹھیک کر دیا گیا اور فوراً پھر ٹوٹ گیا لہٰذا اُس وقت سے زمیندار پانی سے محروم ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ یہ جس کھال کا ذکر فرما رہے ہیں وہ کھال ڈیپارٹمنٹ کے جواب کے مطابق 20 سال پہلے سے بنا ہوا ہے۔ اسے تقریباً 20 سال ہو چکے ہیں تو یوزرز کمیٹی ایکٹ کی شق میں شامل ہے کہ اس ایکٹ کے تحت جو کھال پکے کئے جاتے ہیں ان کی دیکھ بھال یا مرمت کی ذمہ دار یوزر کمیٹی ہے۔ پنجاب میں کل 58 ہزار کھالے ہیں اور ہمارا موجودہ پروگرام جو ہے وہ ورلڈ بنک کے تعاون سے چل رہا ہے جس کے تحت پنجاب میں 48 ہزار کھالے پکے کر چکے ہیں اور باقی جو رہتے ہیں ہم انشاء اللہ تعالیٰ جلد ہی پکے کر رہے ہیں۔ اس کے بعد ہم ورلڈ بنک کے ساتھ معاملہ اٹھانے کی پوزیشن میں ہوں گے کہ پرانے کھالہ جات جن کا یہ ذکر فرما رہے ہیں، کے بارے میں کوئی decision لیا جا سکے۔ اس وقت ڈیپارٹمنٹ کے جواب کے مطابق ڈیپارٹمنٹ کی یہ priority ہے کہ 10 ہزار جو کھالہ جات پورے پنجاب میں کچے رہ گئے ہیں ان کو پہلے take up کیا جائے۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! میں نے یہ گزارش کی ہے کہ یہ اسی وقت ہی ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو گیا تھا اور جو زمیندار ہیں وہ اپنے حصے کے پیسے مالیہ کے ساتھ قسطوں میں دینے کے لئے تیار ہیں تو کیا محکمہ اس کی کوئی باقاعدہ انکوائری کرا کے دیکھ سکتا ہے کہ اگر زمینداروں کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے تو اس کھال کو ٹھیک کروا دیا جائے اور مالیہ کے ساتھ اس کے پیسے وصول کر لئے جائیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کی کوئی انکوائری کروالیں کہ کب یہ کھال ٹوٹا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! وہ کھال ہم نے دیکھا ہے اور اس کی انکوائری بھی کروائی ہے تو اس کے متعلق میں یہی گزارش کر سکتا ہوں اور پہلی بات تو یہ ہے کہ 20 سال پہلے پتا نہیں اس کی کوئی شکایت آئی ہو یا نہ آئی ہو کیونکہ محکمہ میں تو اس حوالے سے کوئی ریکارڈ نہیں ملا۔ اگر معزز ممبر مجھے اس وقت کی بھی کوئی شکایت دے سکیں تو ہم اس پر بھی کوئی نہ کوئی ایکشن لے سکتے ہیں۔

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! پھر یہ اسے چیک کرنے کے لئے تیار نہیں ہیں؟ زمیندار بے چارے پانی نہ ملنے کی وجہ سے پریشان ہیں کیونکہ زمیندار کی زمین کو پانی نہ ملے تو اس کے لئے تو یہ بہت بڑا مسئلہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اگر ہو سکے تو اس کو دوبارہ دیکھیں۔

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ محکمہ زراعت کا ایکسٹینشن ونگ کھالہ جات کو پکا کر رہا ہے لیکن کھالہ جات مکمل طور پر پکے نہیں ہوتے۔ کہیں پر 30 فیصد بن جاتا ہے، کہیں پر 70 فیصد اور کہیں پر 50 فیصد پکا بن جاتا ہے اور جو بقیہ کھال بچتا ہے اسے پختہ بنانے کی کوئی پالیسی نہیں ہے۔ کافی عرصہ سے اس حوالے سے اسمبلی میں قرار دادیں بھی آئی ہیں، سوالات بھی آئے ہیں اور تحاریک التوائے کار بھی لی گئی ہیں لیکن اس پالیسی کو تبدیل نہیں کیا گیا۔ جو کھال پہلے سے آدھے، چوتھائی یا دو تہائی بن چکے ہیں اس کا بقیہ حصہ کچا پڑا ہے اور زمیندار بے چارے مارے مارے پھرتے ہیں، پارلیمنٹ کے ممبران بار بار اسمبلی میں سوالات کرتے ہیں، سیکرٹری صاحب کے پاس جاتے ہیں اور منسٹر صاحب سے رجوع کرتے ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نشاندہی کریں ناں۔

رانا منوّر حسین المعروف رانا منوّر غوث خان: جناب سپیکر! کیا پالیسی کو review کرنے کے لئے کوئی طریق کار محکمہ نے یا وزیر موصوف نے بنایا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کچھ کھالہ جات کو 30 فیصد، 40 فیصد یا 70 فیصد پختہ بنا کر چھوڑ دیتے ہیں تو اس کی کوئی پالیسی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پہلی بات تو یہ ہے کہ میں آپ کی وساطت سے معزز ممبر کی خدمت میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ ایکسٹینشن ڈیپارٹمنٹ نہیں بلکہ واٹر مینجمنٹ ڈیپارٹمنٹ کھالہ جات کو پختہ بناتا ہے جو ورلڈ بنک کا پروگرام ہے جو کہ "پیپک" کے نام سے on farm water management کا پروگرام ہے۔ فارم پر دستیاب پانی کے حوالے سے ریسرچ ہوئی ہے کہ on farm دستیاب پانی کی اگر conservation کر لیں، کنکریٹ لائننگ کر لیں یا گرپ اریگیشن یا لیزر سسٹم کو استعمال کریں تو ہمیں 50 فیصد سے زیادہ benefit ہوتا ہے۔ کلورو ڈو یونیورسٹی امریکہ میں ایک

اسی طرح کی ریسرچ ہوئی ہے کہ ہم جو کھالہ جات کا تیسرا حصہ پختہ کرتے ہیں اس کا کم cost میں maximum benefit ہے اس لئے ideally تو ہمیں 100 فیصد کرنے چاہئیں۔ پہلے ہم نے سارے کھالہ جات 30 فیصد پختہ کئے ہیں اب ورلڈ بنک کے ساتھ ہم نے اس معاملے کو take up کیا ہے تو انہوں نے 50 فیصد تک پختہ کرنے کے لئے ہم سے agree کیا ہے۔ ہم پنجاب کے باقی 10 ہزار کھالہ جات پکے کر لیں تو اس کے بعد سارے کھالہ جات 50 فیصد تک پکے کر دیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! احسن ریاض فتیانہ صاحب کا سوال نمبر 6927 کو میں نے dispose of کر دیا ہے اور اب میں نے دیکھا ہے کہ اس کا جواب نہیں آیا ہوا تو اسے ہم pending کرتے ہیں۔ یہ سوال 20-08-2015 کو آپ کے پاس بھیجا تھا اور ابھی تک اس کا جواب کیوں نہیں آیا؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میں نے بھی آج صبح جب یہ دیکھا تو اس پر لکھا ہوا تھا کہ جواب نہیں آیا تو میں نے اپنے ڈیپارٹمنٹ سے پوچھا تھا تو مجھے بتایا گیا کہ ڈیپارٹمنٹ تک یہ تھوڑا لیٹ پہنچا ہے۔ مطلب یہ ہے کہ کہیں فائل رہ گئی تھی لیکن میں نے اس کا جواب منگوا لیا ہے اور اگر آپ کہتے ہیں تو میں اس کا جواب ایوان میں بتا دیتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ تاخیر ہماری طرف سے نہیں ہوئی۔ آپ چیک کر کے بتا دیں جس دن دوبارہ یہ سوال آئے گا تو اس وقت تک اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اس کو دیکھیں کہ یہ ہماری طرف سے delay ہوا ہے یا آپ کی طرف سے ہوا ہے؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! چونکہ یہ صبح ہی point out ہوا ہے تو میں نے کہا ہے کہ چیک کریں۔ جواب کی تاخیر میں جس کی بھی ذمہ داری ہے اس کے خلاف ہم بالکل کارروائی کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔ اس سوال کو pending کرتے ہیں۔ اگلا سوال میاں طاہر صاحب کا ہے۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے سوال کرنے سے پہلے پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ پہلے آپ سوال کریں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! منسٹر صاحب ایوان سے جانے لگے ہیں تو میرا پوائنٹ آف آرڈر ان سے متعلق ہے لہٰذا مجھے پوائنٹ آف آرڈر کی اجازت دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ آپ پوائنٹ آف آرڈر پر بات کر لیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! شکریہ۔ سال 14-2013 میں on the floor of the House وزیر موصوف نے کھڑے ہو کر یہ commitment کی تھی کہ فیصل آباد میں پی پی۔69 جہاں سے میں منتخب ہو کر اسمبلی میں پہنچا ہوں، کے سکولوں کی حالت کو سدھارا جائے گا اور وہاں پر ایک وزٹ رکھا جائے گا اور یہ مجھے ساتھ لے کر جائیں گے لیکن وہ وعدہ آج تک وفا نہیں ہو سکا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ میرے لئے شرمندگی کا باعث ہے کیونکہ ابھی چار دن پہلے میڈیا پر ایک فوٹیج چل رہی تھی جو میرے حلقہ کی تھی کہ سکولوں کی حالت یہ بن چکی ہے کہ بلڈنگ میں بچے بیٹھ نہیں سکتے کیونکہ ان کو dangerous قرار دے دیا گیا ہے۔ ایم سی ہائی سکول ملت کالونی نمبر 2 فیصل آباد کی بلڈنگ کو dangerous قرار دے دیا گیا ہے اور بچے باہر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔ میرے لئے اور میں سمجھتا ہوں کہ حکومت کے لئے یہ باعث شرمندگی ہے کہ بچے آج بھی ٹاٹوں پر بیٹھ کر تعلیم حاصل کرنے پر مجبور ہیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک میری انفارمیشن ہے تو سکولوں کی حالت میرے خیال میں بہت زیادہ بہتر ہو گئی ہے اور میں یہاں حکومت کو defend نہیں کر رہا لیکن یہ ایک حقیقت ہے کہ جو اساتذہ دس، دس سال سے اپنے گھروں میں بیٹھ کر تنخواہیں لیتے تھے وہ اب کم از کم اپنی ڈیوٹی پر آ رہے ہیں اور یہ میں نے ٹرائیبل ایریا کے سکولوں میں جا کر دیکھا ہے کہ اساتذہ سکولوں میں آ رہے ہیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں فیصل آباد شہر کی بات کر رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میاں طاہر صاحب کی بات کا جواب دیں۔

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! میاں طاہر صاحب کا جو سوال کہ 14-2013 میں جب on the floor of the House میں نے بات کی تو جو دوست فیصل آباد کے یہاں پر موجود ہیں وہ گواہ ہیں کہ میں نے پانچ دفعہ فیصل آباد میں کمشنر فیصل آباد، ڈی سی او فیصل آباد سے باقاعدہ سکولز کے حوالے سے meetings کیں اور جو dangerous buildings قرار دی گئیں، یہ سکول ایجوکیشن ڈیپارٹمنٹ کا ایک بہت بڑا initiative ہے کہ ہم اپنے آپ کو خود accountable ٹھہرا رہے ہیں۔ ہم اپنے بچوں کو اس طرح کی بلڈنگز میں نہیں بٹھانا چاہتے جن کے بارے میں تھوڑی سی بھی structural report آ چکی ہوئی ہے تو ہم نے اس سال 8۔ارب روپے dangerous buildings کے لئے رکھے ہیں اور ان بلڈنگز کو ہم تعمیر کر رہے

ہیں۔ ہمارا جو roadmap اور way forward ہے اس کے اندر ہم missing facilities کے ساتھ ساتھ dangerous buildings کو بھی دیکھ رہے ہیں جبکہ کوالٹی ایجوکیشن کے لئے ٹیچرز ٹریننگ کے اوپر اتنا بڑا پروگرام ہم برٹش کونسل اور مختلف اداروں کے ساتھ مل کر launch کر رہے ہیں تو میں سمجھتا ہوں کہ میاں طاہر صاحب کو بھی ان تمام meetings میں بلایا گیا تھا۔ ابھی میں اگلے ہفتے فیصل آباد جا رہا ہوں اور میاں طاہر صاحب کو خود ساتھ لے کر وزٹ کروں گا اور انہیں خود فون کروں گا۔ otherwise ڈی سی او اور کمشنر آفس اطلاع کرتا ہے اور میرا سٹاف بھی اطلاع کرتا ہے اور ہم وزٹ کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اگلے ہفتے آپ کی وزیر صاحب سے ملاقات ہو گی اس لئے آپ اپنے سوال پر آ جائیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! مجھے اس بات کی commitment لے دیں on the floor of the House کہ یہ اگلے ہفتے فیصل آباد آئیں گے اور مجھے وہاں پر بلائیں گے اور میں ان کو لے کر ان سکولوں میں ضرور جاؤں گا۔

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! مجھے یاد آیا کہ میاں طاہر صاحب جب مجھے وہاں فیصل آباد میں ملے تھے تو یہ کچھ اور شکایتیں کرتے رہے تھے۔ انہوں نے سکول کی کوئی شکایت نہیں کی تھی تو میں اگلے ہفتے میں ان سے مل کر وہ بھی دور کر دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! میاں صاحب جس سکول کی نشاندہی کر رہے ہیں اسے ذرا چیک کروا لیں۔

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان): جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب! اپنے سوال کا نمبر بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! میرے سوال کا نمبر 6209 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

ضلع فیصل آباد میں کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*6209: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع فیصل آباد میں کتنے کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ کیے گئے ہیں؟

(ب) سال 15-2014 کے دوران اس ضلع میں کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنی رقم مختص کی گئی؟

(ج) اس سال کے دوران کون کون سے کھالہ جات پختہ کیے جائیں گے؟

(د) ان کھالہ جات کو کس طریق کار کے تحت منتخب کیا جاتا ہے؟

(ہ) یہ کن کن سرکاری ملازمین کی زیر نگرانی مکمل ہوں گے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع فیصل آباد میں کل 2,740 کھالہ جات ہیں، جن میں سے 2,640 کی اصلاح و پختگی کی جا چکی ہے جبکہ 100 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ تعمیر نہ ہوئے ہیں۔

(ب) سال 15-2014 کے دوران مذکورہ ضلع میں 8 کروڑ 89 لاکھ 60 ہزار روپے 35 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے مختص کئے گئے تھے۔

(ج) سال 15-2014 کے دوران 35 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام کیا گیا۔ تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ان کھالہ جات پہلے آئیے، پہلے پائیے کی بنیاد پر منتخب کیا جاتا ہے بشرطیکہ یہ کھالہ جات محکمہ ہذا کے کسی پروگرام کے تحت پہلے سے پختہ نہ کئے گئے ہوں۔ مزید برآں حصہ داران کھال کچے کھال کی اصلاح اور پختہ کھال کے لئے راج/مزدوروں کی مزدوری جو کہ حصہ داران کھالہ کے ذمہ ہوتی ہے، کے لئے راضی ہوں۔

(ہ) یہ کھالہ جات شعبہ اصلاح آبپاشی کے ضلعی آفیسر اور متعلقہ تحصیل کے نائب ضلعی آفیسرز کی زیر نگرانی مکمل ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! جواب میں کہا گیا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں کل 2740 کھالہ جات ہیں جن میں سے 2640 کی اصلاح و پختگی کی جا چکی ہے جبکہ 100 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی پختہ تعمیر نہ ہوئے

ہیں۔ میں اس میں گزارش کرنا چاہوں گا کہ 2640 کھالہ جات کی لسٹ ایوان میں پیش کی ہے تو ان میں سے 14-2013 میں گورنمنٹ نے عوام سے یہ وعدہ کیا تھا کہ فیصل آباد شہر کے اندر تمام کھالہ جات کو پختہ کیا جائے گا جبکہ میرے علم میں ہے کہ چک نمبر 280ر۔ب میں تو آج تک کوئی کام ہی نہیں ہوا اور 281ر۔ب کا کچھ حصہ ابھی باقی ہے تو 14-2013 میں جو وعدہ کیا گیا تھا، میں منسٹر صاحب سے on the floor of the House گزارش کروں گا کہ وہ اس بات کا لازمی جواب دیں کہ وہ وعدہ کہاں گیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جہاں تک مجھے یاد ہے ہمارے ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے کبھی بھی وعدہ نہیں کیا گیا کہ 14-2013 میں ہم سارے کھال پختہ کر دیں گے اس لئے کہ ہمارا ورلڈ بنک کے ساتھ جو پروگرام کھال پختہ کرنے کا ہے وہ تو 20-19-2018 تک چلے گا تو ہم کیسے وعدہ کر سکتے ہیں کہ 2013 میں سارے کھال پختہ کئے جائیں گے؟ لیکن آپ کارکردگی دیکھ لیں 2700 میں سے 2600 کے قریب کھالہ جات پختہ کر چکے ہیں صرف سو کھالہ جات فیصل آباد کے رہتے ہیں اس میں یہ ہوتا ہے کہ کھالہ جات کے جو حصہ داران ہوتے ہیں اُن کو اگر application دینا ہوتی ہے ہم سارے اس لئے بھی پختہ نہیں کر سکتے کہ جو کھالہ جات کے حصہ داران interested ہوں گے ہمارے پاس آئیں گے تو ہم وہ پختہ کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میاں صاحب!

میاں طاہر: جناب سپیکر! میں اس میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ حکومت پنجاب نے جو اقدامات زمینداروں کو ترقی دینے کے لئے اُٹھائے ہیں، پانی چوری کو روکنے کے لئے اور پانی کی روانی کے لئے اقدامات ہیں یہ کام تو ڈیپارٹمنٹ کا ہے۔ زمینداروں سے application کس چیز کی مانگی جاتی ہیں جبکہ ان کو خود سروے کر کے دیکھ کر جن لوگوں کو اس کی ضرورت ہے اُن لوگوں کی زمینوں تک کھالہ جات کو پہنچانا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! اُن کی بھی تو ذمہ داری بنتی ہے کہ وہ نشاندہی کریں۔ 2640 کھالہ جات پختہ ہوئے ہیں 100 رہتے ہیں اُن لوگوں سے آپ application لے کر منسٹر صاحب کو دے دیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! جو جواب کے ساتھ لسٹ لف کی گئی ہے، جو تفصیل بتائی گئی ہے 280 کی application میں چار بار فیصل آباد میں دے چکا ہوں آج تک اُس کو take up نہیں کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اس کو منسٹر صاحب کو دیں۔ جی، اگلا سوال نمبر 6210 بھی میاں طاہر صاحب آپ کا ہے جی، سوال نمبر بولیں۔

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال نمبر 6210 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے زیر انتظام چلنے والی سبزی منڈی سے متعلقہ تفصیلات

*6210: میاں طاہر: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے تحت کون کون سی سبزی و غلہ منڈی اور فروٹ منڈی چل رہی ہیں یہ کہاں کہاں واقع ہیں، تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) ان کی آمدن سال 15-2014 کی کتنی ہے؟

(ج) یہ مارکیٹ کمیٹیاں کس کس مد میں کن کن سے فیس وصول کرتی ہے؟

(د) سال 15-2014 کے دوران اس وقت تک کتنی فیس علیٰحدہ علیٰحدہ وصول کی گئی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے تحت دو سبزی منڈیاں، ایک غلہ منڈی اور ایک فیڈر مارکیٹ کام کر رہی ہے۔

1۔ جدید سبزی و فروٹ منڈی، چک نمبر 245 ر ب، سدھار جھنگ روڈ، فیصل آباد
2۔ سبزی و فروٹ منڈی، غلام محمد آباد، فیصل آباد
3۔ نئی غلہ منڈی، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد
4۔ فیڈر مارکیٹ، واقع اڈا ڈجکوٹ، سمندری روڈ، فیصل آباد

(ب) مذکورہ منڈیوں سے حاصل شدہ آمدن بابت (مارکیٹ فیس) برائے سال 15-2014، 2 کروڑ 44 لاکھ 99 ہزار 224 روپے رہی۔

(ج) یہ مارکیٹ کمیٹیاں سبزی منڈیوں، غلہ منڈیوں اور ایگرو بیس انڈسٹریز (فلور ملز، آئل ملز، شوگر ملز، گھی ملز، محکمہ خوراک، فوڈانڈسٹریز، ٹیکسٹائل ملز، فیڈ ملز، سپننگ ملز، دال فیکٹری، گتہ فیکٹری وغیرہ) سے مارکیٹ فیس اور لائسنس فیس کی مد میں فیس وصول کرتی ہیں۔

(د) سال 15-2014 کے دوران 2 کروڑ 44 لاکھ 99 ہزار 224 روپے وصول ہوئے۔ علیحدہ تفصیل اس طرح سے ہے۔

جدید سبزی وفروٹ منڈی جھنگ روڈ، فیصل آباد	60لاکھ 13ہزار 150روپے
سبزی وفروٹ منڈی، غلام محمد آباد، فیصل آباد	27لاکھ 14ہزار 550روپے
نئی غلہ منڈی، ڈجکوٹ روڈ، فیصل آباد	61لاکھ 38ہزار 550روپے
فیڈر مارکیٹ، ڈجکوٹ	1لاکھ 80ہزار 957روپے
متفرق (ایگرو بیسڈ انڈسٹریز)	94لاکھ 52ہزار 17روپے
میزان	2کروڑ 44لاکھ 99ہزار 224روپے

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

میاں طاہر: جناب سپیکر! سوال کے جز (الف) میں مارکیٹ کمیٹی فیصل آباد کے تحت دو سبزی منڈیاں اور ایک غلہ منڈی اور فیڈر مارکیٹ کام کر رہی ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ جو جواب دیا گیا ہے کہ فیصل آباد میں دو سبزی منڈیاں ہیں اور دکانات مارکیٹ کمیٹی کے کنٹرول میں ہیں اُس میں آج تک کچھ کیسز ایسے ہیں جو pending پڑے ہیں کیا محکمہ اُن کیسز کو مکمل کرنے کا کوئی ارادہ رکھتا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر نشاندہی کریں گے تو انشاءاللہ ضرور کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آپ نشاندہی کریں۔ منسٹر صاحب commitment کر رہے ہیں۔ اگلا سوال نمبر 6245 جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ) صاحب کا ہے۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! on his behalf

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! پہلے ملک احمد سعید خان صاحب اُٹھے ہیں۔ جی، ملک احمد سعید خان صاحب سوال نمبر بولیں۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! سوال نمبر 6245 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔(معزز ممبر نے جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ) کے ایماء پر طبع شدہ سوال دریافت کیا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

زرعی آلات پر دی جانے والی سبسڈی سے متعلقہ تفصیلات

6245*: جناب محمد آصف باجوہ(ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) حکومت پنجاب جو سبسڈی زرعی آلات پر دے رہی ہے ان میں کون کون سے زرعی آلات شامل ہیں، کس بناء پر مذکورہ زرعی آلات سبسڈی ریٹ پر دیئے جاتے ہیں، دیگر زرعی آلات اس لسٹ میں شامل کیوں نہ کئے گئے ہیں؟

(ب) کیا زمینداروں کو یہ اجازت نہیں ہونی چاہئے کہ وہ ضرورت کے مطابق کوئی بھی زرعی آلات اپنی مرضی سے خریدیں اور حکومت 50 فیصد خود ادا کرے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت حکومت پنجاب درج ذیل زرعی آلات کاشتکاروں میں سبسڈی پر تقسیم کر رہی ہے۔

آلات	سبسڈی	سال	بجٹ
لیزر لینڈ لیولر Laser Land Leveler	4 لاکھ 50 ہزار روپے فی عدد	2015۔18 (PIPIP پروگرام کے تحت)	2۔ارب 70 کروڑ روپے
ربیع ڈرل، چیزل پلاؤ، روٹاویٹر، ڈسک ہیرو، شوگر کین رجر	50 فیصد (2472 یونین کونسل کے لئے)	2015۔16 2016۔17 (Approved)	ایک ارب 18 کروڑ 30 لاکھ روپے

یہ زرعی آلات کاشتکاروں کو ان کی ضرورت اور مرضی کے مطابق دیئے جا رہے ہیں۔

(ب) جیسا کہ جز (الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ کاشتکار اپنی مرضی اور ضرورت کے مطابق زرعی آلات کی درخواست دیتے ہیں اور مختص بجٹ کو مدنظر رکھتے ہوئے شفاف قرعہ اندازی کے ذریعے منتخب کاشتکاروں کو زرعی آلات ان کی مرضی کی (Pre-qualified) کمپنیوں/فرموں سے سبسڈی پر دلائے جاتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! سوال کے جز(ب) میں جو سوال کیا گیا تھا میرے خیال میں محکمہ اُس سوال کا شاید صحیح جواب نہیں دے سکا اور اُس میں اُس کے طریق کار کو وضع کیا گیا ہے کہ اُس کا طریق کار کیا ہے؟ جو equipment حکومت پنجاب subsidies کر کے پنجاب کے زمینداروں کو دے رہی ہے اُس کا طریق کار بتایا گیا ہے۔

جناب سپیکر! میرے سوال کا جز(ب) تھا کہ یہ چھوٹی چھوٹی مشینری ہے اور حکومت پنجاب کی ویسے ہی پالیسی ہے اُس کے مطابق بارہ ایکڑ سے کم کے کاشتکاروں کے لئے اس سہولت کو دیا گیا ہے۔ یہ وہ کاشتکار ہیں جن کے پاس کوئی اپنا میکانزم نہیں ہے، اُن کے source اتنے نہیں ہیں کہ ہم اُن کو کہیں کہ وہ بازار سے جا کر پوری قیمت پر وہ equipment خرید سکیں۔ اس میں میرا سوال یہ تھا کہ کیا یہ ممکن نہیں ہے کہ جو بھی applicant حکومت پنجاب کو apply کرتا ہے تو کیا ہم اُس کو وہ material جو رجر یا ہل وغیرہ اُس کو درکار ہے وہ ہم اُس کو provide کر دیں بجائے اس کے کہ ہم اُسے قرعہ اندازی کے میکانزم میں لے جائیں تو کیا یہ ممکن نہیں ہے؟ میرا سوال یہ تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اس میں گزارش کرتا چلوں کہ یہ ہم نے یونین کونسل لیول پر صرف ایک کو دینا ہوتا ہے applicants زیادہ ہونے کی صورت میں ہمیں قرعہ اندازی کرنی پڑتی ہے۔

جناب سپیکر! دوسرا یہ ہے کہ حکومت پنجاب یہ پریکٹس پہلے بھی بڑی کامیابی سے کر چکی ہے تو اس سے کسان خاصے مستفید ہوتے ہیں اور جو فارمر ان کو لے لیتا ہے وہ آگے دوسرے فارمر کو رینٹ پر بھی دیتے ہے تو اس طرح یہ سلسلہ آگے چلتا ہے۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! میری اس میں تجویز یہ ہو گی کہ جو applications اب تک ہمارے پاس آئی ہیں اُن کو scrutinize کیا جائے تو بجائے اس کے کہ ہم اس میں 50 فیصد ہی سبسڈی دیں اگر 25 فیصد پر بھی دیں تو جو کسان بھی apply کرتے ہیں application لے کر آتے ہیں اگر ہم اُن کو دے سکیں تو زیادہ بہتر نہیں ہو گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! یہ ان کی تجویز ہے۔

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ابھی یہ continue ہے اس کو next time میں دیکھ لیں گے جب ہم next time سکیم launch کریں گے تو ان کی تجویز پر بھی غور کریں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: 25 فیصد پر کیا وہ afford کر سکتے ہیں یا نہیں یہ ان کی تجویز ہے۔

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہم تو پچاس فیصد دیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: وہ کہہ رہے ہیں 25 فیصد کر دیں تاکہ جو applicants رہتے ہیں وہ سارے مستفید ہو جائیں گے۔

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کہہ رہے ہیں کہ 25 فیصد فارمر کا شیئر ہو؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ 50 فیصد سبسڈی دے رہے ہیں وہ کہہ رہے ہیں کہ 25 فیصد کر دیں تاکہ زیادہ لوگوں کو فائدہ ہو۔

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ تجویز ٹھیک ہے اس کو دیکھ لیتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اسی سوال کے حوالے سے میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ ماشاءاللہ ڈاکٹر فرخ صاحب سمجھ دار آدمی ہیں اپنی منسٹری کے اندر بڑے اچھے طریقے سے move کرتے ہیں، سوچتے ہیں اور کام کرتے ہیں۔ میں یہ عرض کروں گا کہ دیکھیں کسان کو ضرورت اس بات کی ہے کہ اُس کو زرعی inputs کے اندر چھوٹ دی جائے تاکہ جو صارفین ہیں اُن کو commodities سستے داموں میسر آسکیں۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ باقی ساری چیزیں تو شاید مارکیٹ کے ساتھ منسلک ہوتی ہیں پٹرول، ڈیزل اور بجلی یہ دو تین چیزیں ایسی ہیں جو براہ راست حکومت کے کنٹرول کے اندر ہوتی ہیں۔ انڈیا کے اندر یہ بہت ہی subsidies کر کے دی جاتی ہیں اور انڈیا کی بعض ریاستوں کے اندر بجلی بالکل فری دی جاتی ہے اور وہاں پٹرول اُن کو 50 فیصد ریٹ پر دیا جاتا ہے۔ اگر آپ کو یاد ہو ماضی 2002 سے 2007 میں جب میں اسمبلی میں تھا تو اُس وقت متفقہ قرارداد یہاں سے پاس ہوئی تھی کہ کسان کو زرعی مقاصد کے لئے 50 فیصد رعایت پر بجلی فراہم کی جائے۔ میرا اس حوالے سے ضمنی سوال یہ ہے کہ کیا وزارت زراعت اس حوالے سے کوئی سوچ بچار کرتی ہے اور وفاقی حکومت سے بات کرنے کے لئے تیار ہے کہ کسانوں کو زرعی مقاصد کے لئے بجلی 50 فیصد پر دی جائے اور زرعی مقاصد کے لئے پٹرول

ڈیزل کو بھی 50 فیصد concession کے ساتھ دیا جائے تو کیا وزارت زراعت اس حوالے سے کچھ کرے گی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! کوئی ایسی تجویز زیر غور ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے ڈاکٹر وسیم صاحب کی خدمات میں یہ گزارش کرنا چاہوں گا کہ اس میں کوئی شک نہیں کہ ایک فلاحی گورنمنٹ کا کام ہی یہ ہے کہ کسان کو فائدہ پہنچانے کے لئے input کی قیمت کم کرے۔ ہم نے اسی سوچ اور وژن کو آگے رکھتے ہوئے بجلی کی 10 rupees per unite price thirty five paisa ٹیوب ویل کے لئے fix کروائی ہے اسے دو سال ہو گئے ہیں اور اس کا GST پنجاب گورنمنٹ دے رہی ہے اور باقی پیسے فیڈرل حکومت دے رہی ہے تو یہ 35 بلین روپے کی سبسڈی ہے جو کہ صرف بجلی کی مد میں کسان کو دی جاتی ہے اسی طرح فرٹیلائزر دیکھ لیں، ڈی اے پی کی قیمت میں 500 روپے کی reduction ہوئی ہے، نائٹروفاس میں 250 روپے کی reduction ہوئی ہے یہ بھی 20 بلین روپے کی سبسڈی ہے جو کہ حکومت پاکستان برداشت کر رہی ہے اور آدھے پیسے اس میں پنجاب حکومت contribute کر رہی ہے اور جہاں تک oil کی قیمت ہے۔

جناب سپیکر! میں یہ گزارش کرتا چلوں کہ South Asian countries میں oil میں جو reduction ہوئی ہے اُس کا فائدہ اگر consumer تک سب سے زیادہ کسی نے پہنچایا تو وہ حکومت پاکستان نے پہنچایا ہے۔ انڈیا میں یہ فائدہ پہنچا ہے، بنگلہ دیش میں یہ فائدہ پورا پہنچا ہے اور نہ ہی نیپال میں یہ فائدہ پورا پہنچا ہے تو ہماری حکومت پہلے ہی اس سوچ کو مدنظر رکھے ہوئے ہے۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! میرا ضمنی سوال ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ارشد ملک صاحب! یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہوگا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! جس طرح منسٹر صاحب نے بتایا ہے کہ balloting یونین کونسل level پر ہوتی ہے اور وہاں پر ایک بندے کو accommodate کیا جاتا ہے۔ میری آپ کے توسط سے گزارش ہے کہ یونین کونسل رُورل میں پانچ پانچ، سات سات، دس دس گاؤں پر مشتمل یونین کونسل ہوتی ہے اور criterion کے مطابق population بیس سے تیس ہزار کی ہوتی ہے لیکن

حقیقت میں وہ پچاس ہزار تک ہوتی ہے تو کیا یہ اس کو revise کرنے کا پروگرام رکھتے ہیں؟ یونین کونسل لیول پر کم از کم بیس بیس، تیس تیس اور پچاس پچاس لوگوں کو accommodate کرنا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے یہ بات نہیں کہی شاید آپ نے سنی نہیں ہے۔ ڈاکٹر صاحب! ذرا دوبارہ جواب دے دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں دوبارہ گزارش کرتا چلوں کہ یہ میاں محمد شہباز شریف کی حکومت ہی ہے جس کا یہ وژن ہے۔ یہ ہم دوسری تیسری دفعہ implement کر رہے ہیں کہ 50 فیصد سبسڈی پر farmer کو دے رہے ہیں۔ یہ سمجھیں کہ اس وقت ہم اپنے حصے کی شمع جلا رہے ہیں اور سارا اندھیرا اسی سے ختم کرنے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اللہ کرے کہ ہم economically اس قابل ہو سکیں کہ ہم سو فیصد لوگوں کو دے سکیں۔ ہماری تو خواہش ہے کہ ہم اس قابل ہو سکیں کہ ہم سو فیصد لوگوں کو دے سکیں۔ it's just the beginning

جناب ڈپٹی سپیکر: انہوں نے کہا ہے کہ اگر یونین کونسل میں ایک applicant ہو گا تو اس کو دی جائے گی اگر زیادہ ہوں گے تو پھر وہ balloting کے ذریعے ہو گا۔

جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): جناب سپیکر! پوری یونین کونسل میں ایک ہے حالانکہ پچاس ہزار لوگ ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ جتنے لوگ apply کریں۔ جی، منسٹر صاحب! کوئی تعداد بڑھانے کی پالیسی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! جب ہم نیا پراجیکٹ لے کر آئیں گے اور اس کو دوبارہ کریں گے تو پھر اس کی تعداد کو انشاء اللہ بڑھائیں گے۔ اس کے لئے مزید زیادہ سے زیادہ بجٹ رکھیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! ان کی بات واقعی ٹھیک ہے اس کو ذرا revise کریں۔ اگلا سوال امجد علی جاوید کا ہے وہ اپنا سوال کا نمبر بولیں۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! میرا سوال نمبر 6284 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

*6284: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کب قائم کی گئی؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کی دکانوں اور اراضی کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو سال 14۔2013 میں کتنی آمدن کون کون سی مدات میں حاصل ہوئی؟

(د) غلہ منڈی اور فروٹ منڈی کی منتقلی کے بعد جن آڑھتیوں کو وہاں دکانیں الاٹ کی جائیں گی ان کے پاس پہلی منڈیوں میں موجود دکانوں کا کیا سٹیٹس ہوگا، کیا یہ ان کے پاس رہیں گی یا ان سے واپس لے لی جائیں گی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ 1941 میں قائم کی گئی۔

(ب) مارکیٹ کمیٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے پاس 298 دکانات ہیں جن میں 127 آڑھتیوں کی ملکیت ہیں اور رینٹ کی 171 دکانات مارکیٹ کمیٹی کی ملکیتی ہیں جبکہ غلہ منڈی کا رقبہ 48 کنال 4 مرلہ 128 مربع فٹ ہے۔ غلہ منڈی 99 سالہ لیز پر بلدیہ سے مارکیٹ کے نام 1961 کو ٹرانسفر ہوئی جس میں آڑھتیوں کی دکانات ملکیتی ہیں۔ آفس بلڈنگ، گیراج، ریسٹ ہاؤس، 2 عدد گڈز خانہ غلہ منڈی میں موجود ہیں۔

(ج) مارکیٹ کمیٹی کو درج بالا سال میں کل 62 لاکھ 21 ہزار 583 روپے کی آمدن ہوئی۔ مدات کی تفصیل اس طرح سے ہے:

لائسنس فیس	2لاکھ 66ہزار 290روپے
مارکیٹ فیس	42لاکھ 53ہزار 382روپے
کرایہ دکانات	15لاکھ 28ہزار 402روپے
پارکنگ فیس	ایک لاکھ 69ہزار 70روپے
ریٹ لسٹ	ایک لاکھ 57ہزار 500روپے
پراپرٹی ٹرانسفر فیس	98ہزار روپے
منافع	16ہزار 639روپے
متفرق	32ہزار 300روپے
میزان	62لاکھ 21ہزار 583روپے

(د) پرانی سبزی منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ٹی ایم اے کی ملکیت ہیں اور وہ ٹی ایم اے کے کرایہ دار ہیں۔ نئی سبزی منڈی کی منتقلی کے بعد دکانات ٹی ایم اے کے

کنٹرول میں ہوں گی اور اس کا فیصلہ ٹی ایم اے کرے گی جبکہ غلہ منڈی میں آڑھتی حضرات کے پاس جو دکانات ہیں وہ ان کی ملکیت ہیں اور انہی کے پاس رہیں گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! جز (ب) میں یہ کہا گیا ہے کہ غلہ منڈی 99 سالہ لیز پر بلدیہ سے مارکیٹ کے نام 1961 کو ٹرانسفر ہوئی جس میں آڑھتیوں کی دکانات ملکیتی ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے پوچھنا چاہتا ہوں کہ جو چیز لیز ہوتی ہے وہ ملکیت دی جا سکتی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! انہوں نے ٹی ایم اے سے property right لئے ہوئے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا اب وہ ان کی ملکیت ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ ان کی ملکیت ہے لیکن جگہ ٹی ایم اے کی ہے اور رہے گی لیکن جو دکانیں ہیں وہ آڑھتیوں کی اپنی ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کیا ٹی ایم اے نے ان کے نام انتقال کر کے انہیں دے دی ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ٹی ایم اے نے انتقال تو نہیں کیا، یہ ہے تو لیز پر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: یہاں پر لکھا ہوا ہے کہ دکانات ملکیتی ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ ڈیپارٹمنٹ کا موقف ہے کہ دکانات آڑھتیوں کی ہیں اور انہوں نے ٹی ایم اے سے property right لئے ہوئے ہیں اور ان پر دکانات بنائی ہوئی ہیں۔ جب نئی منڈی شفٹ ہو گی تو یہ جگہ automatically ٹی ایم اے کو ٹرانسفر ہو جائے گی۔

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! ایک تو اسی بات پر contradiction ہے کہ ملکیت جگہ کی ہوتی ہے ملبے کی نہیں۔ جب آپ ملکیت کہتے ہیں تو اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ specific land کے property right اس شخص کے نام پر ٹرانسفر ہو گئے ہیں وہ اس کو mortgage کر سکتا ہے اور فروخت کر سکتا ہے کیونکہ اس کو تمام حقوق حاصل ہو جاتے ہیں۔ جو جگہ لیز کی ہو اس پر کیسے اختیار حاصل ہو گیا، کیا کوئی ایسا قانون موجود ہے کہ وہ کسی دوسرے کو اس کی ملکیت دے دے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس کو ذرا دوبارہ سے دیکھیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ڈیپارٹمنٹ کے اس جواب کے بارے میں مجھے بھی ابہام ہے کہ جو لفظ "ملکیتی" ہے اس بارے میں معزز ممبر کی بات صحیح ہے۔ یہ میرے ساتھ بعد میں بیٹھ جائیں ہم اس کی clarification کر لیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔ اس سوال کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال اشرف علی انصاری کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! شکریہ۔ میرا سوال نمبر 6449 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

گوجرانوالہ: غلہ منڈی شہر سے باہر منتقل کرنے کا مسئلہ

*6449: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) غلہ منڈی گوجرانوالہ کتنے رقبہ پر محیط ہے؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈی گوجرانوالہ اندرون شہر واقع ہونے، جگہ کم ہونے اور ٹریفک مسائل کی وجہ سے بہت سے زمیندار اپنی زرعی پیداوار غلہ منڈی میں لا کر فروخت کرنے کی بجائے مجبوراً مڈل مین کو فروخت کر دیتے ہیں جس کی وجہ سے انہیں اپنی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا ہے؟

(ج) مارکیٹ کمیٹی گوجرانوالہ کو سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران غلہ منڈی گوجرانوالہ سے کتنی آمدن کس کس مد میں حاصل ہوئی؟

(د) کیا حکومت اپنی آمدن بڑھانے اور زمینداروں کے وسیع تر مفاد میں غلہ منڈی شہر سے باہر وسیع جگہ منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، اگر نہیں تو وجوہات سے معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) غلہ منڈی گوجرانوالہ 4 ایکڑ رقبہ پر محیط ہے۔

(ب) جی ہاں! یہ درست ہے۔

(ج) درج بالا سالوں میں غلہ منڈی گوجرانوالہ سے کل 6لاکھ 88ہزار 310روپے کی آمدن ہوئی۔ سال وار اور مدوار تفصیل اس طرح سے ہے۔

سال	لائسنس فیس	مارکیٹ فیس
2013-14	1لاکھ 38ہزار روپے	2لاکھ 40ہزار 20روپے
2014-15	1لاکھ 24ہزار 500روپے	1لاکھ 85ہزار 790روپے

(د) مارکیٹ کمیٹی گوجرانوالہ نے اپنی آمدن بڑھانے اور زمینداروں کے وسیع تر مفاد کی خاطر غلہ منڈی شہر سے باہر وسیع جگہ پر منتقل کرنے کے لئے نوٹیفائیڈ ایریا میں سروے کرنے کے بعد پانچ موزوں ترین جگھوں کا انتخاب کر رکھا ہے جن کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ نزد جی ٹی روڈ بر لب راجباہ لوھیانوالہ ریلوے پھاٹک۔
2۔ بائی پاس نواب چوک نزد سٹیزن میرج ہال۔
3۔ راجباہ لوھیانوالہ نزد میڈیکل کالج۔
4۔ برلب راجباہ لوھیانوالہ موضع بٹرانوالی نزد گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ۔
5۔ برلب راجباہ لوھیانوالہ موضع گاگے والی نزد گوجرانوالہ سیالکوٹ روڈ۔

آڑھتیوں سے مشاورت جاری ہے اور باہمی رضامندی سے کسی ایک موزوں جگہ کا انتخاب کر لیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! میں نے جز(ب) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ غلہ منڈی گوجرانوالہ اندرون شہر واقع ہونے، جگہ کم ہونے اور ٹریفک مسائل کی وجہ سے بہت سے زمیندار اپنی زرعی پیداوار غلہ منڈی میں لاکر فروخت کرنے کی بجائے مجبوراً مڈل مین کو فروخت کر دیتے ہیں، جس کی وجہ سے انہیں اپنی محنت کا پورا معاوضہ نہیں ملتا؟ اس سوال پر محکمہ نے بالکل اعتراف کیا ہے کہ جی ہاں یہ درست ہے۔ اگر یہ درست ہے تو پھر اس غلہ منڈی کو اب تک شہر سے باہر منتقل کیوں نہ کیا گیا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! اس کو شفٹ کیوں نہیں کیا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کے علم میں ہے کہ ہم اس process کو start کر چکے ہیں اور اس کے لئے پانچ جگہیں identify ہو چکی ہیں۔ اس وقت جو آڑھتی وہاں کام کر رہے ہیں ان کی رائے لے کر کسی ایک جگہ یہ منڈی شفٹ کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے، پانچ جگہیں identify ہو چکی ہیں اور وہ شفٹ کر رہے ہیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! چلیں، بات کو مختصر کر لیتے ہیں کہ انہوں نے پانچ جگہیں identify کر لی ہیں۔ انہوں نے آخر میں لکھا ہے کہ آڑھتیوں سے مشاورت جاری ہے اور باہمی رضا مندی سے کسی ایک موزوں جگہ کا انتخاب کر لیا جائے گا۔ میرا ضمنی سوال یہ ہے کہ یہ مشاورتی عمل کب سے جاری ہے، اس عمل میں کون کون شامل ہے، یہ عمل کب تک جاری رہے گا اور اس پر کب تک فیصلہ کر لیا جائے گا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کوئی time limit دے سکتے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ مشاورتی عمل دو سال سے جاری ہے اور میرا خیال ہے کہ دو تین مہینے تک ایک جگہ identify ہو جائے گی اس کے بعد منڈی کی ٹرانسفر کا process ہو گا۔ یہ کمیٹی ڈی سی او کے تحت بنتی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! یہ دو سال زیادہ نہیں ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ دو سال سے process شروع تھا۔ پہلے ہم نے جگہ کے لئے اخبار میں اشتہار دینا ہوتا ہے کہ جو جو پارٹیاں جگہ دینے کے لئے interested ہیں وہ ہم سے مشاورت کریں، اس کے بعد جگہ acquire کرنے کا process ہوتا ہے پھر stakeholders کو بھی اعتماد میں لینا ہوتا ہے اب وہ period گزر گیا ہے۔ پانچ جگہیں identify ہو چکی ہیں میرا خیال ہے کہ مہینہ یا دو مہینے کے اندر ایک جگہ انشاء اللہ فائنل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ٹھیک ہے۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! اس عمل میں کون کون لوگ شامل ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! اس مشاورتی process میں انصاری صاحب کو بھی شامل کر لیں۔

چودھری اشرف علی انصاری: جناب سپیکر! مجھے شوق نہیں ہے مجھے صرف یہ بات چاہئے کہ کون کون سے لوگ اس مشاورتی عمل میں شامل ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! آپ کے پاس کوئی کمیٹی کی detail ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!یہ کمیٹی ڈی سی او کے تحت بنتی ہے جس میں مارکیٹ کمیٹی کے لوگ ہوتے ہیں، آڑھتی حضرات ہوتے ہیں اور کسان حضرات ہوتے ہیں چونکہ معزز ممبر وہاں کے elected representative ہیں تو ان کی رائے کو بھی ضرور مدنظر رکھا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:وہ جو ڈی سی او کی سربراہی میں کمیٹی بنی ہوئی ہے اس کی ایک کاپی معزز ممبر کو دے دیں۔

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):جناب سپیکر!ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:اگلا سوال چودھری محمد اکرام صاحب کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

چودھری محمد اکرام:جناب سپیکر!میرا سوال نمبر6783 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر:جی، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

سیالکوٹ میں سبزی و فروٹ منڈیوں سے متعلقہ تفصیلات

*6783:چودھری محمد اکرام:کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سبزی اور فروٹ منڈیوں کی کتنی تعداد ہے اور کہاں کہاں واقع ہیں رقبہ اور دکانوں کی علیحدہ علیحدہ تفصیل فراہم کریں؟

(ب) ضلع سیالکوٹ میں سال2013تا2015زراعت کی ترقی کے لئے کون کون سی مشینری چالو حالت میں ہے اور کسانوں کو کون کون سی سہولیات مہیا کی جارہی ہیں، تفصیل فراہم کریں؟

(ج) محکمہ زراعت ضلع سیالکوٹ میں کتنے دفاتر کہاں کہاں واقع ہیں اور ان میں کتنا سٹاف تعینات ہے، تفصیل فراہم کریں۔

(د) کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں کسانوں کو جعلی دوائیاں اور کھاد فروخت کی جارہی ہے اگر ہاں تو 2013 سے2015تک کتنے دکانداروں کے خلاف کارروائی ہوئی؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع سیالکوٹ میں سبزی و فروٹ منڈیوں کی تعداد 3 ہے جائے مقام رقبہ اور دکانوں کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

نمبر شمار	نام وجائے مقام	رقبہ	تعداد دکانات
1	سبزی وفروٹ منڈی، ایمن آباد روڈ سیالکوٹ	19ایکڑ8مرلہ	269
2	سبزی وفروٹ منڈی ریلوے روڈ، پسرور	3ایکڑ	46
3	سبزی وفروٹ منڈی پسرور روڈ سکہ	5ایکڑ	44

(ب) مذکورہ ضلع میں سال 2013 تا 2015 زراعت کی ترقی کے لئے مجموعی طور پر چالو حالت مشینری اور کسانوں کو سہولیات کی فراہمی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

چالو حالت مشینری

بلڈوزر 4عدد ہینڈبورنگ پلانٹس 13عدد 2عدد 2عدد الیکٹرک زرسٹیویٹی میٹر 2عدد

سہولیات

زمین کی ہمواری کے لئے بلڈوزرز کی فراہمی۔

رعائتی نرخوں پر ٹیوب ویل بور کرنے کی سہولت۔

زیر زمین پانی کی خصوصیات اور گہرائی جانچنے کے لئے الیکٹرک زرسٹیویٹی میٹر کی فراہمی۔

کھالہ جات کی اصلاح وپختگی۔

غیر نہری علاقہ میں آبپاشی کی سکیموں (Irrigation Schemes) کی تکمیل۔

ہمواری زمین کے لئے لیزر لینڈلیولرز کی خرید کے لئے مالی معاونت۔

ڈرپ سپرنکلر سسٹم (جدید نظام آبپاشی) کی تنصیب کے لئے مالی اعانت۔

گاؤں گاؤں تربیت کے سلسلہ میں ربیع اور خریف کی فصلات کے متعلق 356021 کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی پر تربیت دی گئی اور ان فصلات کا 160347 عدد زرعی لٹریچر تقسیم کیا۔

زرعی ٹیکنالوجی سے روشناس کرنے کے لئے ربیع فصلات کے 240 اور خریف فصلات کے لئے 240 نمائشی پلاٹس لگائے۔ ان کے علاوہ پراجیکٹ کے تحت سبزیات کے 38 اور دالوں کے 14 نمائشی پلاٹس بھی لگائے اور آدھی قیمت پر دالوں کے بیج کے 496 پیکٹ اور 4 ڈرلیں بھی مہیا کیں۔

کچن گارڈننگ سکیم کے تحت موسم گرما اور سرما کی سبزیات کے 17000 سیڈ پیکٹ تقسیم کئے۔

کھادوں کے متناسب استعمال اور فروغ پیداوار کے حصول کے لئے قرعہ اندازی میں کامیاب قرار پانے والے 40 کاشتکاروں کو دھان اور باجرے کے 40 ایکڑ رقبے پر نمائشی پلاٹ کے لئے مفت زرعی کھادیں اور Inputs مہیا کئے گئے۔

کاشتکاروں کو گندم، دھان، مکئی، کماد، سبزیات و باغات کے کھیتوں کی بلا معاوضہ پیسٹ سکاؤٹنگ کی گئی اور کسانوں کو بروقت ضرررساں کیڑوں اور بیماریوں کے حملہ سے آگاہ کیا گیا۔

14215 کسانوں کو زہروں کے صحیح طریقہ استعمال کی عملی تربیت دی گئی۔

ادویات کو صحیح طریقے سے ذخیرہ اور استعمال کرنے کی تربیت کے لئے کل 824 پیسٹی سائیڈ ڈیلرز بشمول 461 پرانے اور 363 نئے کامیاب امیدواروں کو سرٹیفکیٹ دیئے گئے۔

(ج) محکمہ زراعت سے متعلقہ تمام شعبہ جات کے ضلع سیالکوٹ میں واقع کل 21 دفاتر ہیں، سٹاف کی کل تعداد 294 ہے۔ تمام تفصیلات ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(د) مذکورہ سالوں کے دوارن جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کے خلاف 983 سیمپل لئے گئے جس میں 31 غیر معیاری پائے گئے اور 40 ایف آئی آر درج کروائی گئیں جبکہ کھاد کی زائد نرخوں پر فروخت پر 321 ڈیلروں کے خلاف کارروائی کی گئی اور ان سے 6 لاکھ 55 ہزار 600 روپے جرمانہ وصول کیا گیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! میں نے جز (د) میں پوچھا تھا کہ کیا یہ درست ہے کہ ضلع سیالکوٹ میں کسانوں کو جعلی ادویات اور کھاد فروخت کی جارہی ہے؟ اس کے جواب میں آیا ہے کہ مذکورہ سالوں کے دوران جعلی ادویات اور جعلی کھادوں کے خلاف 983 سیمپل لئے گئے جس میں 31 غیر معیاری پائے گئے اور 40 ایف آئی آرز درج کروائی گئیں۔ میرا سوال یہ ہے کہ جو 40 ایف آئی آرز درج کرائی گئی ہیں ان میں کتنے لوگوں کو سزا ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! پنجاب گورنمنٹ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ اپنی انسپکشن کے دوران یا جہاں سے بھی ہمیں اطلاع ملے یا random sampling کے دوران ہم سیمپل حاصل کر کے لیب میں بھیجتے ہیں۔ یہ سزا اور جزا کا معاملہ عدالت پر منحصر ہوتا ہے۔ ہمارا محکمے کا prosecution department اس کو actively prosecute کرنے کی کوشش کرتا ہے اور ہم اس کو actively follow کرتے ہیں لیکن سزا اور جزا کا معاملہ عدالت پر ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

چودھری محمد اکرام: جناب سپیکر! اگر follow کیا گیا ہے تو میرا صرف یہ سوال ہے کہ کتنے لوگوں کو سزا ملی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: منسٹر صاحب! کوئی detail ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ہمیں علم نہیں ہے کیونکہ عدالت میں proceeding لمبی ہوتی ہے میں اس کی detail منگوا کر اپنے دوست کو دے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اگلا سوال نمبر 6986 محترمہ لبنیٰ فیصل کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال جناب احسن ریاض فتیانہ کا ہے وہ اپنا سوال نمبر بولیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال نمبر 7061 ہے، جواب پڑھا ہوا تصور کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب پڑھا ہوا تصور کیا جاتا ہے۔

پاکپتن: محکمہ زراعت کے دفاتر سے متعلقہ تفصیلات

*7061: جناب احسن ریاض فتیانہ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے کتنے دفاتر کہاں کہاں اور کس کس شعبہ جات کے ہیں؟

(ب) ان دفاتر کے سال 14-2013 اور 15-2014 کے اخراجات کی تفصیل مدوار بتائیں؟

(ج) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ہذا محکمہ زراعت کے ایک دفتر کا ریکارڈ آگ کی وجہ سے جل گیا ہے اگر ہاں تو اس دفتر کا نام اور ریکارڈ کو آگ کس وجہ سے لگی، کیا اس بابت انکوائری ہوئی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت کے تمام شعبہ جات کے کل 22 دفاتر ہیں۔ شعبہ جات اور جائے مقام کی تفصیل جز(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان دفاتر کے 14-2013 اور 15-2014 بالا دونوں سالوں کے اخراجات بالترتیب 14 کروڑ 80 لاکھ 28 ہزار 269 روپے اور 14 کروڑ 58 لاکھ 87 ہزار 827 روپے رہے۔ تفصیل جز(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) جی ہاں! یہ درست ہے کہ ضلع پاکپتن میں محکمہ زراعت، شعبہ اصلاح آبپاشی کے ضلعی آفیسر کے دفتر کا ریکارڈ اکتوبر 2015 میں آگ لگنے کی وجہ سے جل گیا تھا۔

محکمہ نے ڈسٹرکٹ آفیسر ضلع پاکپتن کو معطل کر کے ڈائریکٹر جنرل (توسیع) کو انکوائری آفیسر مقرر کر دیا ہے۔ انکوائری رپورٹ آنے پر ذمہ داروں کے خلاف قانون کے مطابق کارروائی کی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی ضمنی سوال ہے؟

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے سوال کے جز (ب) میں اخراجات تو بتائے ہوئے ہیں مجھے kindly بتا سکتے ہیں کہ ان اخراجات کی utilization کتنے percent ہوئی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ جو ہم اخراجات 14-2013 اور 15-2014 کے دیئے ہیں تو یہ صرف اخراجات ہیں اور بجٹ نہیں ہے یعنی اخراجات کا مطلب ہے کہ سارے خرچ ہو گئے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میرے کہنے کا مقصد ہے کہ ٹوٹل کتنے گئے تھے اور اس میں سے utilization کتنی ہوئی ہے یعنی ان اخراجات کی ٹوٹل utilization کیا ہے مثال کے طور پر اگر ان کو سال کے پندرہ یا بیس کروڑ روپے دیئے گئے تو کیا ٹوٹل پیسے یہی دیئے گئے، یہ بتا دیں کہ محکمے کو اس چیز کے ٹوٹل اتنے پیسے ملے تھے اور ہم نے اتنے percent اس بجٹ میں سے utilize کر لئے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ نے کتنے پیسے رکھے تھے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اخراجات تو اخراجات ہوتے ہیں اخراجات کا مطلب ہے کہ 100 فیصد خرچ ہوئے ہیں۔۔۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کیا انہوں نے اس کے لئے علیحدہ سے block allocation نہیں رکھی تھی؟ کیا جتنے اخراجات تھے وہ خرچ کئے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! وہ ساری تفصیل اس میں دی ہوئی ہے، سب کچھ اس میں لف ہے اور یہ معزز ایوان کی میز پر پڑی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فتیانہ صاحب!

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! جی، بالکل بتایا ہے لیکن میں یہ پوچھ رہا ہوں کہ ڈسٹرکٹ کا کتنا بجٹ allocate تھا۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس کے لئے کوئی بجٹ allocate کیا گیا تھا؟
وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! انہوں نے جو سوال پوچھا ہے تو یہ سارے آپریشنل اخراجات ہیں اور ان کی ساری utilization ہوئی ہے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: آپ اخراجات کی مد میں اس کے لئے کوئی علیحدہ بجٹ نہیں رکھتے؟ یعنی ان کا پوچھنے کا مقصد یہ ہے کہ یہ جو 14 کروڑ 80 لاکھ روپے خرچ ہوئے ہیں تو کیا آپ نے پہلے سے اس کے لئے planning کی ہوئی تھی کہ اتنے زیادہ اخراجات ہوں گے؟
وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بالکل planning کی ہوئی ہے۔ یہ سارے 100 فیصد اخراجات ہو چکے ہیں۔
جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے جز (ب) میں کہا ہے کہ آگ لگی درست ہے تو میں یہ پوچھنا چاہوں گا کہ انہوں نے کن آفیسرز کو معطل کیا اور پچھلے اکتوبر سے جو انکوائری چل رہی ہے اس کا کیا رزلٹ آیا ہے؟
جناب ڈپٹی سپیکر: میں معزز ایوان کی توجہ چاہتا ہوں۔ بلوچستان اسمبلی سے ہماری بہن محترمہ راحیلہ حمید خان درانی جو کہ سپیکر بلوچستان اسمبلی ہیں اور پہلی خاتون سپیکر وہاں سے elect ہوئی ہیں۔ وہ گیلری میں تشریف رکھتی ہیں تو ہم انہیں welcome کرتے ہیں۔ (نعرہ ہائے تحسین)
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر!۔۔۔
جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ عظمیٰ بخاری صاحبہ! فرمائیں۔
محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! بہت شکریہ۔ میں اپنی اور تمام ایوان کی طرف سے محترمہ راحیلہ حمید درانی صاحبہ سپیکر بلوچستان اسمبلی کو پنجاب اسمبلی کے دورے پر خراج تحسین پیش کرتی ہوں اور میں اس بات پر بہت خوش ہوں کہ بلوچستان جیسے صوبے میں پاکستان مسلم لیگ (ن) جماعت میں محترمہ راحیلہ حمید درانی جیسی سینئر اور منجھی ہوئی سیاستدان کو سپیکر کا منصب دے کر سپیکر کے منصب کو بھی بڑھایا ہے اور خواتین کی جو عزت افزائی کی ہے اس پر میں اپنی پارٹی کی بھی شکر گزار ہوں۔ میں محترمہ راحیلہ حمید درانی جیسی سینئر سیاستدان سے توقع کرتی ہوں کہ انشاءاللہ ان کی موجودگی بلوچستان

اسمبلی میں نئی روایات قائم کرے گی۔اب بلوچستان حکومت انشاءاللہ بہت سارے گردابوں سے نکل آئی ہے اور انشاءاللہ آنے والا وقت بلوچستان کے لئے مفید ثابت ہوگا۔ میں ایک دفعہ دوبارہ خوش آمدید کہوں گی۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ان کی مہمان نوازی کا بھی شکریہ ادا کر دیں جو انہوں نے بلوچستان کے دورے پر کی تھی۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! جی، بالکل ہم کچھ دن پہلے ان کے مہمان تھے اور ہماری مہمان نوازی محترمہ راحیلہ حمید درانی صاحبہ نے کی اور ہمیں اتنا ٹائم دیا کہ میں ان کی بہت شکر گزار ہوں۔ مجھے ویسے آج formally inform نہیں کیا گیا تھا کہ محترمہ راحیلہ حمید درانی صاحبہ آ رہی ہیں ورنہ ہم ان کا شاہانہ استقبال کرتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ سعدیہ سہیل رانا صاحبہ! فرمائیں۔

محترمہ سعدیہ سہیل رانا: جناب سپیکر! میں اپنی joint opposition کی طرف سے محترمہ راحیلہ حمید درانی صاحبہ کو بہت بہت خوش آمدید بھی کہتی ہوں اور مبارکباد بھی دیتی ہوں کیونکہ being خاتون ماشاءاللہ جوان کی achievement ہے اور ایسا صوبہ بلوچستان جہاں یہ ایک concept تھا کہ خواتین کے آگے بڑھنے کے chances نہیں ہیں تو ماشاءاللہ یہ بہت اچھی ورکر ہیں میری ان سے ملاقات بہت ساری کانفرنسز میں ہوئی ہیں اور میں ان کی انتھک محنت کو سراہتی ہوں اور ان کو مبارک باد پیش کرتی ہوں۔ یہ ایک خاتون کی نہیں بلکہ ہم سب خواتین کی عزت افزائی ہے کہ آج یہ خاتون اس منصب پر فائز ہیں۔ شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ضمنی سوال کر رہے تھے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! سوال کے جز (ج) کے جواب میں پوچھا تھا کہ ریکارڈ کو آگ لگنے کی وجہ سے کس آفیسر کو معطل کیا گیا ہے اور جو چار مہینے پہلے سے انکوائری چل رہی تھی اس کا رزلٹ کیا آیا مزید جو ریکارڈ loss ہوا ہے اس کا کیا انتظام کیا ہے اس کو مکمل کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انکوائری میں کیا فائنل ہوا؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! یہ پاکپتن میں بڑا افسوسناک واقعہ ہوا تھا۔ وہ واٹر مینجمنٹ کے ڈیپارٹمنٹ میں ڈی ای او واٹر مینجمنٹ ہیں جو اس کیس کی upper hand inquiry میں guilty پائے گئے ہیں تو ان کے خلاف criminal proceeding علیحدہ سے ہو رہی ہیں اور ڈیپارٹمنٹل انکوائری علیحدہ سے ہو رہی ہے۔ ان پر ATA-7 کے چارجز بھی لگے ہیں اس کے علاوہ اور چارجز بھی لگے ہیں۔ اُدھر بھی proceeding ہو رہی ہے اور ہمارے DG Extension بھی اس کی انکوائری کر رہے ہیں۔ انکوائری رپورٹ pending ہے جیسے ہی اس کی رپورٹ آئے گی تو معزز ممبر کو اطلاع کر دی جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، یہ آپ کا آخری ضمنی سوال ہو گا۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! یہاں پر کہا گیا ہے کہ ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت کے آفس کو آگ لگی تھی۔ مجھے واٹر مینجمنٹ کے آفس اور زراعت کے ڈسٹرکٹ آفس کا لنک سمجھ نہیں آیا، secondly اگر ڈسٹرکٹ واٹر مینجمنٹ والے تھے تو انہوں نے زراعت والے آفیسر کو معطل کیوں کیا اگر اس کو انہوں نے معطل کیا تو اس کے بعد کسی اور آفیسر پر جو یہ چیز ڈال رہے ہیں تو پہلے مجھے اس کا relate کر دیں کہ ان دونوں آفیسرز کا وہاں پر ایک آفس میں کیا لینا دینا ہے؟ یعنی واٹر مینجمنٹ کا زراعت کے آفس کے ساتھ کیا لینا دینا ہے اور secondly جو چار پانچ مہینے تک انکوائری کا رزلٹ نہیں آیا تو کیا ہم انکوائری کو open چھوڑ دیتے ہیں کہ چھ مہینے یا سال یا دس سال بعد جب دل کرے رزلٹ آ جائے تو کیا اس کا کوئی ٹائم فکس ہے؟ مزید جو ریکارڈ loss ہوا ہے تو انہوں نے ریکارڈ کو واپس لانے کا کیا طریقہ اختیار کیا ہے؟ کیونکہ یہ انتہائی ضروری سوال ہے کہ ایک ضلع کا تمام ریکارڈ ضائع ہو گیا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب! آپ ذرا تفصیل میں بتا دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں معزز ممبر کی خدمت میں پہلے تو یہ گزارش کرنا چاہتا ہوں کہ واٹر مینجمنٹ بھی ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا حصہ ہے اور وہ اس کی ایک wing ہے تو اس wing کے ڈی ای او پر بھی ابھی prove نہیں ہوا جو انہوں نے ریکارڈ جلایا ہے اور اس کے خلاف ہی proceeding ہو رہی ہے۔ واٹر مینجمنٹ کا ڈسٹرکٹ آفیسر جو اس میں involved ہے اسی کے خلاف بھی proceeding ہو رہی ہے۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! انہوں نے انکوائری مکمل ہونے کا ٹائم نہیں دیا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کب تک انکوائری مکمل کر لیں گے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! بہت جلدی مکمل ہو جائے گی، یہ within two or three months میں فائنل ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اگلا سوال نمبر 7130 ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7132 بھی ڈاکٹر مراد راس کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7160 جناب منان خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلا سوال نمبر 7162 بھی جناب منان خان کا ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس سوال کو بھی dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، تمام سوالات مکمل ہوئے۔

نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

(جو ایوان کی میز پر رکھے گئے)

ضلع اوکاڑہ: بصیر پور سٹیڈیم کی تعمیر کی تفصیلات

*3249: چودھری افتخار احمد چھچھر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال کے دوران بصیر پور سٹی تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ میں ریلوے سٹیشن کے ساتھ سٹیڈیم کا سنگ بنیاد رکھا گیا تھا؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ مذکورہ سٹیڈیم کا آج تک کوئی کام نہ ہوا ہے؟

(ج) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت مذکورہ سٹیڈیم کو تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) یہ درست ہے کہ پچھلے پانچ سال میں ریلوے کی اراضی میں ریلوے سٹیشن بصیر پور تحصیل دیپالپور ضلع اوکاڑہ کے جانب شمال رقبہ تعدادی 2 ایکڑ میں سٹیڈیم کے لئے رقبہ تجویز ہوا تھا اور جانب جنوب بھی ایکڑ رقبہ تجویز ہوا تھا۔ شمالی سائیڈ کے رقبہ میں سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے سنگ بنیاد رکھا گیا تھا۔

(ب) جی ہاں! زمین کے تنازعہ کی وجہ سے مذکورہ جگہ پر کسی قسم کا کام نہ ہوا ہے۔

(ج) اس سلسلہ میں جناب چودھری افتخار احمد چھچھر ایم پی اے نے مذکورہ جگہ پر پبلک پارک اور play ground تجویز کئے تھے۔ محکمہ ریلوے کی طرف سے NOC کی فراہمی کے بعد ہی اس سلسلے میں مزید پیشرفت ہو سکتی ہے۔

ضلع گجرات میں سال 14-2012 کے دوران کھیلوں کی سرگرمیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5601: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات محکمہ سپورٹس نے 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کھیلوں کے فروغ کے لئے کتنے ٹورنامنٹس کروائے؟

(ب) کیا مذکورہ ضلع میں خواتین کی کوئی سپورٹس ٹیمیں ہیں اگر ہاں تو کتنی اور کون کون سی نیز ان ٹیموں نے مذکورہ سالوں میں کتنے ٹورنامنٹس میں حصہ لیا؟

(ج) کیا خواتین میں کھیلوں کے فروغ کے لئے مذکورہ عرصہ میں کوئی عملی اقدامات اٹھائے گئے اگر ہاں تو کیا؟

(د) کیا مذکورہ ضلع کی سطح پر کرکٹ، ہاکی، کبڈی اور والی بال کی کوئی ٹیمیں موجود ہیں، اگر نہیں تو وجہ بیان فرمائیں؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع گجرات میں محکمہ سپورٹس نے سال 13-2012 اور سال 14-2013 کے دوران ضلعی سطح پر مختلف کھیلوں کے ٹورنامنٹس منعقد کروائے۔ جن میں پنجاب سپورٹس فیسٹیول 2012-13، 2013-14 کے سال ہیں۔ اس کے دوران گاؤں، محلہ کی سطح سے لے کر ڈسٹرکٹ کی سطح تک بالترتیب مندرجہ ذیل مقابلے کروائے گئے جن میں (1) ریسلنگ (2) Athletics (3) بیڈ منٹن (4) بلیئرڈ (5) ٹیپ بال کرکٹ (6) رسہ کشی (7) والی بال (8) باڈی بلڈنگ (9) فٹبال (10) فن ریس (11) ویٹ لفٹنگ (12) باسکٹ بال (13) ہارڈ بال کرکٹ (14) میٹ ریسلنگ (15) مڈ ریسلنگ (16) ٹیبل ٹینس (17) کراٹے (18) ہاکی

(19)شطرنج(20)کبڈی(21)نیزہ بازی(22)باڈی بلڈنگ(23)ویٹ لفٹنگ وغیرہ شامل ہیں۔اس کے علاوہ بوائزاور گرلز سکولوں کی ٹیموں نے اپنے اپنے سکولوں کی طرف سے حصہ لیا۔علاوہ ازیں یوم آزادی پاکستان کو شایان شان طریقہ سے منانے کے لئے کبڈی، نیزہ بازی، کرکٹ، والی بال اور بیڈ منٹن کے مقابلے مختلف جگہوں پر تعلیمی اداروں کے اشتراک وتعاون سے منعقد کروائے گئے۔ ڈیف کرکٹ اور بلائنڈ کرکٹ مقابلوں کے لئے بیرونی اضلاع کی ٹیموں کو گجرات مدعو کیا گیا۔ خواتین میں کرکٹ کے فروغ کے لئے فرسٹ کلاس خواتین کرکٹ ومقابلے گجرات بمقابلہ گوجرانوالہ سویڈش کالج گجرات کی گراؤنڈ میں منعقد کروایا گیا۔ جبکہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ گجرات کارکردگی کے پیش نظر مختلف کھیلوں کی ضلعی تنظیموں کی کھیلوں اور صحتمند سرگرمیوں کے فروغ کے لئے اپنے وسائل کے مطابق مالی مدد بھی کرتی رہتی ہے،تاکہ ضلع کو کھیلوں میں بہتر سے بہتر مقام دلایا جاسکے۔

(ب) ضلع گجرات میں مختلف کھیلوں کی خواتین کی درج ذیل ٹیمیں تشکیل دی گئی ہیں:

(1)کرکٹ 4 ٹیمیں،(2)ہاکی 2 ٹیمیں،(3)بیڈ منٹن 8 ٹیمیں بشمول سکولز کالجز،(4)نیٹ بال 6 ٹیمیں بشمول UOG،(5)والی بال 8 ٹیمیں اور Athletics 6 ٹیمیں بشمول UOG اور ملحقہ کالجز کی طالبات۔ گزشتہ دونوں فیسٹیول کے دوران مختلف کھیلوں کے مقابلوں کے لئے فنی معاونت اور بھرپور راہنمائی کی گئی اور تمام مقابلے متعلقہ تعلیمی اداروں، یونیورسٹی گراؤنڈ میں منعقد کروائے گئے۔چونکہ پنجاب سپورٹس بورڈ سے آمدہ شیڈول کے مطابق بقایا مقابلے صرف تعلیمی اداروں کی ٹیموں کے درمیان ہی کھیلے جاتے ہیں اس لئے مقابلوں کو کامیاب بنانے کے لئے ضلعی سطح پر ہر ممکن تعاون کیا جاتا ہے۔

(ج) ضلع گجرات میں خواتین میں کھیلوں کے فروغ اور بھرپور شمولیت کے لئے مذکورہ عرصہ میں بیڈ منٹن، ٹیبل ٹینس، والی بال، نیٹ بال، کرکٹ اور ہاکی کے مقابلے کروائے گئے ہیں۔ چونکہ تاحال ضلع گجرات میں خواتین کی کھیلوں کے لئے مخصوص جگہ / جمنیزیم کی سہولت فی الوقت میسر نہ ہے۔ جس میں خواتین کی انڈور گیمز کروائی جاسکیں لہٰذا محکمہ سپورٹس ضلعی حکومت بھرپور کوشش کررہی ہے کہ سال رواں کے ماہ جون تک جمنیزیم مکمل طور پر آپریشنل ہوسکے تاکہ انڈور بالخصوص خواتین کی کھیلوں کے مقابلے بہتر طریقے سے منعقد کروائے جاسکیں۔

(د) ضلع گجرات میں کرکٹ کی 16 ٹیمیں، ہاکی کی 8 ٹیمیں، کبڈی کی 10 ٹیمیں اور والی بال کی 10 رجسٹرڈ ٹیمیں ہیں جبکہ اس کے علاوہ علاقائی دیہات سطح پر ان کھیلوں کی کافی ٹیمیں پریکٹس کرتی ہیں۔ ضلع گجرات کے مختلف سکولوں، کالجوں، ملحقہ دیہات کی گراؤنڈ میں روزمرہ کی پریکٹس کرتی رہتی ہیں۔ اسی وجہ سے نچلی سطح سے سپورٹس فیسٹیول میں کھلاڑی / عوام بھرپور شمولیت کر رہے ہیں اور سپورٹس فیسٹیول میں شمولیت کے لئے کھلاڑی سارا سال مقامی سطح پر چیمپیئن شپ اور مقابلے منعقد کرواتے رہتے ہیں۔

گجرات: تاریخی عمارات کی صورتحال اور ترقیاتی فنڈ کی تفصیل

*5603: محترمہ خدیجہ عمر: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع گجرات میں موجود تاریخی عمارتوں کی حالت کیسی ہے؟

(ب) سال 13-2012 کے بجٹ میں مذکورہ بالا ضلع کی تاریخی عمارتوں کی دیکھ بھال کے لئے حکومت پنجاب نے کل کتنا فنڈ رکھا، یہ فنڈ کہاں کہاں اور کن کن عمارتوں پر خرچ کیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع گجرات میں محفوظ عمارات کی تعداد 13 ہے جن کی تفصیل درج ذیل ہے:

نام محفوظ عمارت	کیفیت
1۔ مسجد ملحقہ مزار حافظ محمد حیات	تسلی بخش۔ مرمت سال 11-2010 میں امریکی فنڈ سے کر دی گئی ہے۔
2۔ بارہ دری ملحقہ مزار حافظ محمد حیات	تسلی بخش۔ مرمت سال 11-2010 میں امریکی فنڈ سے کر دی گئی ہے۔
3۔ مزار حافظ محمد حیات	تسلی بخش۔ مرمت سال 11-2010 میں امریکی فنڈ سے کر دی گئی ہے۔
4۔ مزار حضرت توکل شاہ رحمان	تسلی بخش
5۔ مقبرہ شاہ جہانگیر اور ملحقہ مسجد	تسلی بخش
6۔ مزار حضرت شاہ دولہ	تسلی بخش
7۔ قلعہ گجرات	قلعہ کی چار دیواری اکثر مقامات سے منہدم ہو چکی ہے اور لوگوں نے اس جگہ نئے مکانات تعمیر کر لئے ہیں تاہم جو حصے باقی ہیں ان کی حالت بھی غیر تسلی بخش ہے۔
8۔ ایک نامعلوم مقبرہ نزد مزار مرزا علی بیگ	مقبرے کے ارد گرد کھلی زمین ہے جہاں کاشتکاری ہو رہی ہے مقبرے کی حالت بہتر ہے یہ مقبرہ منڈی بہاؤالدین میں واقع ہے

9۔کیمپ (پڑاؤیابرداشت خانہ)	کھلا میدان ہے اور کاشتکاری کی جاتی ہے۔
10۔اکبری حمام	یہ قدیمی عمارت تہہ خانے میں واقع ہے اور اس کے ارد گرد کئی نئی عمارتیں بن گئی ہیں تاہم حمام محفوظ ہیں۔
11۔باؤلی راجگاہ	مقامی لوگوں نے کنویں مٹی سے بھر دیئے ہیں تاہم کنویں اور سیڑھیاں محفوظ ہیں۔
12۔باؤلی	مقامی لوگوں نے کنویں اور سیڑھیاں مٹی سے بھر دی ہیں۔
13۔باؤلی (کھاریاں)	باؤلی کی حالت تسلی بخش ہے اور کنواں اور سیڑھیاں دیکھی جا سکتی ہیں۔

(ب) محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب نے گجرات شہر میں سالانہ ترقیاتی پروگرام کے تحت 07-2006 میں ایک قدیمی عمارت (رام پیاری محل) جو قبل ازیں گورنمنٹ کالج برائے خواتین کے (بطور ہاسٹل) زیر استعمال تھی کو اپنی تحویل میں لے کر اس میں عجائب گھر کے قیام کا کام شروع کیا ہے۔ جس پر اب تک 16.795 ملین روپے لاگت آ چکی ہے اور اب یہ عجائب گھر تکمیل کے آخری مراحل میں ہے۔

علاوہ ازیں دو محفوظ عمارات بارہ دری و مقبرہ حافظ محمد حیات جو کہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے کی درست حالی 11-2010 میں امریکن ایمبیسیڈر فنڈ سے کی گئی اس کی مرمت پر 4.028 ملین روپے لاگت آئی۔

ساہیوال کی غلہ منڈی شہر سے باہر منتقل کرنے سے متعلقہ تفصیلات

*5670: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ساہیوال میں غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی کو شہر سے باہر منتقل کیا جا رہا ہے اور اس کے لئے حکومت کی طرف سے زمین الاٹ کر دی گئی ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ قانونی تقاضوں کو پس پشت ڈال کر جو لوگ آڑھتی کا کام کر رہے ہیں ان کی بجائے دیگر لوگوں کو زمین الاٹ کر دی گئی ہے؟

(ج) اگر جواب اثبات میں ہے تو حکومت ضلع ساہیوال میں متعلقہ منڈیوں کو کب تک شہر سے باہر منتقل کرنے اور زمین کی الاٹمنٹ میں شفافیت کو یقینی بناتے ہوئے اصل آڑھتیوں کو زمین الاٹ کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اگر ہاں تو کب تک، نہیں تو وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) جی ہاں!یہ درست ہے۔ ضلع ساہیوال میں غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی جو کہ ساہیوال کے شہری حدود میں واقع ہیں، کو شہر سے باہر چک L-9/92 پاکپتن روڈ پر منتقل کیا جارہاہے۔اس سلسلے میں مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے 402 کنال 10 مرلہ زمین acquire کر لی ہے۔

(ب) یہ درست نہ ہے کہ قانونی تقاضوں کو پس پشت ڈال کر جو لوگ آڑھتی کا کام کر رہے ہیں ان کی بجائے دیگر لوگوں کو زمین الاٹ کر دی گئی ہے کیونکہ ابھی تک پلاٹس کی الاٹمنٹ /آکشن نہ کی گئی ہے۔

(ج) جیسا کہ جز(الف) میں وضاحت کی گئی ہے کہ ضلع ساہیوال میں منڈیاں شہر سے باہر شفٹ کی جا رہی ہیں۔ پلاٹس کی الاٹمنٹ اور آکشن کی شفافیت کو یقینی بنانے کے لئے گورنمنٹ نے ڈی سی او ساہیوال کی سربراہی میں الاٹمنٹ آکشن کمیٹی تشکیل دی ہے جس میں کمیشن ایجنٹ حضرات کے نمائندے بھی شامل ہیں۔ یہ کمیٹی بعد از پڑتال ریکارڈ قوانین کے مطابق شفاف طریقے سے کمیشن ایجنٹ کو پلاٹ الاٹ کرتی ہے تاہم جیسا کہ جز(ب) میں بیان کیا گیا ہے کہ ابھی تک پلاٹوں کی الاٹمنٹ /آکشن نہ کی گئی ہے۔

ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

*5673: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) تحصیل ساہیوال / ضلع ساہیوال کی حدود میں کون کون سی مارکیٹ کمیٹیاں کہاں کہاں واقع ہیں انہیں سال 12-2011 تا 14-2013 کتنی آمدن کس کس مد میں ہوئی ؟

(ب) اس تحصیل کی حدود میں کہاں کہاں سبزی منڈی / فروٹ منڈی اور غلہ منڈی قائم ہے ان میں کتنی دکانیں اور ان سے حکومت کتنی رقم وصول کر رہی ہے ؟

(ج) تحصیل ہذا میں کون کون سی فروٹ منڈی /غلہ منڈی اور سبزی منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہے مزید یہ کب بنائی گئی تھیں ؟

(د) جو غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی شہر کی حدود میں آچکی ہیں حکومت کب تک ان کو شہر سے باہر منتقل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، تاریخ سے مطلع فرمائیں ؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ تحصیل و ضلع ساہیوال میں مذکورہ منڈیوں کو شہر سے باہر منتقل کرنے کے لئے سرکاری زمین بھی الاٹ ہو چکی ہے، تاحال منڈیوں کو شفٹ کرنے میں کوئی پیشرفت نہیں ہے، وجوہات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

(و) کیا حکومت ان منڈیوں کے مسائل کو حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں کی کل تعداد 3 ہے جس میں تحصیل ساہیوال میں ایک اور تحصیل چیچہ وطنی میں 2 ہیں۔ مارکیٹ کمیٹیوں کے نام، محل وقوع اور مذکورہ سالوں کی آمدن کی تفصیل جز(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) درج بالا 3 مارکیٹ کمیٹیوں کی حدود میں کل 9 منڈیاں کام کر رہی ہیں جن میں دکانوں کی کل تعداد 753 ہے جس سے حکومت 73 لاکھ 47 ہزار 132 روپے وصول کر رہی ہے۔ دکانوں اور آمدن کے ذرائع کی تفصیل جز(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے

(ج) تحصیل ساہیوال میں تینوں منڈیاں شہر کی حدود میں آ چکی ہیں۔ تعمیر تاریخ کی تفصیل جز(ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) ضلع ساہیوال میں غلہ منڈی / سبزی منڈی اور فروٹ منڈی جو کہ ساہیوال کی شہری حدود میں واقع ہیں، کو شہر سے باہر چک 92/9-L پاکپتن روڈ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔ اس سلسلے میں مارکیٹ کمیٹی ساہیوال نے 402 کنال 10 مرلہ زمین acquire کر لی ہے۔ منتقلی کے تمام کام آخری مراحل میں ہیں جیسے ہی یہ مکمل ہوں گے تو منڈیوں کو نئی جگہ پر شفٹ کر دیا جائے گا۔

(ہ) اس کا جواب جز(د) میں دے دیا گیا ہے۔

(و) یقیناً حکومت ان منڈیوں کے مسائل حل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے اسی لئے تو ان کو نئی جگہ پر منتقل کیا جا رہا ہے۔

صوبہ بھر میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ سے متعلقہ تفصیلات

*5713: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ بھر میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ نے گزشتہ پانچ سالوں میں کسانوں کو کتنی نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروائی؟

(ب) صوبہ بھر میں پنجاب ایگریکلچر ریسرچ بورڈ کے ریسرچ کے ادارے کن کن اضلاع میں قائم ہیں؟

(ج) صوبہ بھر میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ میں کل کتنے ملازمین ہیں؟

(د) صوبہ بھر میں پنجاب ایگری کلچر ریسرچ بورڈ (PARB) کا ہیڈ آفس کہاں پر واقع ہیں؟

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں پارب نے ریسرچ و دیگر مراعات کی مد میں حکومت سے کل کتنی رقم وصول کی ہے نیز یہ رقم کہاں کہاں اور کن کن کاموں میں خرچ کی گئی، سال وار الگ الگ تفصیل فراہم کی جائے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) صوبے بھر میں PARB نے گزشتہ پانچ سالوں میں کسانوں کی بہتری کی خاطر نئی ریسرچ اور ٹیکنالوجی متعارف کروانے کے لئے درج ذیل چیدہ چیدہ اقدامات کئے۔

1۔ 70 نئے ریسرچ پراجیکٹس مختلف ریسرچ اداروں کو دیئے گئے جس میں 22 مکمل ہو چکے ہیں

2۔ زرعی ریسرچ کے معیار کو بہتر بنانے کے لئے 30 سائنسدانوں کو تربیت کے لئے باہر کے ملکوں میں بھیجا گیا۔

3۔ 2 ٹیکنالوجیز باہر سے منگوا کر ریسرچ اداروں کو دی گئیں۔

4۔ مقامی 65 ماہرین کی تربیت کی گئی تاکہ وہ مختلف اداروں میں بہتر کارکردگی دکھا سکیں۔

5۔ جدید علوم سے آشنائی حاصل کرنے کے لئے 144 سائنسدانوں کو انٹرنیشنل کانفرنسز میں شرکت کے لئے باہر بھیجا گیا۔

(ب) PARB کا دفتر صرف لاہور میں واقع ہے۔اس کے علاوہ پارب کا کوئی دفتر کسی اور ضلع میں نہیں ہے۔

(ج) PARB کی کل 42 پوسٹیں ہیں جن میں اس وقت 19 ملازمین کام کرتے ہیں اور 23 پوسٹیں خالی ہیں۔

(د) PARB کا ہیڈ آفس 1-E/C-14 ، امام حسین روڈ، گلبرگ-III، لاہور پر واقع ہے۔

(ہ) گزشتہ پانچ سالوں میں PARB نے کل 82 کروڑ 95 لاکھ 94 ہزار 261 روپے کی رقم خرچ کی۔ تمام اخراجات کی تفصیل سال وار ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سال2015: گندم کی خریداری کے ہدف سے متعلقہ تفصیلات

*6986: محترمہ لبنیٰ فیصل: کیاوزیرزراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) 2015میں گندم کی پیداوار کا ہدف کیا تھا؟

(ب) کیاہدف کے مطابق گندم کی پیداوار ہوئی اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا تھیں؟

(ج) حکومت پنجاب نے گندم کی پیداوار کو بڑھانے کے لئے کیاانتظامات کئے ہیں اور کسانوں کو اس حوالے سے کس طرح سہولیات بہم پہنچائی جا رہی ہیں، مکمل تفصیل سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیرزراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سال15۔2014میں پنجاب کے لئے گندم کا پیداواری ہدف ایک کروڑ95لاکھ ٹن تھا۔

(ب) گندم کی پیداوار ہدف سے کچھ کم ہوئی جوکہ ایک کروڑ92لاکھ80ہزار ٹن رہی جوکہ ہدف سے صرف 1.1فیصد کم ہے۔ کمی کی وجوہات اس طرح سے ہیں:

- مارچ کے مہینے میں دھان کے علاقوں میں زیادہ بارشوں کی وجہ سے کئی جگہوں پر پانی کھڑا ہونے کی وجہ سے گندم کی فصل خراب ہوئی۔
- زیادہ بارشوں کی وجہ سے زمین نرم ہونے کے باعث آندھیوں کی وجہ سے فصل گر گئی اور گندم کا دانہ ٹھیک طور پر نشوونما نہیں پاسکا۔
- مختلف علاقوں میں ژالہ باری سے بھی گندم کی فصل کو کافی نقصان ہوا۔

(ج) گندم کی پیداوار بڑھانے اور سہولیات کی فراہمی کی تفصیل اس طرح سے ہے:

- پنجاب کے تمام 23800دیہات میں ہر گاؤں کے ایک کاشتکار کو4ایکڑ زمین کے لئے ترقی دادا اور جڑی بوٹیوں سے محفوظ بیج مفت فراہم کیا جارہا ہے تاکہ اگلے سال اس کی پیداوار کو گاؤں کے دوسرے کاشتکاروں کو عام گندم کی قیمت پر بطور بیج تقسیم کر کے گندم کی زیادہ سے زیادہ پیداوار حاصل کی جا سکے۔
- وفاقی حکومت کی طرف سے مختلف کھادوں پر200روپے سے500روپے تک فی بوری سبسڈی دی ہے۔اس کے لئے20ارب روپے مختص کئے گئے ہیں۔
- گندم کی مشینی کاشت کے فروغ کے منصوبے کے تحت پنجاب بھر میں ہر یونین کونسل کی سطح پر ایک کاشتکار کو مشینری اور زرعی آلات کا سیٹ فراہم کیا جائے گا جس کو وہ دوسرے کاشتکار کو خدمات فراہم کرنے کے لئے کرایہ پر دے گا۔

- گندم کے چھوٹے کاشتکاروں کو آسان اقساط پر قرضہ جات بھی دیئے جا رہے ہیں۔
- گندم کی ایک نئی ورائٹی اُجالا-2016 متعارف کروائی گئی ہے۔ یہ کم دورانیے کی زیادہ پیداوار دینے والی قسم ہے۔

ضلع پاکپتن: پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

*7130: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع پاکپتن میں پچھلے پانچ سالوں کے دوران جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں، ان کھالہ جات کو پختہ کرنے پر کتنے اخراجات ہوئے؟

(ب) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے، ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ج) 2015-16 کے دوران کتنے اور کون کون سے مزید کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع پاکپتن میں کل 1192 کھالہ جات ہیں جن میں سے 1045 کو پختہ کیا جا چکا ہے جبکہ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران 213 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا۔ جن پر 49 کروڑ 46 لاکھ 55 ہزار 758 روپے لاگت آئی۔ ان کے نام، مقام اور اخراجات کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) مذکورہ ضلع میں 147 کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں اور ان کھالہ جات کو آئندہ سالوں کے دوران پختہ کیا جائے گا۔ بشرطیکہ زمینداران اس کام کے لئے محکمہ کو درخواست دیں اور حصہ داران، کچے کھال کی اصلاح اور پختہ کھال کے لئے راج / مزدوروں کی مزدوری جو کہ حصہ داران کھال کے ذمہ ہوتی ہے، کے لئے راضی ہوں۔

(ج) 2015-16 کے دوران 24 کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کی جا رہی ہے۔ جن کی تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

گندم و کپاس کے نئے بیجوں سے متعلقہ تفصیلات

*7132: ڈاکٹر مراد راس: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) پچھلے تین سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں جو نئی تحقیق کی گئی اس کی مکمل تفصیل سے آگاہ فرمائیں؟

(ب) کس کس فصل کے نئے بیج دریافت کئے گئے اور ان کے استعمال سے کسانوں کو کیا فوائد حاصل ہوں گے؟

(ج) ان بیجوں کو تمام کسانوں تک پہنچانے کا کیا میکنزم اختیار کیا جا رہا ہے؟

(د) کیا ہمارے تحقیقاتی ادارے انٹرنیشنل سطح پر ان بیجوں کو متعارف کروا رہے ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) پچھلے تین سالوں کے دوران گندم اور کپاس کے بیجوں کے بارے میں نئی تحقیق کی تفصیلات اس طرح سے ہیں۔

گندم

گندم کے تحقیقی ادارے گندم کی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھنے والی اقسام، موسمی تبدیلی، پانی کی کمی کو برداشت کرنے والی اقسام، علاقے کے لحاظ سے اور فصلوں کی کاشت کے لحاظ سے نئی اقسام دریافت کرنے میں مصروف ہیں۔ پچھلے تین سالوں میں گندم کی دو نئی اقسام دریافت کی گئیں جس کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نام قسم گندم	سال دریافت	خصوصیات
گلیکسی 13	2013	اگیتی، پچھیتی کاشت کے لئے موزوں، بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت اور بہتر چپاتی
اُجالا	2016	پچھیتی کاشت کے لئے موزوں، کم دورانیہ، زیادہ درجہ حرارت برداشت کرنے والی

کپاس

کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ، فیصل آباد اور اس کے ذیلی ادارے دن رات کپاس کی نئی اقسام کی تیاری میں مصروف ہیں۔ کپاس کی فصل کو پتامروڑ وائرس، رس چوسنے والے (Chewing) اور کتُر کر کھانے والے کیڑوں جیسے مسائل کا سامنا ہے۔ بدلتے موسمی حالات کے پیش نظر زیادہ گرمی برداشت کرنے اور پانی کی کمی برداشت کرنے والی اقسام کی ضرورت ہے۔ پچھلے تین سالوں میں کپاس کی 10 نئی اقسام دریافت کی گئی ہیں جن کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ادارہ نے پچھلے تین سالوں میں گندم، کپاس، چاول، گنا، سبزیات، دالیں، کینو، آڑو، پھولوں اور زیتون کی نئی اقسام دریافت کیں۔ یہ تمام فصلیں زیادہ پیداواری صلاحیت کے ساتھ ساتھ بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت، پانی کی کمی اور موسمی تبدیلی کو برداشت کرنے کی بھی

صلاحیت رکھتی ہیں۔فصلات کے نام اور خصوصیات کی تفصیل (ب)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) پنجاب سیڈ کونسل نئے تیار شدہ بیج کی عام کاشت کے لئے منظوری دیتا ہے۔اس منظوری کے بعد ادارہ تحقیقاتِ بیسک بیج، پنجاب سیڈ کارپوریشن اور پرائیویٹ کمپنیوں کو مہیا کرتا ہے۔یہ ادارے اس سیڈ کو اپنے فارموں پر multiply کر کے تصدیق شدہ بیج کسانوں کو مہیا کرتے ہیں۔

(د) ہمارے تحقیقاتی ادارے پنجاب کے لئے اقسام تیار کرتے ہیں تاہم یہ بیج باقی صوبوں میں بھی کاشت کئے جاتے ہیں اور یہ بیج ان فصلوں پر کام کرنے والے متعلقہ بین الاقوامی اداروں کو بھی مہیا کئے جاتے ہیں جو کہ اس کو تحقیقی مقاصد کے لئے استعمال کرتے ہیں۔

نارووال: سرکاری اراضی سے متعلقہ تفصیلات

*7160: جناب منان خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :-

(الف) ضلع نارووال میں محکمہ زراعت کی کتنی سرکاری اراضی ہے اور یہ اراضی کہاں کہاں واقع ہے؟

(ب) کتنی اراضی لیز/پٹہ/ٹھیکہ پر ہے اور اس سے سالانہ کتنی آمدن ہو رہی ہے؟

(ج) کتنی سرکاری اراضی محکمہ کی خالی کہاں کہاں پڑی ہوئی ہے؟

(د) کتنی اراضی پر لوگوں نے ناجائز قبضہ کیا ہوا ہے؟

(ہ) کیا خالی اراضی کو حکومت استعمال میں لانا چاہتی ہے اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت (توسیع) کے شعبہ اڈیپٹو ریسرچ، فارم کوٹ نیناں تحصیل شکر گڑھ ضلع نارووال میں 54ایکڑ4کنال2مرلے زرعی اراضی ہے جس میں سے 6 ایکڑ6کنال6مرلے اراضی سڑکوں اور عمارتوں پر مشتمل ہے جبکہ بقیہ47ایکڑ5کنال اور16مرلے اراضی پر محکمہ زراعت کی طرف سے زرعی تجربات کئے جاتے ہیں تاکہ فی ایکڑ زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے درکار عوامل معلوم کئے جا سکیں۔

اس تجرباتی فارم پر گندم، چاول، مونگ، ماش اور ربیع و خریف کے چارہ جات پر مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق کی جاتی ہے۔

(ب) ضلع نارووال میں محکمہ زراعت کی کوئی سرکاری اراضی لیز، پٹہ یا ٹھیکہ پر نہ ہے بلکہ خود کاشت کی جاتی ہے جس سے گزشتہ سال15۔2014 میں کل 15لاکھ 49ہزار 640روپے آمدن ہوئی۔

(ج) اس فارم کی کوئی سرکاری اراضی خالی نہ ہے۔

(د) اس جز کا جواب جز(ب)اور جز(ج)میں دے دیا گیا ہے۔

(ہ) اس جز کا جواب جز(ج)میں دے دیا گیا ہے۔

حلقہ پی پی۔134 نارووال میں ایگریکلچر ریسرچ سنٹر سے متعلقہ تفصیلات

*7162:جناب منان خان:کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ حلقہ پی پی۔134 نارووال میں ایگریکلچر ریسرچ سنٹر بنانے کے لئے زمین خرید کی گئی ہے اگر ہاں تو یہ زمین کتنی ہے؟

(ب) اس زمین کا سٹیٹس کیا ہے؟

(ج) کیا حکومت اس جگہ ریسرچ سنٹر بنانے کا جلد از جلد ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) یہ درست نہ ہے۔ محکمہ زراعت نے حلقہ پی پی۔134 نارووال میں ریسرچ سنٹر کے لئے کوئی زمین نہیں خریدی ہے۔

(ب) اس جز کا جواب جز(الف)میں دے دیا گیا ہے۔

(ج) محکمہ زراعت شعبہ آڈپٹیو ریسرچ کا ایک ریسرچ سنٹر ضلع نارووال میں پہلے ہی کام کر رہا ہے جس میں زرعی تجربات کئے جاتے ہیں تاکہ فی ایکڑ زیادہ سے زیادہ پیداوار کے حصول کے لئے درکار عوامل معلوم کئے جا سکیں۔ اس تجرباتی فارم پر گندم، چاول، مونگ، ماش اور ربیع و خریف کے چارہ جات پر مقامی حالات کو مدنظر رکھتے ہوئے تحقیق کی جاتی ہے۔
لہٰذا ضلع نارووال میں مزید کسی نئے ریسرچ سنٹر بنانے کی ضرورت نہ ہے۔

غیر نشان زدہ سوالات اور ان کے جوابات

صوبہ بھر میں محکمہ زراعت کے ریسرچ سنٹر / انسٹیٹیوٹ سے متعلقہ تفصیلات

33: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام کتنے ریسرچ سنٹر / انسٹیٹیوٹ کہاں کہاں کب سے کام کر رہے ہیں؟

(ب) ان ریسرچ سنٹرز نے اب تک گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی کون کون سی اقسام دریافت کی ہیں اور ان سے کیا بہتری آئی ہے؟

(ج) کیا ان ریسرچ سنٹرز میں غیر ملکی ماہرین سے بھی استفادہ کیا جاتا ہے؟

(د) 2010 سے آج تک گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی کون سی اقسام ملک میں دریافت کی گئیں اور کون سی درآمد کی گئیں ہیں، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) صوبہ پنجاب میں محکمہ زراعت کے زیر انتظام کل 27 ریسرچ سنٹر / انسٹیٹیوٹ اور 36 ذیلی ادارے کام کر رہے ہیں۔ جائے مقام اور دیگر تفصیلات (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ب) ان ریسرچ سنٹرز نے اب تک گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی جو اقسام دریافت کی ہیں ان کے نام اور بہتری کی تفصیلات (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

(ج) جی ہاں! ان ریسرچ سنٹرز میں غیر ملکی ماہرین سے استفادہ کیا جاتا ہے۔ یہ ریسرچ سنٹر جدید زرعی تحقیق کے بین الاقوامی اداروں کے ساتھ مل کر کام کر رہے ہیں جن میں تحقیق کے مشترکہ منصوبے بھی شامل ہیں۔ ہر سال غیر ملکی سائنسدان دورے کرتے ہیں جن کی سائنسی استعداد سے بھی بھرپور فائدہ اٹھایا جاتا ہے۔ مزید برآں ان ریسرچ سنٹرز کے زرعی ماہرین کو تربیت کے لئے بیرون ملک بھیجا جاتا ہے تاکہ وہ وہاں ہونے والی جدید ریسرچ سے استفادہ کر سکیں۔

(د) 2010 سے آج تک ایوب زرعی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد نے گندم، چاول، چارہ جات اور سبزیات کی جو اقسام دریافت کی ہیں ان کی تفصیل (د) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہیں۔

سیالکوٹ: کچے کھالوں کو پختہ بنانے سے متعلقہ تفصیلات

41: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

پی پی-130 ڈسکہ میں 11- مئی 2013 تاحال محکمہ زراعت نے کتنے کچے کھالوں کو پختہ کیا ہے اور آئندہ سال میں کتنے مزید کچے کھالوں کو پختہ کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

تحصیل ڈسکہ ضلع سیالکوٹ کے حلقہ پی پی-130 میں کل کھالہ جات کی تعداد 58 ہے جن میں سے 20 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں جبکہ 38 کھالہ جات ابھی پختہ نہیں ہیں۔ 11- مئی 2013 تاحال 2 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔

مزید برآں حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے بشرطیکہ زمیندار کھال پختہ کرنے کی درخواست دیں اور اپنے حصے کا کام بھی مکمل کریں۔

گوجرانوالہ میں گراؤنڈ اور سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

51: چودھری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں کون کون سے کھیلوں کے لئے گراؤنڈ یا سٹیڈیم موجود ہیں، کیا ان گراؤنڈ یا سٹیڈیم میں کھیلوں کے لئے ضلعی انتظامیہ سے اجازت لینا ضروری ہوتا ہے، اگر ہاں تو اس کا criterion کیا ہے؟

(ب) کیا حلقہ پی پی-93 گوجرانوالہ کی عوام کو کھیلوں کے لئے گراؤنڈ میسر ہیں تو تفصیل فراہم کریں؟

(ج) اگر مذکورہ حلقہ کی عوام کے لئے کھیلوں کے لئے گراؤنڈ نہ ہیں تو کیا حکومت کھیلوں کے فروغ کے لئے گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر ہاں تو کب تک؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف)

تفصیل گراؤنڈز

1۔ جناح کرکٹ سٹیڈیم سیالکوٹ روڈ گوجرانوالہ
2۔ منی سپورٹس کمپلیکس شیخوپورہ روڈ، گوجرانوالہ
3۔ سٹی سپورٹس کمپلیکس کمشنر روڈ، گوجرانوالہ
4۔ جمنیزیم ہال شیخوپورہ روڈ، گوجرانوالہ
5۔ لیڈیز سپورٹس کلب، گوجرانوالہ
6۔ حیدری انڈر پاس گراؤنڈ جی ٹی روڈ گوجرانوالہ
7۔ صغیر پارک گراؤنڈ نوشہرہ روڈ گوجرانوالہ
8۔ سپورٹس کلب دھوبی گھاٹ گوجرانوالہ
9۔ عبدالوکیل خان سٹیڈیم جی ٹی روڈ کامونکی
10۔ منی سپورٹس سٹیڈیم شریف پورہ کامونکی
11۔ سپورٹس سٹیڈیم جی ٹی روڈ وزیرآباد
12۔ سکول کلسٹر گراؤنڈ دھونکل وزیرآباد
13۔ سپورٹس ہال نوشہرہ ورکاں

گراؤنڈ یا سٹیڈیم میں کھیلنے کے لئے ضلعی انتظامیہ کی اجازت ضروری ہے۔ گوجرانوالہ میں کمشنر گوجرانوالہ ڈویژن کھیلنے کی اجازت دیتے ہیں۔ بشرطیکہ i) گراؤنڈ فارغ ہو، ii) سکیورٹی کا مناسب انتظام ہو۔

(ب) حلقہ پی پی۔93 میں کوئی گراؤنڈ موجود نہ ہے۔

(ج) گورنمنٹ گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے بشرطیکہ اس کے لئے جگہ وقف کی جائے اور محکمہ سپورٹس کے نام کی جائے۔

مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

100: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے کے حوالے سے حکومت پنجاب کیا اقدامات اٹھا رہی ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

گندم اور دھان کے بعد مکئی ایک اہم غذائی فصل ہے۔ اس کی پیداوار میں اضافہ کے لئے محکمہ زراعت کوشاں ہے۔ گزشتہ پانچ سالوں کے دوران مکئی کی اوسط پیداوار 52.4 من سے 62

من فی ایکڑ تک بڑھ گئی ہے۔ مقامی مارکیٹ میں اس کی قیمت 950 سے 980 روپے فی من ہے جس سے کاشتکار کی فی ایکڑ آمدن بھی بڑھی ہے۔
علاوہ ازیں حکومت مشینری اور پانی کی مد میں بھی کافی رقم خرچ کر رہی ہے۔ مکئی کی طلب مقامی منڈی میں بھی بہت ہے اور اس کی قیمتیں بھی مستحکم ہیں اس لئے صوبائی حکومت مکئی کی امدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

گوجرانوالہ میں Prototype جمنیزیم کی تعمیر سے متعلقہ تفصیلات

471: چوہدری اشرف علی انصاری: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر Prototype Gymnasium کی تعمیر کب شروع کی گئی نیز یہ بھی بتائیں کہ مذکورہ Gymnasium کی تعمیر کب تک مکمل کر دی جائے گی؟

(ب) مذکورہ Gymnasium کتنے رقبہ پر محیط ہے اور اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(ج) مذکورہ Gymnasium کا estimate کتنی بار revise کیا گیا؟

(د) مذکورہ Gymnasium میں کس کس کھیل کی سہولت میسر ہو گی اور اس میں کب تک کھیلوں کا آغاز کر دیا جائے گا؟

(ہ) کیا حکومت گوجرانوالہ میں Synthetic Athletic track اور Swimming Fool بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم، امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر Prototype Gymnasium کی تعمیر 08-2007 میں شروع ہوئی Gymnasium کی تعمیر مکمل ہو گئی ہے۔

(ب) مذکورہ Gymnasium 21 کنال 6 مرلہ پر محیط ہے اس کی تعمیر پر 81.748 ملین رقم خرچ ہوئی ہے۔

(ج) مذکورہ Gymnasium کا estimate تین دفعہ revise کیا گیا ہے۔

(د) مذکورہ Gymnasium میں باسکٹ بال، والی بال، ریسلنگ، جوڈو کراٹے، تائیکوانڈو، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس کھیلنے کی سہولت ہو گی۔

(ہ) جی ہاں!حکومت Swimming Pool اور Synthetic Athletic Track بنانے کا ارادہ رکھتی ہے۔

کپاس کی امدادی قیمت سے متعلقہ تفصیلات

107: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

حکومت نے کپاس کی امدادی قیمت کا کوئی فیصلہ کیا ہے اگر نہیں تو اس حوالے سے حکومت پنجاب کیااقدامات اٹھانے کاارادہ رکھتی ہے؟

وزیرزراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

کپاس پاکستان کی ایک اہم فصل ہے۔اس کی فی ایکڑ پیداوار بڑھانے کے لئے کوششیں کی جا رہی ہیں۔گزشتہ پانچ سال میں کپاس کی اوسطاً پیداوار میں 18.03 من سے 23.0 من فی ایکڑ اضافہ ہواہے اور کاشتکار کی فی ایکڑ آمدن میں بھی اضافہ ہواہے۔علاوہ ازیں حکومت مشینری اور پانی کی مد میں بھی کافی رقم خرچ کر رہی ہے۔کپاس کی طلب مقامی منڈی میں بھی بہت ہے اور اس کی قیمتیں بھی مستحکم ہیں اس لئے صوبائی حکومت کپاس کی امدادی قیمت مقرر کرنے کاارادہ نہیں رکھتی۔

گوجرانوالہ میں منی سٹیڈیم میں دکانوں سے متعلقہ تفصیلات

472: چوہدری اشرف علی انصاری: کیاوزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) گوجرانوالہ میں شیخوپورہ روڈ پر واقع mini stadium میں کتنی دکانیں بنائی گئی تھیں اور ان دکانوں سے ماہانہ کتنا revenue اکٹھا ہوتا ہے؟

(ب) مذکورہ سٹیڈیم سے ملحقہ sports gymnasium کی تعمیر کب شروع کی گئی اور اس کی تعمیر کب تک مکمل ہو جائے گی؟

(ج) مذکورہ Gymnasium کتنے رقبہ پر محیط ہے اور اس کی تعمیر پر کل کتنی لاگت آئے گی؟

(د) مذکورہ Gymnasium میں کس کس کھیل کی سہولت میسر ہو گی، معزز ایوان کو آگاہ فرمائیں؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) گوجرانوالہ شیخوپورہ روڈ پر واقع mini stadium ڈسٹرکٹ گورنمنٹ نے تعمیر کیا جس میں 29 دکانیں بنائی گئی تھیں جو کہ ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی رپورٹ کے مطابق 2006 میں lease out کر دی گئی تھیں ماہانہ کرایہ ایک روپے مربع فٹ کے حساب سے۔/17,400 روپے سالانہ ریونیو بنتا ہے۔

(ب) مذکورہ سٹیڈیم میں Sports Gymnasium کی تعمیر 2015 میں ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے کمشنر گوجرانوالہ کی ہدایت پر شروع ہوئی جو کہ فنڈز کی عدم دستیابی کی وجہ سے ابھی مکمل نہ ہوئی ہے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ جلد مکمل کرنے کا ارادہ رکھتی ہے۔

(ج) مذکورہ Gymnasium کا رقبہ دو ایکڑ پر محیط ہے اور اس کی تعمیر پر ابھی تک ۔/3,25,00,000 روپے لاگت آئی ہے۔

(د) مذکورہ Gymnasium میں باسکٹ بال، والی بال، جوڈو کراٹے، تائیکوانڈو، بیڈمنٹن، ٹیبل ٹینس کھیلنے کی سہولت میسر ہو گی۔

چاول کی امدادی قیمت مقرر کرنے سے متعلقہ تفصیلات

109: میاں خرم جہانگیر وٹو: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا حکومت چاول کی مدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے تو اس حوالے سے ایوان کو آگاہ کیا جائے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

دھان کی فی ایکڑ پیداوار پچھلے پانچ سال میں 33.3 من سے 34.08 من ہو گئی ہے جس سے فی ایکڑ منافع میں اضافہ ہوا ہے۔

علاوہ ازیں حکومت مشینری اور پانی کی مد میں بھی کافی رقم خرچ کر رہی ہے۔ چاول کی طلب مقامی منڈی میں بھی بہت ہے اور اس کی قیمتیں بھی مستحکم ہیں اس لئے صوبائی حکومت چاول کی امدادی قیمت مقرر کرنے کا ارادہ نہیں رکھتی۔

منڈی بہاؤالدین: ملکوال میں کھیلنے کے گراؤنڈ سے متعلقہ تفصیلات

506: جناب شفقت محمود: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ملکوال ضلع منڈی بہاؤالدین کے اندر کھیلنے کے لئے کوئی گراؤنڈ موجود نہ ہے؟

(ب) کیا گورنمنٹ مذکورہ شہر میں کوئی گراؤنڈ بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے۔

(ب) حکومت پنجاب محکمہ سپورٹس کے بجٹ 16-2015 میں تحصیلوں کی سطح پر سٹیڈیم کی تعمیر کے منصوبہ جات میں ضلع منڈی بہاؤالدین کی تحصیل ملکوال میں سٹیڈیم کی تعمیر کا منصوبہ شامل ہے۔

ضلع راجن پور میں پختہ کھالوں سے متعلقہ تفصیلات

115: سردار علی رضا خان دریشک: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع راجن پور میں کتنے کھال پختہ ہیں؟

(ب) سال 2010 تا 2013 حلقہ پی پی-247 میں کتنے کھال پختہ کئے گئے ہیں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالوں کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کا طریق کار بتایا جائے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع راجن پور میں اب تک 1,401 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔

(ب) حلقہ پی پی-247، راجن پور میں مذکورہ عرصہ کے دوران 17 کھالہ جات کو پختہ کیا گیا ہے۔

(ج) مذکورہ حلقہ میں اس وقت 5 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے جن کی تفصیل جز(الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

کھالہ جات کی اصلاح کے لئے درج ذیل طریق کار وضع کیا گیا ہے۔

- شعبہ اصلاح آبپاشی کا عملہ زیر اصلاح کھال پر ایک انجمن اصلاح آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جسے اصلاح آبپاشی اور انجمن آبپاشاں آرڈیننس / ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔
- انجمن آبپاشاں متعلقہ ضلعی آفیسر (اصلاح آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔ اس میں رقوم کی ادائیگی سمیت دیگر امور کی تفصیل بھی درج ہوتی ہے۔
- اصلاح آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کر کے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ، جو کہ اس وقت نیسپاک (NESPAK) ہے، تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔
- انجمن آبپاشاں، سرکاری کھال کے پختہ کئے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرا دیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑی بوٹیاں صاف کر کے اسے محکمانہ معیار کے مطابق از سرِ نو دوبارہ تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کے لئے بیڈ تیار کرتی ہے۔
- کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگہوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔
- کھال کو منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق منتخب جگہوں سے پختہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ اصلاح آبپاشی کا عملہ، کھال کی تعمیر کے لئے فنی معاونت فراہم کرتا ہے اور کام کے فنی معیار کو قائم رکھنے کے لئے کھال کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔ کھال کے معیار کے مطابق تکمیل ضلعی آفیسر (اصلاح آبپاشی) کی رپورٹ مشاورتی ادارے 'نیسپاک' کی تصدیق کے بعد ہی مصدقہ تسلیم کی جاتی ہے۔

فیصل آباد میں ہاکی گراؤنڈز کی تفصیلات

527: میاں طاہر: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد میں ہاکی کے گراؤنڈ کہاں کہاں واقع ہیں؟

(ب) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے کتنے ٹورنامنٹ سال 14-2013 اور 15-2014 کے دوران منعقد کروائے گئے اور ان پر کتنی رقم حکومت نے خرچ کی، تفصیل بتائی جائے۔

(ج) کیا حکومت ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے کھیل کے فروغ کے لئے کوئی اقدامات اٹھانے کا ارادہ رکھتی ہے، تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں؟

وزیر تعلیم، امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے 44 گراؤنڈز موجود ہیں جن کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے سال 14-2013 میں 7 ٹورنامنٹ منعقد ہوئے جس پر گورنمنٹ کے مبلغ -/2,25,000 روپے خرچ ہوئے۔

سال 15-2014 میں 3 ٹورنامنٹ منعقد ہوئے جس پر گورنمنٹ کے مبلغ -/92,500 روپے خرچ ہوئے۔

(ج) ضلع فیصل آباد میں ہاکی کے فروغ کے لئے درج ذیل 3 عدد ہاکی گراؤنڈز زیر تعمیر ہیں۔

1۔ ہاکی گراؤنڈ ملٹی پرپز سٹیڈیم چک جھمرہ
2۔ ہاکی گراؤنڈ منی سٹیڈیم ساہیانوالہ
3۔ ہاکی گراؤنڈ ملٹی پرپز سٹیڈیم رجانہ روڈ سمندری

انٹرنیشنل لیول کے ہاکی سٹیڈیم میں بلیو ٹرف بچھانے کے لئے حکومت پنجاب کو سفارشات بھجوائی جا چکی ہیں۔

ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں سے متعلقہ تفصیلات

281: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ):** کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد کتنی ہے؟

(ب) ان مارکیٹ کمیٹیوں کی سال 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کی آمدن اور اخراجات بتائیں؟

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے ایڈمنسٹریٹرز اور چیئرمینوں کے نام اور عرصہ تعیناتی سے آگاہ کریں نیز کتنے عرصہ کے لئے تعیناتی ہوتی ہے؟

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کے دوران کتنی رقم کن کن ترقیاتی منصوبوں پر خرچ کی ہے، تفصیل سے وضاحت کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع ساہیوال میں مارکیٹ کمیٹیوں کی تعداد 3 ہے جو کہ ساہیوال، چیچہ وطنی اور کسووال ہیں۔

(ب) ان تینوں مارکیٹ کمیٹیوں کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔ مارکیٹ کمیٹی ساہیوال

سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2011-12	19کروڑ95لاکھ34ہزار312	95لاکھ17ہزار979
2012-13	1کروڑ17لاکھ69ہزار967	18کروڑ93لاکھ72ہزار972
2013-14	77لاکھ60ہزار676	1کروڑ8لاکھ44ہزار92

2۔ مارکیٹ کمیٹی چیچہ وطنی

سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2011-12	77لاکھ21ہزار346	74لاکھ88ہزار825
2012-13	84لاکھ70ہزار371	90لاکھ97ہزار480
2013-14	85لاکھ88ہزار404	83لاکھ50ہزار995

3۔ مارکیٹ کمیٹی کسووال

سال	آمدن (روپوں میں)	اخراجات (روپوں میں)
2011-12	20لاکھ82ہزار771	20لاکھ76ہزار416
2012-13	22لاکھ30ہزار305	22لاکھ59ہزار938
2013-14	20لاکھ19ہزار110	20 لاکھ53ہزار344

(ج) ان مارکیٹ کمیٹیوں کے چیئرمینوں کے نام اور عرصہ تعیناتی کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	نام چیئرمین	نام مارکیٹ کمیٹی	عہدہ	تاریخ تعیناتی
1	اکرام الحق زاہد بھٹی	ساہیوال	چیئرمین	18.08.2011
2	ساجد علی بھٹی	چیچہ وطنی	چیئرمین	18.08.2011
3	چوہدری محمد زمان کلا	کسووال	چیئرمین	18.08.2011

چیئرمین کی تعیناتی تین سال کے لئے ہوتی ہے۔ موجودہ چیئرمینوں کی عرصہ تعیناتی ایک ماہ قبل ختم ہو چکی ہے۔

(د) ان مارکیٹ کمیٹیوں نے 12-2011، 13-2012 اور 14-2013 کے دوران ترقیاتی منصوبوں پر کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

فیصل آباد: محکمہ آثار قدیمہ کی عمارات، مقامات اور عملہ سے متعلقہ تفصیلات

528: میاں طاہر: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد محکمہ آثار قدیمہ کو ضلع فیصل آباد میں کون کون سی عمارات، مقامات صوبہ کو منتقل ہوئے ہیں، ان مقامات، عمارات کے نام اور جگہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) کیا یہ درست ہے کہ عمارات، مقامات کے ساتھ عملہ بھی منتقل ہوا ہے جو ان کی نگرانی دیکھ بھال کرتے ہیں، تفصیل عہدہ، گریڈوار اور سامان کی تفصیل بھی فراہم کریں؟

(ج) ان عمارات، مقامات کی دیکھ بھال پر صوبائی حکومت نے سال 2012-13، 2013-14 اور 2014-15 کے دوران کتنی رقم خرچ کی ہے، تفصیل سال اور جگہ وار فراہم کریں؟

وزیر تعلیم، امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) اٹھارہویں ترمیم سے قبل وفاقی حکومت کے ماتحت محکمہ آثار قدیمہ نے ضلع فیصل آباد میں کسی عمارت یا آثار قدیمہ کو تاریخی ورثہ قرار نہ دیا تھا لہٰذا اٹھارہویں ترمیم کے تحت ضلع فیصل آباد میں کوئی تاریخی عمارت محکمہ آثار قدیمہ، حکومت پنجاب کو منتقل نہ ہوئی ہے۔

(ب) اٹھارہویں ترمیم کے بعد چونکہ ضلع فیصل آباد میں واقع کوئی تاریخی عمارت محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کو منتقل نہیں ہوئی لہٰذا نگرانی اور دیکھ بھال کرنے والے ملازمین و سامان مہیا نہ ہوا ہے۔

(ج) درج بالا جوابات میں بتایا جا چکا ہے کہ ضلع فیصل آباد میں واقع کوئی عمارت محکمہ آثار قدیمہ پنجاب کو منتقل نہیں ہوئی ہے اس لئے محکمہ ہذا نے مذکورہ سالوں میں کوئی رقم خرچ نہ کی ہے۔

تحصیل فورٹ عباس میں سیم سے متاثرہ اراضی سے متعلقہ تفصیلات

363: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) تحصیل فورٹ عباس سیم سے متاثرہ اراضی کتنی ہے اور کتنے عرصہ سے ہے؟

(ب) کیا حکومت نے اس سیم زدہ اراضی کو قابل کاشت بنانے کا کوئی منصوبہ بنایا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) تحصیل فورٹ عباس کا تقریباً 5ہزار ایکڑ سے زائد رقبہ 1986 سے سیم زدہ ہے جو کہ کامرانی بنگلہ سے شروع ہو کر ولر بنگلہ تک پھیلا ہوا ہے۔

(ب) جنوبی پنجاب میں کلراٹھی زمینوں کی بحالی کے سلسلے میں ایک منصوبہ
Strengthening of Soil Salinity Research on Salt Affected Soil & Brackish Water in the Southern Punjab

برائے مالی سال 11-2010 سے 13-2012 کے دوران 4 کروڑ 83 لاکھ 58 ہزار روپے سے مکمل کیا گیا۔

اس منصوبے کے تحت رحیم یار خان میں سوائل سلینیٹی ریسرچ سٹیشن قائم ہوا جس میں 55 ایکڑ رقبے پر نمائشی پلاٹ لگائے گئے۔

اسی منصوبے کو جاری رکھتے ہوئے 14-2013 کے دوران حکومت پنجاب کی معاونت سے جپسم اور دیگر پیداواری مداخل فراہم کر کے جنوبی پنجاب کے پانچ اضلاع بہاولنگر، ملتان، مظفر گڑھ، لیہ اور رحیم یار خان میں کاشتکاروں کے اشتراک سے 64 لاکھ 49ہزار روپے سے ایک ہزار ایکڑ رقبے کی اصلاح کی۔ مالی سال 15-2014 میں بھی یہی سٹیشن 98 لاکھ 85ہزار روپے سے مزید ایک ہزار ایکڑ رقبے کی کسانوں کے اشتراک سے اصلاح کر رہا ہے۔

ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمنیزیم سے متعلقہ تفصیلات

538: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمنیزیم تعمیر کیا گیا ہے اس پر کل کتنی لاگت آئی ہے؟

(ب) اس جمنیزیم کی تعمیر کس سال میں شروع ہوئی اور کس سال میں مکمل ہوئی؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس جمنیزیم میں ابھی تک کھیل اور ورزش کی سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں، تفصیلات سے ایوان کو آگاہ کریں؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) درست ہے کہ ٹوبہ ٹیک سنگھ میں جمنیزیم تعمیر کیا گیا ہے اس جمنیزیم پر 42.833 ملین روپے لاگت آئی ہے۔

(ب) اس جمنیزیم کی تعمیر سال 2006 میں شروع ہوئی اور تکمیل جون 2012 میں ہوئی۔

(ج) درست ہے کہ اس جمنیزیم میں ابھی تک کھیل اور ورزش کی سرگرمیاں شروع نہیں ہو سکیں کیونکہ یہ جمنیزیم ابھی تک محکمہ سپورٹس کو handover نہیں کیا گیا کیونکہ ابھی اس کی Third Party Validation ہونا باقی ہے۔

ضلع اٹک میں سال 2004 سے اب تک کاشت رقبہ کی تفصیلات

454: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع اٹک میں گزشتہ دس سالوں میں کتنا رقبہ کاشت ہوا ہے اور ابھی مزید کتنا رقبہ قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے؟

(ب) محکمہ زراعت ضلع اٹک میں بنجر رقبہ کو قابل کاشت بنانے کے لئے کیا اقدامات اٹھائے گئے ہیں؟

(ج) ای ڈی او زراعت ضلع اٹک کو گزشتہ مالی سال کے دوران کتنا بجٹ دیا گیا اور یہ بجٹ کون کون سی مد میں خرچ کیا گیا؟ تفصیل بتائی جائے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) گزشتہ دس سال کے دوران ضلع اٹک میں مندرجہ ذیل رقبہ کاشت کیا گیا۔

سال	کاشتہ رقبہ (ایکڑ)
2004-05	345883
2005-06	362582
2006-07	457290
2007-08	476953
2008-09	501318
2009-10	407772
2010-11	462729
2011-12	489182
2012-13	503646
2013-14	494343

ضلع اٹک میں اس وقت مزید 199048 ایکڑ زمین ہے جو زیر کاشت لانے کے قابل ہے جس کو مشینری کے استعمال اور پانی کی دستیابی بہتر بنا کر قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

(ب)

تکمیل کردہ کاموں کی تفصیل

نمبر شمار	سال	دیواریں /پکی اور کچے پتھروں کی تفصیل	سپل وے	جی آئی وائر سپر	پختہ نکاس	ٹوٹل کام	قابل کاشت رقبہ (ایکڑ)
1	2004-05	7	21	0	0	28	168
2	2005-06	11	08	05	02	26	156
3	2006-07	27	18	06	02	53	318
4	2007-08	20	21	05	03	49	294
5	2008-09	26	17	05	01	49	294
6	2009-10	18	20	05	01	44	264
7	2010-11	16	23	02	02	43	258
8	2011-12	19	12	06	08	45	270
9	2012-13	14	16	13	05	48	288
10	2013-14	14	24	12	0	50	300
	کل ٹوٹل	172	180	59	24	435	2610

دفتر ہذا نے مختلف سکیموں کے تحت درج ذیل کام کروائے گئے۔

نمبر شمار	سال	منی ڈیم	پانڈز	لفٹ اریگیشن سکیم	کنواں جات	ٹوٹل کام	قابل کاشت رقبہ (ایکڑ)
1	2004-05	7	21	0	0	28	168
2	2005-06	11	08	05	02	26	156
3	2006-07	27	18	06	02	53	318
4	2007-08	20	21	05	03	49	294
5	2008-09	26	17	05	01	49	294
6	2009-10	18	20	05	01	44	264

(ج) ایگزیکٹو ڈسٹرکٹ آفیسر زراعت اٹک مالی سال 14-2013 بجٹ و اخراجات کی تفصیل:

بجٹ کوڈ	بجٹ مد	بجٹ الاٹمنٹ	خرچ
A011-1	تنخواہ آفیسر	776000	519723
A01151	تنخواہ عملہ	982000	735747
A01201	کل الاؤنس	1863000	1204970
A01274	میڈیکل چارجز	20000	0
A13001	گاڑی مرمت	90000	76385
A13101	مینٹینیس اینڈ ایکیوپمنٹس	15000	2600
A13201	فرنیچر مرمت	5000	0
A03805	ٹی اے	200000	178235
A03806	کرایہ ٹرانسپورٹ	5000	0
A03807	پٹرول	400000	358664
A03202	ٹیلیفون	45000	32944
A03201	ڈاک ٹکٹ	8000	8000
A03901	سٹیشنری	60000	52778

A03902	پرنٹنگ	10000	2160
A03905	اخبار	6000	3912
A03906	وردی ڈرائیور	6000	0
A03407	ٹوکن ٹیکس سرکاری گاڑی	5000	3000
A03907	اخبار اشتہارات	30000	0
A03942	سٹور اشیاء	15000	12802
A03970	متفرق	45000	40493
	کل بجٹ و اخراجات	4586000	3232413

ضلع چنیوٹ میں تاریخی عمارات سے متعلقہ تفصیل

560: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع چنیوٹ میں کل کتنی تاریخی عمارتیں ہیں نیز ان تاریخی عمارتوں کے کیا کیا نام ہیں مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع چنیوٹ میں تمام تاریخی عمارتیں گورنمنٹ پنجاب کی ملکیت ہیں؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ ضلع میں چند ایک تاریخی عمارتیں حکومت پنجاب کی تحویل میں ہیں جبکہ دیگر باقی عمارتیں حکومت پاکستان کے کنٹرول میں ہیں؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع چنیوٹ میں درج ذیل تاریخی عمارات محفوظ قرار دی گئی ہیں۔

1۔ شاہی مسجد (چنیوٹ شہر)
2۔ گلزار محل (چنیوٹ شہر)
3۔ دو تاریخی مقامات (پہاڑ راک کارونگ) تحصیل چنیوٹ
4۔ مقبرہ شاہ برہان

(ب) ضلع چنیوٹ میں واقع درج ذیل تاریخی عمارات حکومت پنجاب کی ملکیت ہیں۔

1۔ شاہی مسجد چنیوٹ (محکمہ اوقاف)
2۔ مقبرہ شاہ برہان (محکمہ آثار قدیمہ)
3۔ راکس کارونگ (محکمہ مائنز اینڈ منرل)
4۔ گلزار محل (پرائیویٹ ملکیت)

(ج) ضلع چنیوٹ میں واقع تاریخی عمارات شاہی مسجد اور راکس کارونگ حکومت پنجاب کی تحویل میں ہیں جبکہ مقبرہ شاہ برہان اٹھارہویں ترمیم کے بعد وفاقی حکومت کے تحت محکمہ آثار قدیمہ و میوزیم سے محکمہ آثار قدیمہ حکومت پنجاب کو منتقل ہوا۔

محکمہ زراعت کی طرف سے کسانوں کو فراہم کی جانے والی سہولیات کی تفصیلات

457: جناب محمد شاویز خان: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کسانوں کو کون کون سی سہولتیں فراہم کرتا ہے، تفصیل بیان کریں؟

(ب) کیا کسانوں میں شعور اجاگر کرنے کے لئے کوئی مہم بھی چلائی جاتی ہے اور اگر کوئی مہم چلائی جاتی ہے تو اس کی نوعیت کیا ہوتی ہے؟

(ج) کسانوں کی شکایت کے ازالہ کا کیا طریق کار ہے اور اس سال کتنے کسانوں کی شکایت دور کی گئی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) محکمہ زراعت پنجاب کی طرف سے کسانوں کو فراہم کی گئی سہولتوں کی تفصیل (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) کسانوں میں شعور اُجاگر کرنے کے لئے مندرجہ ذیل اقدامات کئے جاتے ہیں۔

- کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگہوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔
- کسانوں کے ساتھ انفرادی واجتماعی رابطے پیدا کئے جاتے ہیں اور جدید پیداواری ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جاتا ہے۔
- ہر گاؤں کی سطح پر تربیت کے دوران کاشتکاروں کو مختلف فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی سے آگاہی فراہم کی جاتی ہے اور چھپا ہوا لٹریچر بھی مہیا کیا جاتا ہے۔
- مختلف فصلات کے اہم مراحل پر فارمرڈے منائے جاتے ہیں اور کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جاتا ہے۔
- تمام بڑی فصلات کی پیداواری ٹیکنالوجی کی ترویج کے لئے کاشتکاروں کے کھیتوں پر نمایاں جگہوں پر نمائشی پلاٹس لگائے جاتے ہیں تاکہ وہ جدید کاشتکاری کو اپنی آنکھوں سے دیکھ کر جدید زراعت کی طرف توجہ کریں۔

(ج) شکایات کے ازالہ کا طریق کار اور شکایات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

- کسانوں کو اپنے کھیت کی پیداوار کے متعلق کوئی بھی مسئلہ ہوتا ہے تو وہ محکمہ زراعت سے رابطہ کرتا ہے جہاں اس کو فوری حل بتا دیا جاتا ہے۔ اگر موقع پر مسئلہ کا حل نظر نہ آئے تو متعلقہ فصل کے اعلیٰ ماہرین سے رابطہ کر کے اس کا حل تلاش کیا جاتا ہے اور کسان کو وہ حل بتایا جاتا ہے۔

- محکمہ زراعت کی فری ہیلپ لائین(0800-15000)اور(0800-29000)پر سال 2013-14کے دوران کل12543 ٹیلیفونز کالز موصول ہوئیں اور سب کے جوابات دیئے گئے۔
- گاؤں گاؤں تربیت کے دوران کاشتکار زراعت کے افسران سے بالمشافہ اپنے مسائل کا حل پوچھتے ہیں۔
- محکمہ زراعت نے کاشتکاروں کی راہنمائی کے لئے ایک نئے پراجیکٹ "پلانٹ کلینک"کا آغاز کیا ہے۔ جس میں زراعت آفیسر ایک نمایاں اور کھلی جگہ پر اپنا دفتر لگاتے ہیں۔جہاں کاشتکاران کے پاس اپنے مسائل لاتے ہیں۔پودوں پر لگی ہوئی بیماریوں اور کیڑوں کے حملہ یا دیگر مسائل کی نشاندہی کر کے ان کا مناسب حل بتایا جاتا ہے۔

صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر میں تاریخی عمارات کی منتقلی سے متعلقہ تفصیلات

606: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) اٹھارہویں ترمیم کے بعد سال 2011 میں صوبائی دارالحکومت سمیت صوبہ بھر کی کون کون سی تاریخی عمارات / مقامات محکمہ ہذا کو منتقل کی گئیں ان کے نام، جگہ اور ان کا رقبہ کی تفصیل بتائیں؟

(ب) ان عمارات / مقامات کے ساتھ ساتھ کتنا سٹاف اور سامان محکمہ کو منتقل ہوا، مکمل تفصیل بتائی جائے؟

(ج) اگر ان عمارات / مقامات کی دیکھ بھال کے لئے صوبائی حکومت کو رقم بھی دی گئی تھی تو اس کی تفصیل بتائیں؟

(د) ان مقامات / عمارات کی دیکھ بھال کے لئے مالی سال2012-13، 2013-14 اور 2014-15کے دوران صوبائی حکومت نے جو رقم خرچ کی،اس کی تفصیل جگہ اور سال وار بتائیں؟

وزیر تعلیم،امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) کل149 عدد تاریخی عمارات پنجاب حکومت کو منتقل ہوئیں۔لسٹ فلیگ(اے)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان عمارات / مقامات کے ساتھ کل398اسامیاں منتقل ہوئیں جن پر364ملازمین ڈیوٹی سرانجام دے رہے تھے۔34اسامیاں خالی تھیں۔لسٹ فلیگ(بی)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

1۔	فرنیچر آئٹمز	1105عدد	2۔	مشینری وغیرہ	351عدد
3۔	ٹولز اینڈ پلانٹس	114عدد	4۔	نوادرات	45,222عدد
5۔	لائبریری کتب	15335عدد	6۔	لیبارٹری انسٹرومنٹس	102عدد
7۔	گاڑیاں	17عدد			

لسٹ فلیگ(سی)ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) کوئی رقم نہیں دی گئی۔

(د)

سال	غیر ترقیاتی اخراجات	ترقیاتی اخراجات
2012–13	(ریگولر خرچہ)(لسٹ فلیگ "ڈی" ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے) 105.312ملین	20.744ملین
2013–14	101.106ملین	32.429ملین
2014–15	117.775ملین	88.000ملین

حلقہ پی پی۔113(گجرات)میں کھال پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

534: میاں طارق محمود: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) یکم جنوری2011سے آج تک پی پی۔113 ضلع گجرات میں کتنے کھال پختہ کئے گئے ان پر کتنی رقم خرچ ہوئی؟

(ب) اس سلسلہ میں جو رقم حصہ داروں اور زمینداروں کے ذمہ ہے اگر ہے تو کتنی رقم بقایا ہے؟

(ج) موجودہ مالی سال میں پختہ کھال بنانے کے لئے کتنی رقم رکھی گئی ہے اگر نہیں تو اس کی کیا وجہ ہے نیز اس حلقہ میں ابھی کتنے کھالہ جات پختہ نہ ہیں ان کے نام اور گاؤں بتائیں؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) حلقہ پی پی۔113 گجرات میں یکم جنوری2011 سے2012–13–14 تک پانچ کھال پختہ کئے گئے اور ان پر59لاکھ39ہزار162روپے خرچ ہوئے۔

(ب) متعلقہ حصہ داروں اور زمینداروں کے ذمہ کوئی رقم بقایا نہ ہے۔

(ج) موجودہ مالی سال میں چھ کھال تعمیر کئے جائیں گے اور اس کے لئے تقریباً 70 لاکھ روپے رکھے گئے ہیں جن کی تفصیل اس طرح سے ہے:

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع
1	21980/R	شیخوچک
2	17283/R	شیخوچک
3	28240/R	وراچانوالا
4	20955/R	کھوجہ
5	28288/R	سکریالی
6	17283/R	شیخوچک

مذکورہ حلقہ میں ابھی تک 24 کھالہ جات پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ ان کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

قصبہ ملکہ ہانس پاکپتن میں سٹیڈیم سے متعلقہ تفصیلات

773: جناب احمد شاہ کھگہ: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا قصبہ ملکہ ہانس ضلع پاکپتن میں کھیلوں کے لئے کوئی سٹیڈیم موجود ہے؟

(ب) اگر نہیں تو کیا حکومت وہاں پر بچوں کو فٹ بال، کرکٹ، ہاکی اور باسکٹ بال جیسی سرگرمیوں کو فروغ دینے کے لئے سٹیڈیم بنانے کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں! یہ بالکل درست ہے کہ قصبہ ملکہ ہانس ضلع پاکپتن میں کھیلوں کے لئے کوئی سٹیڈیم موجود نہ ہے۔

(ب) گزارش ہے کہ قصبہ ملکہ ہانس ضلع پاکپتن کھیلوں کے لئے سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے بحوالہ وزیراعلیٰ ڈائریکٹو نمبری DS(W)/CMO/14/AA-164/048648 مورخہ 24-12-14 جناب اسسٹنٹ کمشنر پاکپتن کو حصول رقبہ برائے تعمیر سٹیڈیم کے لئے دفتر ڈسٹرکٹ سپورٹس آفیسر، پاکپتن کی طرف سے مراسلہ نمبری 6/DSO/PK/15 مورخہ 22-01-2015 اور نمبری DSO/PK/15/10 مورخہ 12-02-2015 کاپی ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔ تحریر کیا گیا ہے لیکن آج تک محکمہ مال کی جانب سے رقبہ کے حصول

کے لئے کسی قسم کی کوئی تحریری اطلاع موصول نہ ہوئی ہے۔رقبہ مل جانے پر کھیلوں کے لئے قصبہ ملکہ ہانس پاکپتن میں سٹیڈیم کی تعمیر کے لئے کارروائی شروع کر دی جائے گی۔

ساہیوال میں کھالہ جات پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

543: جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ): کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع ساہیوال میں سال 2008 سے اب تک جن کھالہ جات کو پختہ کیا گیا، ان کے نام و مقام سے آگاہ کریں؟

(ب) ان کھالہ جات کو پختہ کرنے کے لئے کتنے اخراجات ہوئے، نالہ وار تفصیل بیان کریں؟

(ج) ان کھالہ جات کے لئے سال 2008 سے اب تک کتنا بجٹ فراہم کیا گیا؟

(د) مذکورہ ضلع میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں کئے گئے ان کو کب تک پختہ کر دیا جائے گا؟

(ہ) 15-2014 کے دوران کتنے اور کون کون سے کھالہ جات پختہ کئے جائیں گے، نام و مقام سے آگاہ کریں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ضلع ساہیوال کے کل 622 کھالہ جات میں سے سال 2008 سے اب تک 310 کھالہ جات پختہ کئے جا چکے ہیں۔ تفصیل (الف/ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے مبلغ 31 کروڑ 27 لاکھ 46 ہزار 551 روپے خرچ ہوئے۔ کھالہ وار تفصیل (الف/ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) ان کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کے لئے 2008 سے لے کر اب تک مبلغ 31 کروڑ 27 لاکھ 46 ہزار 551 روپے کا بجٹ فراہم کیا گیا۔

(د) کل 622 کھالہ جات میں سے سال 2008 سے اب تک 312 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں۔ حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ" (PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات جن میں زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کی آئندہ سالوں میں اصلاح کر دی جائے گی۔

(ہ) 2014-15 کے دوران 42 کھالہ جات پر اصلاح و پختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ج) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

سپورٹس کی مد میں فراہم کردہ رقم سے متعلقہ تفصیلات

800: **محترمہ فائزہ احمد ملک**: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) حکومت نے سال 2013-14 اور 2014-15 کے دوران کل کتنی رقم سپورٹس کی مد میں مختص کی تھی؟

(ب) ان سالوں کے دوران صوبہ میں ضلع وار کتنی رقم فراہم کی گئی؟

(ج) ضلع لاہور کو کتنی رقم ان سالوں کے دوران دی گئی؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) حکومت نے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد کروانے کے لئے سال 2013-14 کے دوران۔/20,00,000 روپے اور سال 2014-15 کے دوران ۔/51,00,000 روپے سپورٹس مد میں مختص کئے تھے۔

(ب) حکومت نے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد کروانے کے لئے سال 2013-14 کے دوران۔/20,00,000 روپے اور سال 2014-15 کے دوران ۔/51,00,000 روپے سپورٹس مد میں مختص کئے تھے۔

(ج) حکومت نے ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو کھیلوں کی سرگرمیاں منعقد کروانے کے لئے سال 2013-14 کے دوران۔/20,00,000 روپے اور سال 2014-15 کے دوران ۔/51,00,000 روپے سپورٹس مد میں مختص کئے تھے۔

حلقہ پی پی۔222 میں کھالہ جات پختہ کرنے سے متعلقہ تفصیلات

544: **جناب محمد ارشد ملک (ایڈووکیٹ)**: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پی پی۔222 ضلع ساہیوال میں کتنے کھالہ جات پختہ ہیں؟

(ب) 2011-12 تا 2013-14 حلقہ کے کتنے کھالہ جات پختہ کئے گئے ان کے نمبر اور گاؤں مع تخمینہ لاگت کی تفصیل سے آگاہ کریں؟

(ج) اس وقت حلقہ ہذا میں کن کن کھالہ جات کو پختہ کرنے کا کام جاری ہے نیز کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے کسانوں سے کتنے فیصد رقم وصول کی جاتی ہے؟

(د) مذکورہ حلقہ میں کتنے کھالہ جات ایسے ہیں جو ابھی تک پختہ نہیں ہو سکے، کیوں اور کب تک پختہ کر دیئے جائیں گے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) متعلقہ حلقہ میں218 کھالہ جات پختہ ہیں۔

(ب) 12-2011تا14-2013 میں مذکورہ حلقہ کے آٹھ کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کی گئی ہے جن کی تفصیل مع تخمینہ لاگت (الف) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ج) رواں مالی سال کے دوران حلقہ ہذا میں مزید آٹھ کھالہ جات کی اصلاح وپختگی کا کام جاری ہے۔ تفصیل (ب) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔
مزید برآں کھالوں کو پختہ کرنے کے لئے حکومت کسانوں سے کوئی رقم وصول نہیں کرتی۔ تاہم اس کام کے لئے راج گیر اور مزدوروں کے کل اخراجات بذمہ حصہ داران کھال ہوتے ہیں جو وہ خود ہی اکٹھے کر کے خود ہی خرچ کرتے ہیں۔ اس کے علاوہ کچے کھال کی اصلاح بھی کاشتکاروں کے ذمہ ہوتی ہے۔

(د) مذکورہ حلقہ میں23 کھالہ جات ابھی تک پختہ نہ کئے گئے ہیں جس کی وجوہات کاشتکاروں کا اصلاح کے لئے درکار اپنے حصے کا کام نہ کرنا اور زمینداروں کے آپس کے تنازعات ہیں۔ حکومت پنجاب کے پروگرام "پنجاب میں آبپاش زراعت کی پیداواری صلاحیت بڑھانے کا منصوبہ"(PIPIP) کے تحت زیادہ سے زیادہ غیر اصلاح شدہ کھالہ جات جن میں زمینداران / حصہ داران اپنے حصے کا کام اور کچے کھال کی اصلاح کر لیں گے، کی آئندہ سالوں میں اصلاح کر دی جائے گی۔

لاہور: سٹیڈیم اور گراؤنڈز سے متعلقہ تفصیلات

801: محترمہ فائزہ احمد ملک: کیا وزیر امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) ضلع لاہور میں کتنے سٹیڈیم اور گراؤنڈز کس کس کھیل کے ہیں؟

(ب) سال 14۔2013 اور 15۔2014 میں ان گراؤنڈ اور سٹیڈیم کی دیکھ بھال اور تعمیر و مرمت پر جو رقم خرچ کی گئی، اس کی تفصیل سال وار اور گراؤنڈ وار بتائیں؟

(ج) سال 15۔2014 کے دوران کتنی رقم کھیلوں کے انعقاد پر خرچ ہو گی اور کون کون سے کھیل کہاں کہاں ہوں گے؟

(د) کیا حکومت ضلع لاہور میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈ میں اضافہ کرنے یا نئے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو اس کی وجوہات کیا ہیں؟

وزیر تعلیم، امور نوجواناں و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) ضلع لاہور میں سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تفصیل (Annex A) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کے پاس تفصیل (Annex A) کے مطابق ملکیتی / انتظامی اعتبار سے ضلع لاہور میں کوئی سٹیڈیم اور گراؤنڈ نہ ہے لہٰذا ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور کو گراؤنڈز اور سٹیڈیم کی دیکھ بھال اور تعمیر و مرمت کے لئے فنڈز نہیں ملتے۔

(ج) ڈسٹرکٹ سپورٹس آفس لاہور نے سال 15۔2014 کے دوران -/51,00,000 روپے کھیلوں کے انعقاد پر خرچ کئے کھیلوں کے شیڈول کی تفصیل ساتھ (Annex B) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) حکومت ضلع لاہور میں سپورٹس سٹیڈیم اور گراؤنڈز میں اضافہ کرنے اور نئے تعمیر کرنے کا ارادہ رکھتی ہے نئے سٹیڈیم اور گراؤنڈ کی تفصیل ساتھ (Annex C) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ ایگریکلچر انجینئر نگ کے دفتر کا قیام

574: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) کیا یہ درست ہے کہ ضلع ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ایگریکلچر انجینئر نگ محکمہ کا دفتر عرصہ دراز سے کرایہ کی بلڈنگ میں ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ محکمہ مذکورہ کو ضلعی حکومت کی جانب سے دفتر کے قیام کے لئے اراضی فراہم و مختص کی گئی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ دفتر کے قیام کے لئے مختص کی گئی اراضی کی شرائط کے مطابق اگر ایک مخصوص مدت تک محکمہ اس پر دفتر کی بلڈنگ تعمیر نہیں کرتا تو یہ الاٹمنٹ منسوخ ہو جائے گی، کیا یہ بھی درست ہے کہ یہ مدت اس سال ختم ہو جائے گی؟

(د) کیا محکمہ دفتر کے قیام کے لئے الاٹ شدہ جگہ کو منسوخی سے بچانے کے لئے اس سال دفتر کی تعمیر کے لئے کوئی فنڈ جاری کرنے کا ارادہ رکھتا ہے؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) درست ہے کہ محکمہ ایگریکلچرل انجینئرنگ کا دفتر سال 1984 میں شروع کیا گیا اور وہاں سے زمینداروں کو زمین ہموار کرانے کے لئے بلڈوزر جبکہ ٹیوب ویل ویل ڈرلنگ سے ڈرلنگ پلانٹ مہیا کئے جاتے ہیں اور محکمہ ہر ماہ کرایہ کی مد میں۔/21500 روپے ادا کر رہا ہے۔

(ب) درست ہے۔ دو کنال تین مرلہ اراضی خسرہ نمبر 1/21 مربع نمبر 6 چک نمبر 295 گ ب میں بذریعہ سیکرٹری گورنمنٹ آف پنجاب کالونیز ڈیپارٹمنٹ بحوالہ چھٹی نمبری CS2337 مورخہ 2010-08-20 الاٹ کی گئی ہے۔

(ج) درست ہے سیکرٹری کالونی پنجاب نے اپنے حکم نمبر CS2337 مورخہ 2010-08-20 میں تحریر فرمایا ہے کہ اگر پانچ سال کے اندر مذکورہ الاٹ شدہ رقبہ کے اندر تعمیر نہ کی گئی الاٹمنٹ آڈر منسوخ تصور ہوں گے اور یہ پانچ سالہ مدت مورخہ 2015-08-19 کو ختم ہو رہی ہے۔

(د) دفتر کی تعمیر کا بلڈنگ ڈیپارٹمنٹ سے دسمبر 2014 میں تخمینہ جو کہ مبلغ 81 لاکھ 79 ہزار روپے بنوا کر (PC.1) کے ہمراہ مع مکمل کاغذات بذریعہ ڈائریکٹر جنرل ایگریکلچر (فیلڈ) پنجاب لاہور کی چھٹی نمبری Mech/XV-7-9/911 مورخہ 2014-08-12 کے تحت گورنمنٹ آف پنجاب، ایگریکلچرل ڈیپارٹمنٹ، لاہور کو بھیجے گئے ہیں۔ یہ درست ہے کہ اس مد میں ابھی تک کوئی رقم مختص نہ کی گئی ہے۔

ضلع حافظ آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے فنڈز کی فراہمی سے متعلقہ تفصیلات

843: باؤ اختر علی: کیا وزیر امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت از راہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

کیا ضلع حافظ آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے سال12۔2011کے دوران کوئی فنڈز فراہم کیا گیا تو کس کس مد میں خرچ ہوا، سال وار تفصیل بیان کریں؟

وزیر تعلیم، امور نوجوانان و کھیلیں، آثار قدیمہ اور سیاحت (رانا مشہود احمد خان):

(الف) جی ہاں، ضلع حافظ آباد میں کھیلوں کے فروغ کے لئے ڈسٹرکٹ گورنمنٹ کی طرف سے 1800000 روپے برائے سال12-2011 مختص کئے گئے۔ اخراجات تفصیل مندرجہ ذیل ہے:

فنڈز کی تفصیلات	اخراجات
اخراجات 2011-07-1تا2011-12-31ٹی اے، ڈی اے تائیکوانڈو کھلاڑی، جو جتسو حافظ آباد ٹیم کی پنجاب میں شمولیت سامان کرکٹ، انڈر15 سال ٹیبل ٹینس ٹیم	29062/-
2012-1-1 تا 2012-06-30اخراجات چیف منسٹر سپورٹس فیسٹیول 2012انعامات کیش پرائز ٹرافیاں، ٹریک سوٹ، ٹی اے، ڈی اے برائے انٹر ڈسٹرکٹ سکولز، کالجز، گرلز اینڈ بوائز اور جنرل پبلک سپورٹس مقابلہ جات، انٹر تحصیل مقابلہ جات انتظامی امور اخراجات، کھیلوں کا سامان ریفریشمنٹ ٹینٹ سروس، بنیرز، فلیکس اور دیگر اخراجات	1577567/-
سٹیڈیم کے لئے سامان	139550/-
بحکم جناب ڈی سی او خریدا گیا۔	
الیکٹرک گراس کٹنگ مشین، الیکٹرک وائر، دستی گراس کٹنگ مشین 02، مالی اور بیلدار کے متعلقہ سامان (فوارے، بالٹیاں، کسی، کدال وغیرہ	
ڈی سی او کپ ٹورنامنٹ اور بیڈمنٹن ٹورنامنٹ	50693/-
کل اخراجات	1796872/-

ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں سے متعلقہ تفصیلات

687: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ صوبہ پنجاب میں موجود ایکسپورٹرز نے ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں 250/- روپے فی بوری کا اضافہ کر دیا ہے؟

(ب) کیا یہ بھی درست ہے کہ اس وقت صوبہ پنجاب میں ڈی اے پی کھاد کی ایک لاکھ 40ہزار ٹن ذخائر کی کمی واقع ہو رہی ہے؟

(ج) کیا یہ بھی درست ہے کہ کھلی منڈی میں ایکسپورٹرز بلا جواز کمی کا بہانہ بنا کر۔/250روپے فی بوری اضافہ کے ساتھ فروخت کر رہے ہیں اور نرخ۔/3550 کی بجائے۔/3800روپے مقرر کر دیا گیا ہے؟

(د) اگر جزہائے بالا کا جواب اثبات میں ہے تو کیا حکومت کسانوں کو جلد سے جلد ریلیف دینے کے لئے ڈی اے پی کھاد کی قیمتوں میں فوری کمی کا ارادہ رکھتی ہے، اگر نہیں تو وجوہات بیان کی جائیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) ڈی اے پی کھاد کی قیمت میں حالیہ یکمشت۔/250روپے فی بوری اضافے کی خبر درست نہ ہے بلکہ یہ اضافہ صرف50 روپے سے100روپے تک ہے۔

(ب) نیشنل فرٹیلائزر ڈویلپمنٹ سنٹرNFDC اسلام آباد کے جاری کردہ اعداد و شمار کے مطابق خریف2015 کے آغاز میں ڈی اے پی کے ایک لاکھ 53ہزار ٹن ذخائر موجود تھے جو ملکی ضرورت سے ایک لاکھ ٹن زیادہ ہیں لہٰذاDAP کھاد کے ذخائر میں کوئی کمی نہ ہے۔

(ج) ڈی اے پی کھاد کی فراہمی کا زیادہ تر انحصار درآمدات پر ہے لہٰذا اس کی قیمت میں بین الاقوامی منڈی کے اتار چڑھاؤ کے اثرات ناگزیر ہیں۔ فوجی فرٹیلائزر کمپنی۔/3766روپے، اینگرو فرٹیلائزر۔/3760روپے جبکہ دیگر کمپنیاں۔/3680روپے فی بوری کے حساب سے کسان کوDAP فروخت کر رہی ہیں۔

(د) کھادوں کی قیمتوں کو مناسب سطح پر رکھنے کے لئے ضلع میں موجود ڈی سی او صاحبان کی زیر نگرانی محکمہ زراعت کے ڈپٹی کنٹرولر اور اسسٹنٹ کنٹرولر فرٹیلائزرز کام کر رہے ہیں جو کہ ضلع بھر میں کھادوں کے سٹاک کی مانیٹرنگ کرتے ہیں اور ذخیرہ اندوزی/ملاوٹ/مہنگی کھادیں بیچنے والے ڈیلروں کے خلاف قانونی کارروائی کر کے کھادوں کی بروقت دستیابی کو یقینی بناتے ہیں۔

ڈسکہ سٹی میں پختہ کھالہ جات بنوانے سے متعلقہ تفصیلات

693: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) پختہ کھال بنوانے کا کیا طریق کار ہے اور کم از کم کتنے رقبہ پر پختہ کھال تعمیر کیا جاتا ہے؟

(ب) کیا محکمہ زراعت از خود بھی گاؤں گاؤں جا کر زمینداروں کو مطلع کرتے ہیں کہ حکومت پنجاب کی سکیم برائے پختہ کھالہ جات شروع ہو چکی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار / کاشتکار فائدہ اٹھا سکیں؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) کھال کی کل لمبائی کا 30 فیصد حصہ پختہ کیا جاتا ہے۔ کھالہ جات کی اصلاح و پختگی کا طریق کار اس طرح سے ہے۔

- مختلف فصلات کے اہم مراحل پر فارم ڈے منائے جاتے ہیں اور کاشتکاروں کو جدید ٹیکنالوجی سے روشناس کرایا جاتا ہے۔
- شعبہ اصلاح آبپاشی کا عملہ زیر اصلاح کھال پر ایک انجمن اصلاح آبپاشاں تشکیل دیتا ہے جو کھال کے حصہ داروں پر مشتمل ہوتی ہے۔ جسے اصلاح آبپاشی اور انجمن آبپاشاں آرڈیننس / ایکٹ مجریہ 1981 کے تحت رجسٹرڈ کیا جاتا ہے۔
- انجمن آبپاشاں متعلقہ آفیسر (اصلاح آبپاشی) سے ایک تحریری معاہدہ کرتی ہے جس میں محکمہ اور کاشتکاروں کے مابین فرائض اور ذمہ داریوں کا تعین درج ہوتا ہے۔ اس میں رقوم کی ادائیگی سمیت دیگر امور کی تفصیل درج ہوتی ہے۔
- اصلاح آبپاشی کا عملہ انجمن آبپاشاں کے تعاون سے متعلقہ کھال کا سروے مکمل کر کے تعمیری لاگت کا تخمینہ تیار کرتا ہے جس کی مشاورتی ادارہ، جو کہ اس وقت نیسپاک (NESPAK) ہے، تصدیق کرتا ہے جبکہ اس کی فنی منظوری مجاز اتھارٹی دیتی ہے۔
- انجمن آبپاشاں سرکاری کھال کے پختہ کئے جانے والے حصہ کو چھوڑ کر بقیہ کھال کو گرا دیتی ہے اور کھال کے کناروں سے جملہ جھاڑیاں، سرکنڈہ اور جڑی بوٹیاں صاف کر کے اسے محکمانہ معیار اور تصریحات کے مطابق از سر نو دوبارہ تعمیر کرتی ہے اور پختہ کھال کے لئے بیڈ تیار کرتی ہے۔
- کچے کھال کی محکمانہ معیار کے مطابق اصلاح کے بعد اس میں منظور شدہ جگھوں پر پختہ نکے نصب کئے جاتے ہیں اور پلیاں تعمیر کی جاتی ہیں۔
- کھال کو منظور شدہ ڈیزائن کے مطابق منتخب جگھوں سے پختہ تعمیر کیا جاتا ہے۔ اصلاح آبپاشی کا عملہ کھال کی تعمیر کے لئے فنی معاونت فراہم کرتا ہے اور کام کے فنی معیار کو قائم رکھنے کے لئے کھال کا معائنہ کرتا رہتا ہے۔ کھال کے معیار اور تصریحات کے مطابق تکمیل کی تصدیق مشاورتی ادارے کے بعد ضلعی افسر (اصلاح آبپاشی) کی رپورٹ کے بعد ہی مصدقہ تسلیم کی جاتی ہے۔

- کھال کی پختگی کے لئے مطلوبہ رقم انجمن اصلاح آبپاشاں کے نامزد نمائندگان کے مشترکہ اکاؤنٹ میں تین اقساط میں مندرجہ بالا شرائط پوری کرنے اور ہر مرحلے پر نیسپاک انجینئر کی تصدیق کے بعد جاری کی جاتی ہے۔
- تمام تعمیراتی سامان کی خریداری انجمن اصلاح آبپاشاں خود کرتی ہے۔

(ب) جی ہاں! محکمہ زراعت کے شعبہ اصلاح آبپاشی کا عملہ گاؤں گاؤں جاکر حکومت پنجاب کی طرف سے زمینداروں / کاشتکاروں کو دی جانے والی سہولیات / منصوبہ جات کے بارے میں آگاہ کرتے ہیں۔ مزید برآں اخبارات میں منصوبہ جات کی تشہیر کی جاتی ہے تاکہ زیادہ سے زیادہ زمیندار / کاشتکار فائدہ اٹھا سکیں۔

تحصیل ڈسکہ میں پختہ کھالہ جات سے متعلقہ تفصیلات

694: جناب محمد آصف باجوہ (ایڈووکیٹ): کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ :۔

(الف) حلقہ پی پی۔130 تحصیل ڈسکہ میں سال 14۔2013 میں کتنے کھالہ جات کہاں کہاں پختہ کئے گئے، ان کی تفصیلات دی جائیں؟

(ب) یہ بھی بتایا جائے کہ ہر گاؤں میں مذکورہ عرصہ کے دوران، کتنے کتنے پختہ کھالہ جات تعمیر کئے گئے اور ان پر کتنی رقم خرچ کی گئی؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مذکورہ حلقہ میں سال 14۔2013 میں کل 6 کھالہ جات پختہ کئے گئے ہیں۔ تفصیل اس طرح سے ہے۔

نمبر شمار	کھال نمبر	موضع	خرچ (روپوں میں)
1	6972۔R	جادہ	10لاکھ29ہزار430
2	5350۔R	گوئندکے	2لاکھ55ہزار736
3	11۔TW	راجہ گھمان	2لاکھ50ہزار
4	1154۔TW	بوبکانوالہ	2لاکھ50ہزار
5	272/TW	گوجرہ	2لاکھ50ہزار
6	366/TW	گوجرہ	2لاکھ50ہزار

(ب) اس جز کا جواب جز (الف) میں دے دیا گیا ہے۔

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں داخلہ جات سے متعلقہ تفصیلات

715:جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال15۔2014 میں بی ایس اور ایم ایس سی فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور میتھ میں کتنے طلباء کو داخلہ دیا گیا، سبجیکٹ وار تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ب) ہر مضمون کے لئے کتنے سیکشن بنائے گئے ہیں اور سیکشن میں طلباء کی تعداد کیا ہے اس کی تفصیلات فراہم کی جائیں؟

(ج) کیا یونیورسٹیز میں ایک مضمون میں داخلہ کرنے کے لئے طلباء کی تعداد کی کوئی حد مقرر ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے؟

(د) کیا ہائر ایجوکیشن میں سٹوڈنٹس ٹیچر کے تناسب کے لئے کوئی یارڈ سٹک مقرر ہے اگر ہے تو وہ کیا ہے اس کا تناسب کیا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ پوسٹ گریجویشن کلاسز کو پڑھانے کے لئے اساتذہ کا ضروری نہیں تو ترجیحاً پی ایچ ڈی کی ڈگری کا حامل ہونا ضروری ہے کیا زرعی یونیورسٹی میں اس اہم ضرورت کا خیال رکھا گیا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال15۔2014 میں ایم ایس سی فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور میتھ میں درج ذیل تفصیلات کے مطابق داخلہ دیا گیا:

مضمون	مارننگ پروگرام	ایوننگ پروگرام	ہفتہ وار پروگرام
فزکس	56	368	
کیمسٹری	61	409	
باٹنی	75	147	
زوالوجی	58	414	
میتھ			234

(ب) جہاں تک ہر مضمون کے لئے سیکشن بنانے کا تعلق ہے یہ متعلقہ محکمہ کے کلاس رومز پر منحصر ہے جیسا کہ لیکچر تھیٹر جس میں سیٹوں کی تعداد 100 سے 300 تک ہوتی ہے بڑے کلاس

روم میں80 سے100 تک سٹوڈنٹ اور درمیانے کلاس روم میں50 تک سٹوڈنٹ کی گنجائش ہوتی ہے۔

ایم ایس سی فزکس، کیمسٹری، باٹنی، زوالوجی اور ایم ایس سی میتھ کے مضامین میں بنائے گئے سیکشن اور طلباء کی تعداد درج ذیل ہے:

ایم ایس سی	وقت	سیکشن کی تعداد	طلباء کی تعداد	کل تعداد
فزکس	صبح	1	56	424
	شام	4	87+96+95+90	
کیمسٹری	صبح	2	30+31	470
	شام	3	136+137+136	
باٹنی	صبح	1	75	222
	شام	1	147	
زوالوجی	صبح	2	26+32	472
	شام	6		
میتھ	ہفتہ وار پروگرام	3	76+90+77+58+58+55	234

یہ بات قابل ذکر ہے کہ یونیورسٹی کے پاس لارج لیکچر تھیٹرز ہیں جن میں100 سے300 سیٹوں تک کی گنجائش موجود ہے۔ بڑی کلاسیں ان لارج لیکچر تھیٹرز میں audio visual aid کے ساتھ لگائی جاتی ہیں۔

(ج) زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کے معاملات زرعی یونیورسٹی ایکٹ1973 کے مطابق چلائے جاتے ہیں ایکٹ مذکورہ کی شق نمبر(c)27 مطابق طلباء کے ایڈمشن کے متعلقہ معاملات طے کرنے کی مجاز اتھارٹی اکیڈمک کونسل ہے زرعی یونیورسٹی اکیڈمک کونسل ہر سال یونیورسٹی وسائل کو مدنظر رکھتے ہوئے مختلف مضامین میں طلباء کے داخلے کی حد مقرر کرتی ہے۔ زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں15-2014 میں جو داخلہ جات ہوئے ان سب کو اکیڈمک کونسل کی منظوری حاصل ہے۔

(د) ہائر ایجوکیشن میں پی ایچ ڈی کے لئے سٹوڈنٹس ٹیچر یارڈسٹک مقرر کی ہوئی ہے جو کہ درج ذیل ہے:

ایک فل ٹائم فیکلٹی ممبر زیادہ سے زیادہ پانچ یا مخصوص حالات میں آٹھ طلباء کو سپروائز کر سکتا ہے تاہم ایم ایس سی (سولہ سالہ سکولنگ) ڈگری کے طلباء کے لئے کوئی یارڈسٹک مقرر نہیں۔

(ہ) پوسٹ گریجویٹ کلاسز کو پڑھانے کے لئے ایم فل اور پی ایچ ڈی کوالیفکیشن کے حامل اساتذہ کا ہونا ضروری ہے۔ زرعی یونیورسٹی میں اس اہم ضرورت کا خیال رکھا جاتا ہے اور ایم فل اساتذہ کے ساتھ پی ایچ ڈی اساتذہ ہی پوسٹ گریجویٹ کورسز پڑھاتے ہیں۔

صوبہ بھر میں زرعی انسٹیٹیوٹ کی ضلع وار تفصیلات

835: محترمہ نگہت شیخ: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:۔

(الف) صوبہ پنجاب میں کل کتنے زرعی انسٹیٹیوٹ ہیں اور کن کن اضلاع میں پائے جاتے ہیں؟

(ب) صوبہ پنجاب میں موجود زرعی انسٹیٹیوٹ نے سال12-2011 اور13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران کون کون سی نئی اقسام دریافت کیں۔ان کے نام اور فوائد کی مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(ج) سال14۔2013 کے دوران صوبہ پنجاب میں موجود زرعی انسٹیٹیوٹ کو کل کتنا بجٹ دیا گیا، نیز یہ بجٹ کہاں کہاں پر استعمال ہوا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؟

(د) صوبہ پنجاب میں موجود زرعی انسٹیٹیوٹ کو سال2010 اور2014 کے دوران کل کتنا بجٹ دیا گیا۔ سال وار بجٹ کی تفصیل فراہم کی جائے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) صوبہ پنجاب میں ریسرچ ونگ، محکمہ زراعت کے زیرانتظام مندرجہ ذیل زرعی انسٹیٹیوٹ کام کررہے ہیں۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام	اضلاع
1	کپاس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
2	گندم تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
3	دھان تحقیقاتی ادارہ، کالا شاہ کاکو	شیخوپورہ
4	کماد تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
5	زرعی بائیوٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
6	ایگرونومک تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
7	ایریڈزون تحقیقاتی ادارہ، بھکر	بھکر
8	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	چکوال
9	سٹرس (Citrus) تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	سرگودھا
10	حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
11	چارہ جات تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	سرگودھا

12	اثمار تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
13	انسٹیٹیوٹ آف سائل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائنسز، فیصل آباد	فیصل آباد
14	مکئی اور باجرہ تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	ساہیوال
15	مینگو تحقیقاتی ادارہ، ملتان	ملتان
16	روغن دار اجناس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
17	تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
18	بعد از برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد	فیصل آباد
19	آلو تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	ساہیوال
20	دالیں تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد
21	سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور	لاہور
22	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	بہاولپور
23	تحفظ آب و اراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	چکوال
24	شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں	حافظ آباد
25	سبزیات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	فیصل آباد

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

زرعی یونیورسٹی کا مین کیمپس فیصل آباد شہر اور دو عدد سب کیمپس ٹوبہ ٹیک سنگھ اور بورے والا ضلع وہاڑی میں واقع ہیں۔اس کے علاوہ بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان، محمد نواز شریف زرعی یونیورسٹی ملتان، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، غازی یونیورسٹی ڈیرہ غازی خان، بہاؤالدین ذکریا یونیورسٹی ملتان اور اس کا سب کیمپس لیہ، سرگودھا یونیورسٹی، سرگودھا، پیر مہر علی شاہ ایرڈ ایگریکلچری یونیورسٹی راولپنڈی اور اسکا سب کیمپس خوشاب، سنٹرل کاٹن ریسرچ انسٹیٹیوٹ ملتان اور کاٹن ریسرچ اسٹیشن بہاولپور بھی زرعی انسٹیٹیوٹ ہیں۔

(ب) صوبہ پنجاب میں زرعی انسٹیٹیوٹ نے سال 12۔2011 تا 14۔2013 میں جو نئی اقسام دریافت کی ہیں ان کا خلاصہ جات کی تفصیل ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد میں سال 12۔2011 اور 13۔2012 اور 14۔2013 کے دوران درج ذیل نئی اقسام دریافت کی گئی:

1۔ یو اے ایف۔(زیادہ پیداواری صلاحیت کا آئل سیڈ) پیلی سرسوں ورائٹی۔

یہ قسم یونیورسٹی کے شعبہ پلانٹ بریڈنگ اینڈ جینیٹکس نے ایجاد کی ہے اور 40 من فی ایکڑ پیداوار کی حامل ہے جو 100 سے 120 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔

2- آموں کی زیادہ پیداواری خصوصیت کے پودوں کی شناخت۔ تفصیل (ملحقہ نمبر ا) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

3- گندم کی درج ذیل اقسام جو فارمز فیلڈ لیول تجربات کے لئے منظور ہو چکی ہیں:

(الف) 9459 گندم کی یہ قسم بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے اس کا پودا درمیانے / لمبے قد کا ہوتا ہے۔ فصل 125 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ نارمل اور لیٹ دونوں سیزن کے لئے موزوں ہے جبکہ اس کی پیداوار 5500 کلو گرام فی ہیکٹر تک ہے۔ یہ ورائٹی قومی سطح پر تجربے کے لئے منظور ہو چکی ہے۔

(ب) 9493 گندم کی یہ قسم بھی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے۔ پودا درمیانے / لمبے قد کا ہوتا ہے اور فصل 130 دن میں تیار ہو جاتی ہے اور اچھی مقدار میں پیداواری صلاحیت کی حامل ہے۔ اس کی فی ہیکٹر پیداوار 6000 کلو گرام تک ہے۔ یہ قسم علاقائی سطح پر تجربات کے لئے منظور ہو چکی ہے۔

(ج) 301 گندم کی یہ قسم بھی بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے اس کا پودا درمیانے / لمبے قد کا ہوتا ہے اور فصل 130 دن میں تیار ہو جاتی ہے۔ اس کے دانے کا وزن 58 گرام تک ہو سکتا ہے اور پیداوار 8150 کلو گرام فی ہیکٹر تک ہے۔ یہ ورائٹی بھی علاقائی سطح پر تجربات کے لئے منظور ہو چکی ہے۔

(چ) 320 گندم کی یہ قسم کم پیداواری خرچ اور بیماریوں کے خلاف قوت مدافعت رکھتی ہے اور کم دیکھ بھال پر بھی اچھی پیداواری صلاحیت رکھتی ہے۔ اس کے ایک دانے کا وزن 46 گرام تک ہوتا ہے۔ اس کی فی ہیکٹر پیداوار 8000 کلو گرام تک ہے۔

3- کپاس۔ PB899 کپاس کی یہ قسم تحقیقاتی اداروں اور کسانوں کی سطح پر تجربات کے آخری مراحل میں ہے۔

4- بھنڈی کی اقسام بھنڈی PB-18، بھنڈی PB22، بھنڈی PB-24 یہ اقسام زرعی تجربات کے مختلف مراحل میں ہیں۔ اور یہ ییلووین موزیک وائرس کے خلاف قوت مدافعت کی حامل ہیں۔

(ج) سال 14-2013 کے دوران زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کو کل ایک ارب 67 کروڑ 23 لاکھ 27 ہزار 875 روپے کا بجٹ دیا گیا جبکہ ایک ارب 61 کروڑ 94 لاکھ 73 ہزار 183 روپے کا بجٹ خرچ ہوا۔ بجٹ اور خرچہ کی تفصیل درج ذیل ہے:

بجٹ برائے سال 14-2013

بجٹ تنخواہ (روپے)	بجٹ آپریشنل (روپے)	کل بجٹ (روپے)
1426872800	245455075	1672327875

خرچہ برائے سال 14-2013

بجٹ تنخواہ (روپے)	بجٹ آپریشنل (روپے)	کل بجٹ (روپے)
1386232857	233240326	1619473183

سال 14-2013 کے دوران زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کے خرچہ کی تفصیل مندرجہ ذیل ہیں۔

نمبر شمار	ادارہ کا نام	خرچہ تنخواہ (روپے)	خرچہ آپریشنل (روپے)	کل خرچہ (روپے)
1	کپاس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	94895458	18464708	113360166
2	گندم تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	48683739	1650829	50334568
3	دھان تحقیقاتی ادارہ، کالا شاہ کاکو	45248717	12291833	57540550
4	کماد تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	53338293	8059333	61397626
5	زرعی بائیوٹیکنالوجی تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	35338976	7552149	42891125
6	ایگرونومک تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	99991421	34717841	134709262
7	ایرڈزون تحقیقاتی ادارہ، بھکر	17727050	3758456	21485506
8	بارانی زرعی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	85147609	10021342	95168951
9	سٹرس (Citrus) تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	32493015	5577271	38070286
10	حشریات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	57379688	6164275	63543963
11	چارہ جات تحقیقاتی ادارہ، سرگودھا	83895399	12967945	96863344
12	اثمار تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	65824065	13014067	78838132
13	انسٹیٹیوٹ آف سوآئل کیمسٹری اینڈ انوائرمینٹل سائنسز، فیصل آباد	67657480	12807446	80464926
14	مکئی اور باجرہ تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	62021581	8696007	70717588
15	مینگو تحقیقاتی ادارہ، ملتان	7724858	692640	8417498
16	روغن دار اجناس تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	57581973	7387846	64969819
17	تحفظ نباتات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	57801908	8838374	66640282
18	بعداز برداشت تحقیقاتی سنٹر، فیصل آباد	36212680	6193763	42406443

19	آلو تحقیقاتی ادارہ، ساہیوال	12265822	3119552	15385374
20	دالیں تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	41943370	3371390	45314760
21	سوائل فرٹیلیٹی سروے اینڈ سوائل ٹیسٹنگ انسٹیٹیوٹ، لاہور	170827211	24067607	194894818
22	علاقائی زرعی تحقیقاتی ادارہ، بہاولپور	45383628	6404543	51788171
23	تحفظ آب واراضی تحقیقاتی ادارہ، چکوال	30464803	3044128	33508931
24	شورزدہ اراضیات تحقیقاتی ادارہ، پنڈی بھٹیاں	28238833	8493148	36731981
25	سبزیات تحقیقاتی ادارہ، فیصل آباد	48145280	5883833	54029113

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

یواے ایف سب کیمپس بورے والا (وہاڑی) کی تعمیر کے لئے سال 14-2013 کے دوران 100,220,000 روپے دیئے گئے جن میں سے 97,662,552 روپے خرچ ہو گئے۔

(د) زرعی تحقیقاتی ادارہ جات کو 2010 تا 2014 تک دیئے گئے بجٹ کی تفصیل درج ذیل ہے:

سال	بجٹ تنخواہ (روپے)	بجٹ آپریشنل (روپے)	کل بجٹ (روپے)
2010-11	977653460	112770400	1090423860
2011-12	1135759100	141662900	1277422000
2012-13	1361117800	173455200	1534573000
2013-14	1426872800	245455075	1672327875

زرعی یونیورسٹی سے متعلقہ

زرعی یونیورسٹی فیصل آباد کو سال 2010 تا 2014 کے دوران درج ذیل بجٹ دیا گیا جس کی تفصیل ملحقہ نمبر 2 میں دی گئی ہے۔

- ترقیاتی مد میں دیئے گئے 249,944,000 روپے
- خرچ 247,362,895 روپے
- غیر ترقیاتی مد میں دیئے گئے 128,350,00 روپے
- خرچ 124,131,701 روپے

بہاولنگر: مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی آمدن واخراجات سے متعلقہ تفصیلات

974: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی آمدن اور اخراجات سال 14-2013 اور 15-2014 کی تفصیلات سے آگاہ کریں؟

(ب) مارکیٹ کمیٹی نے ان دو سالوں میں کتنی رقم کس کس منصوبے پر خرچ کی؟

(ج) کتنی رقم سرکاری گاڑیوں پر اور کتنی رقم ملازمین کی تنخواہوں اور ٹی اے / ڈی اے پر خرچ ہوئی؟

وزیر زراعت(ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی سال14۔2013 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل(روپوں میں) اس طرح سے ہے۔

آمدن14۔2013

لائسنس فیس	10لاکھ51ہزار933روپے
مارکیٹ فیس	25لاکھ54ہزار444روپے
کرایہ	ایک لاکھ72ہزار863روپے
ریٹ لسٹ	ایک لاکھ62ہزار روپے
متفرق آمدن	16لاکھ87ہزار743روپے
میزان	56لاکھ29ہزار16روپے

اخراجات14۔2013

تنخواہ	22لاکھ98ہزار733روپے
ٹی اے	ایک لاکھ39ہزار733روپے
پنشن	8لاکھ41ہزار52روپے
کنٹیجنسی	14لاکھ94ہزار372روپے
ترقیاتی کام	2لاکھ74ہزار434روپے
متفرق	2لاکھ24ہزار40روپے
سہولیات	4لاکھ1ہزار600روپے
ٹیکس	20ہزار16روپے
میزان	56لاکھ48ہزار280روپے

مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی سال15۔2014 کی آمدن اور اخراجات کی تفصیل(روپوں میں)اس طرح سے ہے۔

آمدن15۔2014

لائسنس فیس	10لاکھ78ہزار750روپے
مارکیٹ فیس	29لاکھ15ہزار673روپے
کرایہ	20لاکھ92ہزار259روپے
ریٹ لسٹ	ایک لاکھ58ہزار روپے
متفرق آمدن	17لاکھ41ہزار743روپے
میزان	61لاکھ3ہزار425روپے

اخراجات 15۔2014

تنخواہ	25لاکھ30ہزار372روپے
ٹی اے	ایک لاکھ71ہزار872روپے
پنشن	8لاکھ50 ہزار55روپے
سنٹیجنسی	18لاکھ43ہزار22روپے
ترقیاتی کام	48ہزار980روپے
متفرق	ایک لاکھ72ہزار120روپے
سہولیات	4لاکھ313روپے
ٹیکس	41ہزار706روپے
میزان	61لاکھ53ہزار350روپے

(ب) مارکیٹ کمیٹی نے مذکورہ دو سالوں میں جن منصوبوں پر رقم خرچ کی اس کی تفصیل (روپوں میں) اس طرح سے ہے۔

نام منصوبہ	سال	خرچ
1۔توسیع گیٹ غلہ منڈی فورٹ عباس	14۔2013	ایک لاکھ8ہزار101روپے
2۔سیوریج سسٹم غلہ منڈی کھچی والا	14۔2013	ایک لاکھ19ہزار333روپے
3۔انتظام نکاسی آب سیوریج غلہ منڈی کھچی والا	15۔2014	35ہزار روپے

(ج) مذکورہ سالوں میں تنخواہوں، ٹی اے / ڈی اے اور سرکاری گاڑیوں پر خرچ کی تفصیل (روپوں میں) اس طرح سے ہے۔

تنخواہ 14۔2013	ٹی اے / ڈی اے 14۔2013	پٹرول، موبائل، سروس وغیرہ 14۔2013
22لاکھ98ہزار733	1لاکھ39ہزار733	2لاکھ24ہزار440روپے
تنخواہ 15۔2014	ٹی اے / ڈی اے 15۔2014	پٹرول، موبائل، سروس وغیرہ 15۔2014
25لاکھ30ہزار372	1لاکھ71ہزار852	ایک لاکھ72ہزار140روپے

مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کی سڑکوں، سیوریج اور پھڑ کی تعمیر و مرمت سے متعلقہ اقدامات

976: جناب محمد نعیم انور: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) کیا یہ درست ہے کہ مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس کے زیر انتظام کھچی والا، مروٹ، فورٹ عباس غلہ منڈی کی سڑکیں، سیوریج اور پھڑ مکمل ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہیں؟

(ب) مذکورہ غلہ منڈیوں کی سڑکوں، سیوریج اور پھڑ کی تعمیر و مرمت کا کام آخری مرتبہ کب ہوا اور اس پر کتنے اخراجات آئے، علیحدہ علیحدہ تفصیل بتائیں؟

(ج) کیا محکمہ مذکورہ غلہ منڈیوں کی سڑکیں، سیوریج اور پھڑ وغیرہ کی تعمیر ومرمت کا ارادہ رکھتی ہے تو کب تک، نہیں تو کیا وجوہات ہیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف)

1. غلہ منڈی فورٹ عباس کی سڑکیں واقع ہی ٹوٹی ہوئی ہیں کیونکہ غلہ منڈی ہذا سال 1927 کی بنی ہوئی ہے اور غلہ منڈی کے ارد گرد اونچی سڑک بننے کی وجہ سے غلہ منڈی میں پانی کھڑا ہو جاتا ہے اور حالیہ بارشوں کی وجہ سے ان کی حالت زیادہ خراب ہوئی ہے لیکن اس کے باوجود قابل استعمال ہیں غلہ منڈی کا مین پھڑ قابل استعمال ہے۔
2. غلہ منڈی مروٹ کی سڑکیں ٹھیک ہیں اور سیوریج کا انتظام بھی بہتر ہے اور پھڑ قابل ریپئر ہے لیکن قابل استعمال بھی ہے۔
3. غلہ منڈی کھچی والا کی سڑکوں کی حالت بہتر ہے وہاں مارکیٹ کمیٹی نے مسجد ولیٹرین کے پانی کی نکاسی کا انتظام خود کیا ہوا ہے کیونکہ شہر میں ٹی ایم اے کی کوئی سیوریج لائن یا سسٹم نہ ہے۔غلہ منڈی ہذا کے پھڑ کی حالت بھی کافی بہتر ہے۔

(ب) مذکورہ غلہ منڈی کی سڑکوں، سیوریج اور پھڑ کی تعمیر ومرمت، سال اور اخراجات کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

نام منڈی / تعمیر / مرمت	سال	اخراجات (روپوں میں
1۔ریپئر سڑک غلہ منڈی فورٹ عباس	2003-04	1لاکھ35ہزار199
2۔ تعمیر سڑکیں غلہ منڈی مروٹ	2004-05	4لاکھ90ہزار
3۔ تعمیر سیوریج لائن غلہ منڈی مروٹ	2004-05	2لاکھ
4۔ریپئر سڑکیں غلہ منڈی کھچی والا	2007-08	2لاکھ1ہزار446

(ج) مارکیٹ کمیٹی فورٹ عباس غلہ منڈیوں میں مذکورہ کام کروانے کا ارادہ رکھتی ہے۔تاہم سال 1996 سے مروجہ شیڈول مارکیٹ فیس سے ہونے والی آمدن سے صرف مارکیٹ کمیٹی ملازمین کی تنخواہ اور کنٹیجنسی بلوں کے اخراجات بمشکل پورا کر رہی ہے جس وجہ سے ترقیاتی کاموں کے لئے مارکیٹ کمیٹی کے پاس فنڈز دستیاب نہ ہو رہے ہیں اور اسی وجہ سے منڈیوں میں ترقیاتی کام التواء کا شکار ہیں۔

فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ زراعت کے فارم سے متعلقہ تفصیلات

1000: جناب امجد علی جاوید: کیاوزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ زراعت کے کون کون سے فارم ہیں اور کہاں کہاں واقع ہیں اور ہر فارم کا رقبہ کتنا ہے، تفصیلات فراہم کریں؟

(ب) ان فارموں پر کس کس فصل پر ریسرچ کی جاتی ہے اور اس ریسرچ کے 2005 سے اب تک کے نتائج کیا ہیں؟

(ج) ان فارموں کی کارکردگی کون چیک کرتا ہے اور کارکردگی کا جائزہ کس طریق کار کے تحت لیا جاتا ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) فیصل آباد ڈویژن میں محکمہ زراعت 2 شعبہ جات کے کل 29 فارم ہیں جن میں شعبہ ریسرچ کے 27 اور شعبہ توسیع کے 2 فارم شامل ہیں۔ جائے مقام اور فارموں کے رقبہ کی تفصیل (Annexure-I) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(ب) شعبہ ریسرچ کے 27 فارموں پر مختلف فصلات جیسا کہ کپاس، گندم، کماد، سبزیات، دالیں، روغندار اجناس، چارہ جات، مکئی اور مختلف پھلوں پر ریسرچ کی جاتی ہے۔ اس ریسرچ کے نتیجہ میں 2005 سے اب تک مختلف فصلات کی مندرجہ ذیل اقسام دریافت کی گئیں جن کی بدولت کسانوں کی فی ایکڑ پیداوار میں اضافہ ہوا اور معاشی وسائل بہتر ہوئے۔

نمبر شمار	فصل کا نام	اقسام کی کل تعداد
1	کپاس	05
2	گندم	08
3	کماد	05
4	دالیں	05
5	سبزیات	11
6	روغندار اجناس	05
7	چارہ جات	04
8	مکئی	01

ان اقسام کی تفصیل اور ان سے حاصل ہونے والے فوائد (Annexure-II) ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

شعبہ توسیع کے 2 فارموں پر ریسرچ نہیں ہوتی بلکہ ان فارموں پر فصلات کی منظور شدہ اقسام کا بیج تیار کیا جاتا ہے جو کاشتکاروں کے لئے پنجاب سیڈ کارپوریشن کو مہیا کیا جاتا ہے۔

(ج) ان فارموں کی کارکردگی متعلقہ ڈائریکٹر صاحبان چیک کرتے ہیں۔ وہ اپنے ماتحت عملہ کو صورتحال کے مطابق ہدایات جاری کرتے رہتے ہیں۔ ہر سال ان فارموں پر ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) کے زیر سایہ سالانہ ریسرچ پلان کی میٹنگ ہوتی جس میں تمام متعلقہ صاحبان موجود ہوتے ہیں اور اس میں پورے سال کے ریسرچ کے اہداف کا تعین کیا جاتا ہے جس کی روشنی میں ان فارموں کی ماہانہ اور سالانہ کارکردگی پر رپورٹس مرتب کی جاتی ہیں جو کہ مسلسل ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) کو ارسال کی جاتی ہیں جن کا ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) بغور مشاہدہ کرتے ہیں۔ مزید برآں ڈائریکٹر جنرل ایگری (ریسرچ) ان فارموں کا وقتاً فوقتاً دورہ کر کے کارکردگی کا تقابلی جائزہ لیتے رہتے ہیں اور ضروری ہدایات متعلقہ ڈائریکٹر صاحبان کو جاری کرتے رہتے ہیں تاکہ تحقیق کے اہداف بآسانی حاصل کئے جا سکیں۔ اس کے علاوہ وزیر زراعت اور سیکرٹری زراعت بھی ان فارموں کا دورہ کرتے ہیں اور ریسرچ کی رفتار اور تفصیلات سے آگاہ ہوتے ہیں۔

سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ سے متعلقہ تفصیلات

1001: جناب امجد علی جاوید: کیا وزیر زراعت ازراہ نوازش بیان فرمائیں گے کہ:-

(الف) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا قیام کس سال عمل میں آیا؟

(ب) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ قیام اور تعمیر پر اب تک کتنے اخراجات ہو چکے ہیں اور اس کا کتنے فی کام مکمل ہو چکا ہے؟

(ج) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں عملے اور سٹاف کی کتنی اسامیاں ہیں، تفصیل دیں؟

(د) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے سال 16-2015 کے لئے کتنا بجٹ مختص کیا گیا ہے؟

(ہ) کیا یہ درست ہے کہ سال 2015 تک سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تمام ڈسپلن میں طلباء کی کل تعداد 181 ہے؟

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید):

(الف) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کا قیام 5۔جون 2005 کو عمل میں آیا۔

(ب) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے قیام اور تعمیر پر اب تک 205.170 ملین روپے خرچ ہو چکے ہیں اور اس کا 40 فیصد کام مکمل ہو چکا ہے۔

(ج) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں ٹیچنگ اور نان ٹیچنگ سٹاف کی اسامیاں اس طرح سے ہیں۔

نان ٹیچنگ	=	62
ٹیچنگ	=	20
کل اسامیاں	=	82

مندرجہ بالا اسامیوں کی تفصیل ملحقہ نمبر 1 اور 2 ایوان کی میز پر رکھ دی گئی ہے۔

(د) سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ کے لئے سال 16-2015 کی بجٹ تفصیل اس طرح سے ہے۔

ملازمین سے متعلقہ اخراجات	=	32.481 (ملین روپے)
دیگر اخراجات	=	3.967 (ملین روپے)
کل اخراجات	=	36.448 (ملین روپے)

(ہ) یہ درست ہے کہ سال 2015 سب کیمپس زرعی یونیورسٹی ٹوبہ ٹیک سنگھ میں تمام ڈسپلن میں طلباء کی تعداد 181 ہے۔ جس کی تفصیل اس طرح سے ہے۔

1۔	بی ایس سی (آنرز)	135
2۔	بی ایس سی (آنرز) ہوم اکنامکس	09
3۔	بیچلر آف ایجوکیشن (بی ایڈ)	15
4۔	ڈپلومہ ان پولٹری سائنس	22
	کل تعداد	181

خواجہ محمد نظام المحمود: جناب سپیکر! میرا لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے مسئلہ تھا۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: لوکل گورنمنٹ کے حوالے سے تھا تو ابھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب نہیں آئے جس وقت وہ آتے ہیں اس کا جواب لے لیتے ہیں۔

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

قائد حزب اختلاف (میاں محمود الرشید): جناب سپیکر! انتہائی دکھ اور افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ کل سے جو خون کی ہولی اس ملک میں کھیلی جارہی ہے تو میں اس کے حوالے سے بات کرنا چاہ رہا ہوں۔ یہ کیسی جمہوری حکومت ہے کہ عوام کو ریلیف دینے کی بجائے اور اپنے لوگوں کے مسائل کو افہام و تفہیم سے حل کرنے کی بجائے ان پر وحشیانہ تشدد کیا جارہا ہے۔ میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ پاکستان کی واحد سول حکومت ہے جس کے اندر 14 افراد کو ماڈل ٹاؤن لاہور میں گولیوں سے بھونا گیا۔ اب پی آئی اے کے تین ملازمین کو کل گولیوں سے چھلنی کیا گیا اور درجنوں لوگ ہسپتالوں میں ہیں۔ یہ ایک انتہائی گھناؤنا فعل مرکزی حکومت کی طرف سے ہو رہا ہے۔ ہم اس کی پرزور مذمت کرتے ہیں اور حکومت کو warn کرتے ہیں کہ یہ فسطائی ہتھکنڈے جو سرکاری اور پی آئی اے کے ملازمین کو دبانے کے لئے اختیار کئے جارہے ہیں ان سے باز رہیں۔ پرویز رشید صاحب نے کل جس دھمکی آمیز لہجے میں بات کی تھی کل انہوں نے اپنی دھمکی پر عمل کر کے دکھا دیا۔ انہوں نے کہا تھا کہ ہم کچل دیں گے، ہم دیکھ لیں گے اور ہم مزہ چکھا دیں گے یہ وہ لب ولہجہ تھا جس کے نتیجے میں کل دو قیمتی جانیں ضائع ہوئی ہیں۔ ہم اس پر پورے معزز ایوان کی طرف سے احتجاج کرتے ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ اگر آپ ہمیں اجازت دیں ہم قرارداد لانا چاہتے ہیں اور آپ rules suspend کر کے take up کر لیں۔ ہم اس واقعہ کی شدید مذمت کرتے ہیں اور پی آئی اے کے ملازمین کے ساتھ اظہار یکجہتی کرتے ہیں اور مرکزی حکومت سے مطالبہ کرتے ہیں کہ وہ ہوش کے ناخن لے۔ وہ اس ملک کے اندر فرعون بن کر حکومت نہ چلائیں۔ اگر جمہوری طریقے سے لوگوں نے انہیں ووٹ دیا ہے تو جمہوری طور طریقے استعمال کریں اور افہام و تفہیم سے پی آئی اے ملازمین کے مسائل کو حل کرتے ہوئے اس کا کوئی راستہ نکالیں۔ اس پر میں اپنے تمام ساتھیوں کی طرف سے احتجاج کرتا ہوں اور احتجاجاً ہم ایوان سے واک آؤٹ کرتے ہیں اور ہم یہ مطالبہ بھی کرتے ہیں کہ جن لوگوں نے بھی یہ کارروائی کی ہے، ان افراد کو مارا ہے، شہید کیا ہے فوری طور پر ان کے خلاف انکوائری کی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب میرے خیال میں وزیر قانون آجائیں ان سے اس بات کا جواب لے لیتے ہیں۔

(اس مرحلہ پر اپوزیشن کے معزز ممبران
"غنڈہ گردی نہیں چلے گی" "لاٹھی گولی کی سرکار نہیں چلے گی"
کے نعرے لگاتے ہوئے ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ نہیں۔ رانا صاحب! آگر اس کا جواب دے دیں گے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں، دو منٹ رُک جائیں میں آپ کو floor دیتا ہوں۔

محترمہ عظمیٰ زاہد بخاری: جناب سپیکر! یہ اپنی یک طرفہ بات کر کے چلے گئے ہیں، میاں محمود الرشید ایک پکچر دکھا کر باہر تشریف لے گئے ہیں۔ افسوس کی بات یہ ہے کہ اس ملک میں ہر چیز پر سیاست کی جاتی ہے وہ ادارے ہیں، وہ کیا چیز ہے اور جس قسم کے الفاظ کا میاں محمود الرشید نے استعمال کیا ہے۔ پہلے تو میں خود on record موجود ہوں کہ پرویز رشید صاحب نے کچل دیں گے یہ کر دیں گے کا کوئی ایسا لفظ تک استعمال نہیں کیا۔ انہوں نے صرف یہ کہا ہے کہ جو ہڑتالی ملازمین ہیں ان کے پر کاٹ دیں گے وہ بھی محاورتاً استعمال کیا تھا۔

جناب سپیکر! دوسری بات یہ ہے کہ یہ جو کھیل، کھیل رہے ہیں اب تو خود ہی ساری بات سامنے آچکی ہے کہ ہجوم کے اندر سے گولی چلائی گئی ہے اور اس وقت پیپلز پارٹی یا باقی جماعتیں جو ہیں وہ بھی رینجرز کو پکڑنے کی کوشش کر رہی ہیں۔ رینجرز کو طلب کرنے کا matter ریکارڈ پر موجود ہے۔ صوبائی حکومت نے ان کو لکھا کہ رینجرز کو ہم طلب کرنا چاہتے ہیں اور اس کے بعد یہ جو حرکت کی جا رہی ہے، سیاست کی جا رہی ہے حالانکہ خود پی ٹی آئی کے اپنے منشور میں لکھا ہوا ہے کہ ہم پی آئی اے اور دیگر ایسے اداروں کو privatize کریں گے۔ جب ہم privatize کرنے کی بات کرتے ہیں تو یہ ہڑتالی لوگوں کو کندھا فراہم کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ۔ محترمہ گلناز شہزادی مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت و دیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرنا چاہتی ہیں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ رپورٹیں پیش کریں۔

ڈاکٹر وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

رپورٹیں
(جو پیش ہوئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب تشریف رکھیں۔ رپورٹیں پیش ہونے دیں اس کے بعد آپ کو موقع دیتا ہوں۔

مسودہ قانون (ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 اور مسودہ قانون (دوسری ترمیم) لوکل گورنمنٹ پنجاب 2016 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹوں کا ایوان میں پیش کیا جانا

محترمہ گلناز شہزادی: شکریہ جناب سپیکر! میں

1. The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2016. (Bill No. 8 of 2016) and
2. The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016. (Bill No. 11 of 2016)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے مقامی حکومت ودیہی ترقی کی رپورٹیں ایوان میں پیش کرتی ہوں۔

(رپورٹیں پیش ہوئیں)

رپورٹ
(میعاد میں توسیع)

جناب ڈپٹی سپیکر: رپورٹیں پیش کر دی گئی ہیں اب جناب شوکت علی لا لیکا مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں توسیع لینا چاہتے ہیں۔ میں انہیں دعوت دیتا ہوں کہ وہ توسیع کی تحریک پیش کریں۔

مسودہ قانون فوڈ پلان ریگولیشن پنجاب 2015 کے بارے میں مجلس قائمہ برائے اریگیشن اینڈ پاور کی رپورٹ ایوان میں پیش

کرنے کی میعاد میں توسیع

جناب شوکت علی لالیکا:جناب سپیکر!میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ:

"Punjab Food Plan Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔"

جناب ڈپٹی سپیکر:یہ تحریک پیش کی گئی ہے کہ:

"Punjab Food Plan Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

یہ تحریک پیش کی گئی ہے اور اب سوال یہ ہے کہ:

"Punjab Food Plan Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015)

کے بارے میں مجلس قائمہ برائے آبپاشی و توانائی کی رپورٹ ایوان میں پیش کرنے کی میعاد میں دوماہ کی توسیع کر دی جائے۔

(تحریک منظور ہوئی)

پوائنٹ آف آرڈر

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر:جی،فرمائیں!

الحاج محمد الیاس چنیوٹی:جناب سپیکر!وزیر زراعت تشریف فرما ہیں۔آج محکمہ زراعت سے متعلق سوالات وجوابات تھے لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج کل آلو کی فصل کا معاملہ چل رہا ہے اس پر کوئی سوال آیا اور نہ ہی کوئی جواب آیا۔

جناب ڈپٹی سپیکر:آپ اس سلسلے میں سوال دے دیں۔

آلو کی فصل کو باہر کی منڈیوں میں فروخت کرنے کے لئے پالیسی تشکیل دینے کا مطالبہ

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! میں نے اسی آلو کی فصل کے لئے سوال دیا ہوا ہے لیکن چھ مہینے ہو گئے ہیں میری تو باری ابھی نہیں آ رہی۔ آج مجھے معلوم ہوا ہے کہ آلو کی بوری 400روپے میں بکی ہے جبکہ ایک بوری تیار کرنے پر ایک ہزار روپے کاشتکاروں کا خرچ ہو رہا ہے یعنی فی بوری 600روپے ان کو نقصان ہو رہا ہے۔ اب کاشتکار ماتھا پکڑ کر بیٹھے ہوئے ہیں لیکن اس کا کوئی حل نہیں نکالا جا رہا۔ میں بار ہا یہ گزارش کر چکا ہوں کہ جیسے ہماری دوسری فصلوں کی کچھ نہ کچھ پالیسی بنائی جاتی ہے اس طرح سے آلو کی فصل کو تحفظ دینے کے لئے اس کی بھی کوئی ترتیب بنائی جائے۔ زمینداروں کو بتایا جائے کہ اتنا آلو کاشت کیا جائے اور باہر کی منڈیوں میں اس کو فروخت کرنے کا کوئی بندوبست کیا جائے۔ کم از کم ان کے اوپر استعمال ہونے والی اشیاء جیسے ادویات، بیج وغیرہ کو سستا کیا جائے، بجلی کو بھی سستا کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر پہلے ہی تفصیل کے ساتھ بات ہو گئی ہے بجلی پر بھی بات ہو گئی ہے۔

الحاج محمد الیاس چنیوٹی: جناب سپیکر! کاشتکاروں نے کروڑوں روپے ادھار پکڑے ہوئے ہیں اب وہ لوگ کہاں جائیں گے خدارا ان کے لئے کوئی بندوبست کیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، وزیر زراعت!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! معزز ممبر کی بات بالکل درست ہے کہ اس دفعہ آلو کی فصل جو آئی ہے بڑی اچھی پیداوار ہوئی ہے بلکہ almost bumper crop ہے اور کسان کو اس کا صحیح معاوضہ نہیں مل رہا۔ اس میں پنجاب اور پاکستان گورنمنٹ کا جو کرنے کا کام ہے ہم نے potato export پر جتنی ڈیوٹی تھی وہ پچھلے سال سے ساری اس کے لئے بھی remove کر دی ہے، نہ صرف اس سال کے لئے بلکہ جو سال گزر چکا ہے اس کے لئے بھی remove کر دی ہے۔ اب کوئی بھی exporter جو آلو لے کر جانا چاہے اس پر کوئی قدغن نہیں ہے۔ میں خود ذاتی طور پر کراچی کے جتنے بھی exporters

ہیں ان سے رابطے میں ہوں ۔15۔فروری کے بعد آلو کی export pick ہو گی ۔ایک اور بات جو تسلی و شکر کی بات ہے کہ پاکستانی آلو ساری دنیا میں پسند کیا جاتا ہے اور کسی بھی ملک میں پاکستانی آلو پر پابندی بھی نہیں ہے۔ جیسے انڈین آلو پر پابندی لگتی رہی ہے یا کسی اور ملک کے آلو پر پابندی لگتی رہی ہے لیکن پاکستانی آلو پر دنیا کے کسی بھی ملک میں کوئی پابندی نہیں ہے۔اس وقت بھی ہمارا آلو سری لنکا، ملائشیا، روس کی states میں جاتا ہے اور اب بھی جا رہا ہے۔حکومت کی طرف سے کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ۔جی، ڈاکٹر سید وسیم اختر!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! گزارش یہ ہے کہ اپوزیشن نے اس وقت بائیکاٹ کیا ہوا ہے میں بھی اس کا حصہ ہوں لیکن چونکہ یہاں پر آلو پر بات شروع ہو گئی تھی۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ بائیکاٹ کے بعد بات کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں صرف دو باتیں کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس کے بعد پھر بائیکاٹ کریں گے؟

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس کے بعد بتاتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: پہلے ہی بتا دیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں گزارش یہ کر رہا ہوں کہ یہ جو ہمارے ادارے برباد ہوتے ہیں یہ ایسا نہیں ہے کہ یک دم ہو گئے ہیں، اس کا پیچھے سے تسلسل ہے۔یہ ایک دوسرے کی غلط کاریوں کی پشت پناہی کرتے ہیں، یہ جو overstaffing ہے یہ ہر سیاسی دور کے اندر ہوتی رہی ہے۔ پچھلے دور کے اندر بھی چھ ہزار اسسٹنٹ بھرتی ہوئے اور ایک اسسٹنٹ کے لئے پانچ پانچ لاکھ روپے کی رشوت وصول کی گئی۔اس وقت جمہوریت کے نام پر تو آپ لوگ کندھا دیتے رہے اور اسی طرح سے جو profitable routes ہیں ان پر نجی ائرلائنز کو operate کرنے کی اجازت دی گئی ہے۔اب یہ سارا کھیل اس لئے کھیلا جا رہا ہے کہ آئی ایم ایف کی direction ہے کہ اس کو privatize کرو۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اس مسئلے پر بیٹھ کر اور سب stakeholders کو بٹھا کر dialogues کے ذریعے سے معاملات کو طے کر لیں ورنہ اس طرح سے جو ملک کے حالات بنیں گے یہ جمہوریت کے نظام کو لپیٹنے کی طرف جا سکتے ہیں۔اس پر ہمیں ہوش کے ناخن لینے چاہئیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بہت شکریہ

(اس مرحلہ پر ڈاکٹر سید وسیم اختر ایوان سے واک آؤٹ کر گئے)

ڈاکٹر صاحب! اب آپ کہاں جا رہے ہیں؟ یہ تو کوئی بات نہ ہوئی۔ جی، ملک جاوید صاحب!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! ہمارے ضلع خوشاب کا ایک اہم مسئلہ ہے۔ وہاں پر سیم کو ختم کرنے کے لئے 65 ٹیوب ویل لگائے گئے تھے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اعوان صاحب! زراعت کے مسئلے پر کافی دوستوں نے بات کی ہے اور اس پر مزید بحث کرنا چاہتے ہیں، اب ہم ایک دن بحث کے لئے مختص کروا دیتے ہیں۔

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! یہ الگ معاملہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں فرمائیں!

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! معاملہ یہ ہے کہ سیم کو ختم کرنے کے لئے 65 ٹیوب ویل لگائے گئے تھے جس کی وجہ سے سینکڑوں ایکڑ زمین۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری وزیر موصوف جناب شیر علی خان اور جناب محمد آصف ملک سے گزارش ہے کہ وہ جائیں اور اپوزیشن کے دوستوں کو منا کر لائیں۔ ملک جاوید صاحب اب آپ فرمائیں!

(اس مرحلہ پر معزز وزراء جناب شیر علی خان اور جناب محمد آصف ملک
معزز ممبران حزب اختلاف کو منانے کے لئے ایوان سے باہر تشریف لے گئے)

ملک محمد جاوید اقبال اعوان: جناب سپیکر! ہماری سینکڑوں ایکڑ زمین جو سیم زدہ تھی وہ اب سونا اگلتی ہے۔ ورلڈ بنک کی امداد سے ایک سکیم بنائی گئی جس میں سیم کو ختم کرنے کے لئے 65 ٹیوب ویل لگائے گئے، سینکڑوں ایکڑ زمین جو بالکل بنجر پڑی تھی اللہ کے فضل سے اب وہ سونا اگل رہی ہے لیکن ہر سال متعلقہ ڈیپارٹمنٹ ان ٹیوب ویلز کے بجلی کے بل ادا نہیں کرتا جس سے واپڈا والے ان کے کنکشن کاٹ دیتے ہیں۔ اب فصل تیار ہے لیکن ان کے کنکشن کٹ چکے ہیں اور سیم کا پانی باہر نکل رہا ہے۔ وزیر زراعت بیٹھے ہیں آپ کی وساطت سے ان سے درخواست ہے کہ اس پر فوراً notice لیں اور تمام ٹیوب ویلز کے کنکشن جلد لگوا کر سیم کا پانی دوبارہ نکالا جائے نہیں تو سینکڑوں ایکڑ زمین جو آباد ہوئی تھی وہ پھر بنجر ہو جائے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شکریہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، شیخ علاؤالدین! چودھری صاحب میں آپ کو ان کے بعد floor دیتا ہوں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس پر آپ کی تحریک التوائے کار بھی ہے اس کا جواب آنا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے کل جو تحریک التوائے کار پیش کی تھی وہ purely انہی معاملات پر تھی جو اس وقت کسان کو درپیش ہیں۔ آپ issues کی افادیت اور اہمیت کو سمجھتے ہیں۔ میں آپ کے توسط سے منسٹر صاحب سے یہ عرض کرنا چاہتا ہوں کہ ابھی وہ آلو کے بارے میں فرما رہے تھے کہ 15 یا 20۔ فروری کے بعد ایکسپورٹر ایکسپورٹ شروع کر دے گا۔ میں یہ تلخ حقیقت ایوان میں رکھنا چاہتا ہوں اور منسٹر صاحب کو بھی اس بات کا پتا ہو گا کہ گورنمنٹ نے شوگر کی ایکسپورٹ پر 13 روپے فی کلو سبسڈی دی لیکن کسان کو آج تک ایک پیسا نہیں ملا۔ 2014 کے پیسے کین کمشنر ادا نہیں کروا سکا۔ اس وقت میرے حلقے کی ایک شوگر مل ایک ارب روپے کی نادہندہ ہے۔

جناب سپیکر! بات یہ ہے کہ اگر ایکسپورٹر کو پیسا ملے گا تو اس سے کسان کو کوئی فائدہ نہیں ہو گا۔ یہاں تو چپس بنانے والوں نے بھی ایک روپیہ اپنی قیمت کم نہیں کی، پٹ تو کسان رہا ہے۔ میں بیچ میں نہیں بولنا چاہتا لیکن میں یہ دیکھتا ہوں کہ کل میں نے جتنی تحاریک التوائے کار دی تھیں۔ وہ ساری کسانوں کے بارے میں تھیں۔ میں کسی اخبار کو نہیں کہتا لیکن آج آپ اپنی اسمبلی کی coverage دیکھ لیجئے کہ ہمارا میڈیا ہماری کیا coverage کر رہا ہے۔ میں منسٹر صاحب سے اپنے طور پر بھی یہ بات کر چکا ہوں کہ کیا وجہ ہے کہ ہم انڈین امپورٹ کو نہیں روک سکے؟ اگر کسان کو آلو میں مار پڑ رہی ہے تو اس کو ٹماٹر میں فائدہ ہو جائے لیکن جہاں ہمارے کسان کا تھوڑا سا ریٹ اوپر جاتا ہے تو revolving LC کے تحت سینکڑوں ٹرک انڈیا سے آجاتے ہیں اس لئے افسوس سے کہنا پڑتا ہے کہ ہم کسانوں کا دفاع نہیں کر رہے۔ میں اس پر بتانا چاہتا ہوں اور آج ثابت کر دیتا ہوں کہ اس وقت بازار میں چینی کا ریٹ سبسڈی دینے کے باوجود فی کلو سات روپے بڑھ گیا ہے لیکن کسان کو اس کا ایک پیسا تک نہیں مل رہا۔ ایسے کام کا کیا فائدہ ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، چودھری صاحب!

ایوان میں زراعت پر بحث کے لئے دو دن مقرر کرنے کا مطالبہ

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! ایگریکلچر ایک important subject ہے اور اس پر سارے دوست ہی بات کرنا چاہتے ہیں اس لئے میری تجویز ہے کہ اس پر بحث کے لئے ایک دو دن مخصوص کر دیئے جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! منسٹر صاحب سے مشورہ کر کے اسی اجلاس میں اس پر بحث کے لئے ایک دن رکھ دیں۔

چودھری محمد اقبال: جناب سپیکر! جب آپ اس پر بحث رکھیں تو اس کی کم از کم دو دن پہلے تمام ممبران کو اطلاع بھی ہو جائے تاکہ سارے تیار ہو کر آئیں اور یہ معاملہ thrash ہو جائے۔ بہت شکریہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ جس دن کے لئے بھی اس پر بحث رکھیں اس دن منسٹر صاحب سے یہ ضرور کہیں کہ اس پر کوئی فیصلہ کریں۔ ہمیں بتائیں کہ ہم نے کسانوں کو یہ ریلیف دیا ہے۔ میں ثابت کروں گا کہ کسانوں کا کیا حال ہے۔

تحاریک استحقاق

(کوئی تحریک پیش نہ ہوئی)

جناب ڈپٹی سپیکر: انشاء اللہ دو دن پہلے بتا دیا جائے گا اور منسٹر صاحب بھی تیاری کے ساتھ آئیں گے ویسے بھی تیاری کے ساتھ آتے ہیں۔ اب اس پر بہت بات ہو گئی ہے لہٰذا اب ہم تحاریک استحقاق لیتے ہیں۔ پہلی تحریک استحقاق جناب محمد عارف عباسی کی ہے لیکن ان کی request آئی ہوئی ہے کہ اس کو pending کر دیں لہٰذا اس تحریک استحقاق کو pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک استحقاق جناب انعام اللہ خان نیازی کی ہے اس تحریک استحقاق کو بھی pending کیا جاتا ہے۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

تحاریک التوائے کار

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب تشریف رکھیں۔ اب ہم تحاریک التوائے کار لیتے ہیں۔ پہلی تحریک التوائے کار نمبر 962/15 شیخ علاؤالدین کی ہے آپ اسے پیش کریں۔

میاں محمد رفیق: پچھلیاں نوں وی پوائنٹ آف آرڈر دے دتا کرو۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب تساں ہن ای اٹھے ہو۔ میاں صاحب! اس کے بعد آپ کو floor دوں گا۔
رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر! مجھے بھی بات کرنے کا موقع دیا جائے۔
جناب ڈپٹی سپیکر: ہم زراعت کے حوالے سے ایک دن مختص کر رہے ہیں اس دن بحث ہو گی۔
رانا منّور حسین المعروف رانا منّور غوث خان: جناب سپیکر! میں کسی اور مسئلے پر بات کرنا چاہتا ہوں۔
جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں۔ اس پر بعد میں بات کرتے ہیں۔

خواجہ سراؤں کا سرکاری ملازمتوں میں 25 فیصد کوٹا مقرر کرنے کا مطالبہ

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں خواجہ سراؤں کے بارے میں بات شروع کرنے لگا ہوں ماحول ٹھیک ہو جائے گا۔ شکریہ

جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ ایک معاشرتی حقیقت جس کو جھٹلایا نہیں جا سکتا وہ خواجہ سرا ہیں جو ہم ہی جیسے جیتے جاگتے سمجھ دار انسان ہیں لیکن انہیں معاشرتی نفرت اور مذمت کا سامنا ہے لیکن کیا یہ خواجہ سرا خود اس کے ذمہ دار ہیں؟ حقیقتاً ایسا نہیں ہے۔ حقائق یہ ہیں کہ ہم نے ان خواجہ سراؤں کو ان کا جائز حق دینے کی بجائے ان کو مذاق اور تفریح کا نشانہ بنائے رکھا ہے۔ حالانکہ ان کو معاشرے میں ان کا جائز حق دیا جانا بھی ایسے ہی ضروری ہے جیسے اور تمام لوگوں کو دیا جاتا ہے۔ خواجہ سراؤں کا معاشی استحصال، ان کے دگرگوں حالات کی بنیادی وجہ یہ ہے کہ وہ تمام جگہیں جہاں ان سے کام لیا جا سکتا ہے۔۔۔

MR DEPUTY SPEAKER: Order in the House, Order in the House

محترمہ! آپ باہر جا کر گپ شپ کر لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ان کی تعیناتی مزید ایک لمحہ ضائع کئے بغیر ہونی چاہئے۔ مثلاً پنجاب میں تمام گائنی اور پرائیویٹ ہسپتالوں کے گائنی وارڈز، تمام گرلز کالجز، یونیورسٹیز، میڈیکل کالجز میں تعیناتی، تمام ہسپتالوں میں خواتین کے سرجیکل وارڈز، میڈیکل وارڈز، خواتین کے کارڈیک وارڈز میں ان کو ترجیح دی جانی چاہئے، اگر نہ بھی دے سکیں تو کم از کم ان کو 25 فیصد حصہ دیا جائے۔ جب کسی خاتون کو سرجری کے لئے تھیٹر میں لایا جاتا ہے تو اس وقت مرد سٹاف یہ کام کرتے ہیں جن کی جگہ خواجہ

سراؤں کو چند ماہ کی ٹریننگ دینے کے بعد لگایا جا سکتا ہے لہٰذا گائنی وارڈز، بریسٹ کینسر، خواتین کی تمام بیماریوں کے وارڈز اور تمام گرلز ہاسٹلز میں خواتین کے ساتھ ساتھ لازمی طور پر خواجہ سراؤں کی کم از کم 20 فیصد تعیناتی کی جائے لیکن یہ حقیقت ہے کہ آج فاطمہ جناح میڈیکل کالج اور سر گنگا رام ہسپتال جس کو بنیادی طور پر خواتین کے لئے لیڈی ڈاکٹرز اور خواتین عملے کے لئے بنایا گیا تھا آج یہاں پر بھی مرد ڈاکٹرز کی تعداد بہت زیادہ ہے اور حقیقتاً فاطمہ جناح میڈیکل کالج کا وہ تشخص ہی ختم ہو چکا ہے کہ یہ صرف لڑکیوں کا کالج ہے۔ خواجہ سراؤں کی تعیناتی سے بے پردگی کا عنصر بھی ختم ہو جائے گا اور اب تو ان کو ووٹ کاسٹ کرنے کا اختیار بھی مل چکا ہے پھر ان کو ان کے جائز حقوق کیوں نہ دیئے جائیں؟ لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب سپیکر! میں ایک عرض کروں گا کہ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جواب تو سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! نہیں۔ مجھے پتا ہے کہ کیا جواب آئے گا اور آپ کو بھی پتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! جواب تو ان کے پاس ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ کی مہربانی کہ آپ مجھے ٹائم دیتے ہیں اور برداشت بھی کرتے ہیں لیکن اب حالات یہ ہیں کہ مجھے ہے حکم اذاں لاالہ الااللہ، میں بتانا چاہتا ہوں کہ ہم عجیب بے حس معاشرہ ہیں ہم طنز کرتے ہیں، مذاق کرتے ہیں لیکن کسی کا بھلا نہیں کرتے۔ آج ہماری اسمبلیوں میں کتنی تعداد میں اچھی خواتین جو پڑھ لکھ کر آتی ہیں موجود ہیں لیکن کیا کسی خاتون نے کسی اسمبلی میں یہ سوچا کہ لڑکیوں کے کتنے معاملات ہیں، عورتوں کی شادی بیاہ کے کتنے معاملات ہیں، گیسٹ ہاؤسز اور ریسٹ ہاؤسز میں عورتوں کے ساتھ جو کچھ ہو رہا ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! اس تحریک التوائے کار کا جواب آ لینے دیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری عرض سن لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! مہربانی کر لیں، آپ جواب سن لیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے خواجہ سراؤں کے بارے میں بات کی ہے، میرے ہی کچھ بھائی اس کو light لے رہے ہیں، اس کو اس طریقے سے deal کر رہے ہیں جیسے کوئی حصہ ہی نہیں لے رہا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کوئی light نہیں لے رہا۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! اب میرے بھائی گوندل صاحب اس پر جو بات کریں گے مجھے پتا ہے کہ انہوں نے کیا کہنا ہے وہ سن لیجئے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ان کی بات تو سنیں۔ جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): شکریہ۔ جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ اس اہم مسئلہ پر روشنی ڈالتے ہوئے حکومت پنجاب کی طرف سے مؤقف یہ ہے کہ حکومت پنجاب نے خواجہ سراؤں کو معاشرے کا ایک اہم فرد سمجھتے ہوئے ان کا جائز حق دلانے کے لئے سرکاری نوکری کے لئے ایک عام آدمی کی طرح open merit پر تمام نشستوں پر اپنی اہلیت منوانے کا حق دیا ہے لہٰذا محکمہ صحت کے ساتھ ساتھ دیگر تمام محکمہ جات میں ایس اینڈ جی اے ڈی ریگولیشن ونگ کی طرف سے نوٹیفکیشن موصول ہو چکا ہے جس کی کاپی میرے پاس موجود ہے کہ تمام ہسپتالوں، اداروں اور میڈیکل کالجوں کو اس نوٹیفکیشن کے مطابق ہدایات جاری کی جا چکی ہیں کہ خواجہ سراؤں کو بھی open merit پر درخواست دینے کا حق ہے۔ اگر وہ اس کی اہلیت رکھتے ہیں تو میرٹ پر ان کی تقرری میں کوئی ممانعت نہ ہے لہٰذا ان کی تقرری متعلقہ محکمہ جات کی ریکروٹمنٹ کمیٹی حسب ضابطہ اپنے قواعد کے مطابق کرنے کی پابند ہے۔ مزید یہ کہ ہسپتال کی گائنی وارڈ اور دیگر وارڈوں میں بھی نرسوں کے علاوہ بہت سارا خواتین عملہ کام کر رہا ہے تو وہاں پر بھی یہ اپنی اہلیت کے مطابق درخواستیں دے سکتے ہیں اور ان کی merit پر تقرری ہونے میں کوئی امر مانع نہ ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں نے یہ عرض کیا ہے کہ ان کے لئے باقاعدہ percentage مختص کی جائے۔ پارلیمانی سیکرٹری نے اپنے جواب میں ابھی جس نوٹیفکیشن کا ذکر کیا ہے میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ اس نوٹیفکیشن کے بعد انہوں نے کتنے خواجہ سراؤں کو appointment دی ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ بتا دیں کہ کسی خواجہ سرا نے apply کیا ہو اور انہوں نے نوکری نہیں دی؟

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میں یہی تو پوچھ رہا ہوں کہ پارلیمانی سیکرٹری صاحب مجھے بتا دیں کہ اس نوٹیفکیشن کے بعد کتنے خواجہ سراؤں کو نوکریاں دی گئی ہیں؟ مجھے پتا ہے کہ خواجہ سراؤں کو نوکریوں کے حوالے سے consider نہیں کیا جاتا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! آپ محکمہ کی efforts کو appreciate تو کریں۔انہوں نے نوٹیفکیشن جاری کیا ہے اور خواجہ سراؤں کو نوکریوں کے لئے eligible قرار دیا ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! آپ بھی سمجھتے ہیں کہ کتنے نوٹیفکیشنز صرف دکھانے کے لئے ہوتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب! ایسا نہ کہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! ایسا ہی ہوتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ تشریف رکھیں۔اس تحریک التوائے کار کا جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر 963 بھی شیخ علاؤالدین صاحب کی ہے۔

ضلع چکوال کی تحصیل چوا سیدن شاہ، کلر کہار میں سیمنٹ فیکٹریوں کی بھرمار سے انسانی صحت متاثر

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔مسئلہ یہ ہے کہ ضلع چکوال کے ایک بہت بڑے رقبہ پر آباد آبادی جو چواء سیدن شاہ، کلر کہار کے بہت بڑے علاقے پر مشتمل ہے میں بسنے والے لوگوں کے حالات جن کی تباہی صحت کی وجہ وہ تمام سیمنٹ فیکٹریاں ہیں جو کہ علاقہ کے عوام برداشت کرنے پر مجبور ہیں۔صرف پانچ سال میں یہ علاقہ جو قدرتی طور پر بے پناہ حُسن رکھتا تھا اور کھون وادی کی تو ایک مثال دی جاتی تھی جو آج کھنڈرات ،انسانی طمع اور لالچ کی منہ بولتی تصویر ہے۔جس میں کٹاس راج مندر بھی واقع ہے جو ہندوؤں کی ہزاروں سال پہلے بھی ایک عبادت گاہ تھی اور جس کے نیچے ایک ایسا تالاب موجود ہے جس کی گہرائی کا صحیح اندازہ آج تک نہیں ہو سکا۔یہ عظیم تالاب جس کا پانی چواء سیدن شاہ تک موجود تھا۔ہزاروں سال سے جس کی زیر زمین پانی کی سطح ایک انچ بھی کم نہ ہوئی تھی کیونکہ قدرتی نظام کے تحت بے شمار چشموں کا پانی اس میں گرتا رہتا تھا لیکن ارباب اختیار نے ہزاروں سال سے واقع آبی ذخیرے کو پہلے تو ایک سیمنٹ پلانٹ لگا کر تباہ کر دیا۔حقیقتاً سیمنٹ کی تیاری میں بے پناہ پانی استعمال ہوتا ہے اور اس ایک پلانٹ نے صرف پانچ سالوں میں اس علاقے کو تباہ و برباد کر دیا ہے۔2006 میں جناب ایل کے ایڈوانی بھی کٹاس راج مندر آئے تھے اور اس مندر اور علاقے کی تاریخی اہمیت کا تفصیلاً ذکر کیا تھا لیکن ارباب اختیار کو کچھ احساس نہ ہو سکا بلکہ اس عظیم علاقے کی

اہمیت کی قدر اس طرح کی گئی کہ گورنمنٹ سکول کٹاس کی عمارت کے اس علاقے میں جہاں مندر کی آبی گزر گاہ تھی سکول کے لئے ٹائیلٹ ٹینک کھود دیئے گئے۔آج کہون وادی اور ارد گرد کے علاقے میں تین مزید سیمنٹ پلانٹ لگ چکے ہیں جس کی فی پلانٹ پیداوار تقریباً10ہزار ٹن یومیہ ہے۔اس کا مطلب یہ ہے کہ 40ہزار ٹن یومیہ سیمنٹ یہاں بن رہا ہے۔یہ علاقہ نہ صرف پانی سے تیزی سے محروم ہو رہا ہے بلکہ اس کے ساتھ ساتھ چونے کا پتھر اور چکنی مٹی بھی جو سیمنٹ کا لازمی جز ہے کے استعمال کی وجہ سے زمین ہمیشہ کے لئے تیزی سے بنجر ہو رہی ہے اور ایک کھنڈر کی شکل اختیار کر رہی ہے۔قدرت نے جو جنت انسان کو بخشی تھی آج کے انسان کی ہوسِ زر نے اُس کو ختم کر دیا۔

جناب سپیکر!06-2005میں جن دنوں یہ پلانٹ لگ رہے تھے علاقے کے لوگوں نے معاملہ ہائی کورٹ میں بھی اُٹھایا تھا لیکن محکمہ تحفظ ماحول نے پلانٹ لگانے والوں کی داستان گوئی میں جو اصل میں داستان جھوٹ تھی لاپروائی کا ثبوت دیا اور سرمایہ کاروں کے اس مفروضے کو سچ مان لیا کہ وہ پانی خانپور ڈیم اور دریائے جہلم سے حاصل کریں گے اور زیرِ زمین پانی کے ذخیرے کو استعمال نہیں کریں گے لیکن یہ سب کچھ دھوکا اور سراب تھا۔ایک اور تاریخی المیہ یہ ہو رہا ہے کہ ان پلانٹوں سے سیمنٹ افغانستان اور ہندوستان بھیجا جا رہا ہے اور اس کی ترسیل میں بڑے بڑے ٹریلرز نے چکوال اور ارد گرد کی تمام سڑکوں کو تباہ کر دیا۔آج یہ انتہائی خوبصورت وادی جہاں اب چونے کا پتھر نکالنے کی وجہ سے بہت بڑے بڑے گڑھے بن چکے ہیں جو ایک ایسا ویرانہ ہے جسے دو تین منٹ سے زیادہ دیکھنا بھی کوئی پسند نہیں کرے گا۔ایوان کے معزز ممبران کو سوچنا ہوگا کہ آنے والی نسلیں ہمیں کن الفاظ سے یاد کریں گی لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین):جناب سپیکر!یہ درست ہے کہ کہون وادی بے پناہ قدرتی حسن میں مالا مال ہونے کے علاوہ ایک قیمتی قومی اثاثہ بھی ہے جس میں کٹاس راج مندر جو کہ ہندوؤں کی ہزاروں سال پرانی عبادت گاہ ہے موجود ہے۔اس مندر کے نیچے شیو جی ہندوؤں کے بھگوان کا تالاب بھی واقع ہے۔وادی کہون میں سیمنٹ کی فیکٹریاں لگائی گئی ہیں جو اپنے خام مال کی ضرورت کو پورا کرنے کے لئے اس علاقہ کی مرہون منت ہیں۔

جناب سپیکر!آج سے تقریباً تین سال قبل حکومت پنجاب نے اس قومی ورثے کی حالت کو بہتر بنانے کے لئے خصوصی اقدامات کئے اور اس کو اپنی اصلی حالت میں بحال کیا۔اس کے تالاب میں لگی

واٹر سپلائی کو ختم کیا گیا اور اس کے تالاب کو desilt کروانے کے بعد اس کو اس کی اصلی حالت میں بحال کیا گیا اور کٹاس راج کی عمارت کو بھی مرمت کروایا گیا۔ حکومت پنجاب کے ان خصوصی اقدامات کو پاکستان میں موجود ہندو برادری نے بہت سراہا۔ کٹاس راج کے مندر میں عبادت بھی کی جاتی ہے۔ تحصیل چواء سیدن شاہ اور کلر کہار میں اس وقت بیسٹ وے سیمنٹ، ڈی جی خان سیمنٹ، غریب وال سیمنٹ اور پاکستان سیمنٹ کی فیکٹریاں مقامی خام مال کی وجہ سے لگی ہوئی ہیں جو کہ اس وقت اپنا پیداواری کام کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر! کٹاس راس مندر کو بحال کرنے کے عمل کے دوران سیمنٹ فیکٹریوں کے معاملات کا بھی جائزہ لیا گیا مگر کٹاس راج مندر کی حالت ابتر ہونے اور تالاب کے آلودہ ہونے میں ان سیمنٹ فیکٹریوں کا کوئی کردار نہیں پایا گیا۔ چونکہ اسی علاقے میں سیمنٹ بنانے کا خام مال دستیاب ہے اس لئے یہاں ہی سیمنٹ فیکٹریاں لگ سکتی ہیں۔ تاہم ان تمام سیمنٹ فیکٹریوں نے آلودگی کنٹرول کرنے کے لئے اپنے بہترین آلات نصب کر رکھے ہیں اور جہاں بھی کوئی کوتاہی علم میں آتی ہے تو ان فیکٹریوں کے خلاف فوراً حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جاتی ہے۔

جناب سپیکر! کھون وادی کو خوبصورت رکھنے کے لئے، وہاں کے لوگوں کو صحت و صفائی اور تعلیم کی سہولیات فراہم کرنے کے لئے مختلف محکمہ جات اپنا فعال کردار ادا کر رہے ہیں جن میں محکمہ آثار قدیمہ، ٹی ایم اے، محکمہ جنگلات، محکمہ مائنز، محکمہ صحت، محکمہ پبلک ہیلتھ، محکمہ تعلیم، محکمہ ہائی وے اور محکمہ آبپاشی شامل ہیں۔

جناب سپیکر! اس کے علاوہ چکوال میں 22 چھوٹے ڈیمز بنائے گئے ہیں جو کہ زیر زمین پانی کی سطح کو بڑھانے میں مددگار ثابت ہو رہے ہیں۔ اس کے ساتھ سیمنٹ فیکٹری مالکان نے بارشی پانی کو ذخیرہ کرنے کے لئے آبی ذخائر بھی بنائے ہوئے ہیں۔ مزید یہ کہ سیمنٹ فیکٹریوں کے مالکان نے محکمہ تحفظ ماحول کی ہدایت پر ماحول کی بہتری کے لئے علاقہ میں بڑی تعداد میں درخت لگائے ہیں۔

جناب سپیکر! سیمنٹ کی ترسیل بذریعہ ٹرک کی جاتی ہے جس کی وجہ سے سڑک کی حالت کو نظر انداز نہیں کیا جا سکتا۔ پنجاب گورنمنٹ نے چواء سیدن شاہ سے کلر کہار تک سڑک کو از سر نو تعمیر کیا ہے۔ سیمنٹ یا کوئی ایسا material جو کہ سیمنٹ کی تیاری میں استعمال ہوتا ہے کو لے کر گزرنے والی گاڑی سے -/500 روپے فی گاڑی وصول کئے جاتے ہیں۔ اب ٹریفک کی روانی میں کسی طور پر بھی کوئی رکاوٹ نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 964/15 بھی شیخ علاؤالدین کی ہے۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! کیا آپ اس تحریک التوائے کار کو کل تک کے لئے pending کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جناب! کر دیتے ہیں۔

شیخ علاؤالدین: جناب سپیکر! میری جو بقایا تحاریک ہیں ان کو kindly کل تک کے لئے pending کر دیں۔ آپ کی مہربانی ہو گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: شیخ صاحب کی تحریک التوائے کار نمبر 964/15 کو کل تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1025 امجد علی جاوید صاحب کی ہے۔

پھلوں، سبزیوں اور دالوں پر زہریلے سپرے کی وجہ سے انسانی صحت پر مضر اثرات کا انکشاف

جناب امجد علی جاوید: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "ایکسپریس" مورخہ 14- نومبر 2015 کی خبر کے مطابق پھلوں، سبزیوں اور دالوں میں زہریلی سپرے کے بڑھتے ہوئے اثرات کا انکشاف۔ زہریلے پن کی شرح 5 سے 14 فیصد تک جا پہنچی۔ تفصیلات کے مطابق ایوب زرعی تحقیقاتی ادارے نے سبزیوں، پھلوں اور دالوں سمیت 38 اشیائے ضروریہ میں زہریلے پن میں روز بروز اضافے کا انکشاف کیا ہے۔ ایوب ایگریکلچر ریسرچ انسٹیٹیوٹ کے تحت قائم پیسٹی سائیڈز ریزیڈیو لیبارٹری کالا شاہ کاکو کے زرعی سائنسدانوں نے سیب، کیلا، کینو، امرود، تربوز، آلو، پالک، میتھی، لوبیا، گوبھی، گاجر، مولی، ساگ، چاول اور مکئی سمیت 38 کھانے کی آئٹمز پر ریسرچ کی۔ اس کے نتیجے میں پتا چلا کہ روزمرہ استعمال اور کھانے کی ان اشیاء میں زہریلے پن کی شرح 14 فیصد تک جا پہنچی ہے جسے انسانی صحت کے لئے انتہائی خطرناک اور تباہ کن قرار دیا گیا ہے۔ زرعی ماہرین نے حکومت سے سفارش کی ہے کہ اس صورتحال پر فوری توجہ دی جائے اور اس کو انٹرنیشنل سٹینڈرڈ سے ہم آہنگ کیا جائے اور پیسٹی سائیڈز کے استعمال سے متعلق پرانے قوانین میں تبدیلی کی جائے۔ سبزیوں، پھلوں اور دالوں میں زہر کی بڑھتی ہوئی مقدار کے متعلق سنگین صورتحال کے

منظر عام پر آنے سے عوام الناس میں شدید تشویش پائی جاتی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! شکریہ۔ محکمہ زراعت شعبہ تحقیق کے تحت 2005 میں کالا شاہ کاکو میں ایک Pesticide Residue Laboratory قائم کی گئی ہے جس کا بنیادی مقصد مختلف فصلوں، سبزیوں، پھلوں اور دالوں میں زہر کی باقیات اور نقصان دہ حد کو معلوم کرنا ہے۔ اس laboratory کی کارکردگی کے مطابق سال 13-2012 میں 265 sample لئے گئے جن میں 1.5 فیصد زہر پائی گئی، 14-2013 میں 510 sample لئے گئے جن میں زہر کے اثرات ایک فیصد پائے گئے، 15-2014 میں 336 sample لئے گئے جن میں 4 فیصد زہر کے اثرات پائے گئے۔ فصلوں کے اندر زہر پاشی کی باقیات کی وجہ محکمہ زراعت کی زہر پاشی سے متعلق سفارشات سے انحراف ہے۔ زمیندار اور کاشتکار حضرات فصلوں پر سپرے صحیح وقت اور صحیح مقدار میں اگر کریں تو اس پر کافی حد تک قابو پایا جا سکتا ہے۔ اس مقصد کے لئے ماہرین زراعت زمیندار بھائیوں کو زرعی ادویات کا سپرے کرنے کے لئے صحیح وقت اور مقدار کے بارے میں ریڈیو، زراعت نامہ اور سائنسی جریدوں کے ذریعے مشورہ دیتے ہیں جس پر عمل کر کے زرعی ادویات کے نقصان دہ باقی ماندہ اثرات سے بچا جا سکتا ہے۔ سبزیات، باغات اور فصلات پر ضرر رساں کیڑوں و بیماریوں کے لئے نئی chemistry کی زہریں سفارش کی جاتی ہے جو کہ اپنے منفرد طریقہ اثر اور کم باقیات کی وجہ سے محفوظ سمجھی جاتی ہیں۔ مضر صحت 26 ادویات کو حکومت پاکستان نے بین کیا ہے نیز محکمہ زراعت کے 267 pesticide inspector کسانوں کو معیاری ادویات کی یقینی دستیابی کے لئے dealers and retailers کا سختی سے معائنہ کرتے رہتے ہیں۔ زرعی ادویات کے distributors کے لئے کم از کم پانچ زرعی گریجویٹ ماہرین کی بھرتی کو لازمی قرار دیا گیا ہے تاکہ وہ کیمیائی زہروں کا کاروبار اور استعمال ذمہ دارانہ طریقے سے کر سکیں۔ نقصان دہ کیڑوں کے حیاتیاتی انسداد کے لئے گیارہ اضلاع میں Biological Control Laboratories قائم کی گئی ہیں جہاں بڑے پیمانے پر کسان دوست کیڑوں کی پرورش کر کے کھیتوں میں چھوڑا جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1027 سردار شہاب الدین کی ہے۔۔۔ موجود

نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1029 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن مؤکل، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1032 محترمہ باسمہ چودھری، محترمہ خدیجہ عمر کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1034 چودھری عامر سلطان چیمہ، محترمہ باسمہ چودھری۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1036 میاں محمود الرشید، میاں محمد اسلم اقبال، ڈاکٹر نوشین حامد کی ہے۔۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں وہ ادھر ہی تھے، آ جاتے ہیں۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر1037 محترمہ خدیجہ عمر، محترمہ باسمہ چودھری، جناب احمد شاہ کھگہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1038 جناب احسن ریاض فتیانہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو pending کر دیں۔اگلی تحریک التوائے کار نمبر1039 میاں طارق محمود کی ہے۔

محکمہ زکوٰۃ و عشر کی جانب سے سرکاری و پرائیویٹ ہسپتالوں میں غریب مریضوں کے لئے مہنگے داموں ادویات کی خرید کا انکشاف

میاں طارق محمود: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ حکومت پنجاب محکمہ زکوٰۃ و عشر صوبہ بھر کے تمام سرکاری اور پرائیویٹ ہسپتالوں کو غریب اور مستحق مریضوں کے علاج معالجہ اور ادویات کی فراہمی کے لئے فنڈز فراہم کرتی ہے۔یہ رقم لاکھ سے لے کر کروڑوں روپے تک کی ہوتی ہے۔اس رقم سے جو ادویات غریب اور مستحق مریضوں کو خرید کر فراہم کی جاتی ہیں وہ زیادہ ریٹ پر خرید کی جاتی ہیں جبکہ حکومت پنجاب محکمہ صحت کی جانب سے فراہم کردہ رقم سے جو ادویات خرید کی جاتی ہیں ان ادویات کی same کوالٹی میں قیمت کافی کم ہوتی ہے۔اس کی وجہ یہ ہے جو رقم حکومت پنجاب محکمہ صحت ادویات کی خرید کے لئے ہسپتالوں کو فراہم کرتا ہے وہ کروڑوں روپے کی ہوتی ہے اور ان ادویات کی فراہمی میں ادویات بنانے والی فیکٹریاں خود حصہ لیتی ہیں اور وہ ڈائریکٹ ہسپتالوں کو ادویات فراہم کرتی ہیں جبکہ زکوٰۃ و عشر کی رقم لاکھ سے کروڑ تک کی ہوتی ہے۔ رقم

کم ہونے کی وجہ سے یہ ہسپتالوں (پرائیویٹ اور سرکاری) کو ادویات، میڈیکل سٹورز سے خرید کی جا رہی ہیں۔ چاہئے تو یہ کہ محکمہ صحت اور محکمہ زکوٰۃ و عشر کی فراہم کردہ رقم سے اکٹھی ادویات خرید کی جائیں تاکہ کم قیمت پر ادویات ملیں اور زیادہ تعداد میں غرباء اور مستحق مریضوں کو فراہم کی جا سکیں۔ ایسے نہ ہونے پر نہ صرف ان مریضوں، ان کے لواحقین کے ساتھ ساتھ ہسپتالوں کی انتظامیہ بھی پریشان ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس ضمن میں عرض یہ ہے کہ محکمہ زکوٰۃ و عشر پنجاب صوبائی سطح کے سرکاری و مخصوص نجی ہسپتالوں سمیت ڈسٹرکٹ و تحصیل ہیڈ کوارٹر ہسپتالوں کو زکوٰۃ فنڈ سے مستحق مریضوں کے مفت علاج معالجہ کے لئے فنڈز فراہم کرتا ہے۔ محکمہ نے اس مقصد کے لئے طریق کار وضع کیا ہوا ہے جو صوبائی کونسل سے منظور شدہ ہے۔ اس طریق کار کے مطابق ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی ادویات کی خریداری کی ذمہ دار ہے۔ ہر ہسپتال میں میڈیکل سپرنٹنڈنٹ، میڈیکل سوشل آفیسر، سینئر ڈاکٹرز اور ضلعی چیئرمین زکوٰۃ و عشر کے نمائندے پر مشتمل ہیلتھ ویلفیئر کمیٹی قواعد و ضوابط کے مطابق ان فنڈز کا استعمال کرتی ہے۔ ہیلتھ ویلفیئر کمیٹیز اس رقم سے روزمرہ کی ادویات کی bulk میں local purchase کی جاتی ہے۔

مذکورہ بالا دونوں طریق کار کے تحت حکومت کے مروجہ قوانین کے تحت ہی ادویات خریدی جاتی ہیں۔ اس تحریک میں کسی مخصوص ادارے یا ہسپتال کا ذکر کیا گیا ہے اور نہ ہی rates کا کوئی موازنہ پیش کیا گیا ہے جس سے اس امر کی تصدیق ہو سکے کہ زکوٰۃ فنڈ سے ادویات کس ہسپتال یا صحت کے ادارے کی جانب سے مہنگی خریدی گئی ہیں۔ تاہم محکمہ زکوٰۃ و عشر کی نسبت اٹھائے گئے اقدامات کا جائزہ لینے کے لئے ہم تیار ہیں اگر زکوٰۃ فنڈ اور محکمہ صحت کی ادویات کی قیمت خریداری میں کہیں فرق پایا گیا یا ادویات کی خریداری میں قواعد و ضوابط کی خلاف ورزی نوٹ کی گئی تو وہاں حسب ضابطہ کارروائی عمل میں لائی جائے گی۔ یہاں یہ بھی ضروری ہے کہ محکمہ نے زکوٰۃ کی تقسیم کے عمل میں بہتری، شفافیت، آسانی اور اسے جدید طریقوں سے ہم آہنگ کرنے کے لئے بہت سے اقدامات اٹھائے ہیں اور اس کے ساتھ ہی ادویات کی مرکزی سطح پر خریداری کے لئے بھی ہسپتالوں کو مختلف طریق کار کی نسبت واضح کیا گیا ہے۔ اس ضمن میں محکمہ تجرباتی بنیاد پر کچھ ہسپتالوں میں pilot project بھی شروع کرنے کا ارادہ رکھتا ہے

جس کے لئے محکمہ صحت ادویہ ساز کمپنیوں اور ہسپتالوں کے میڈیکل سپرنٹنڈنٹس کے ساتھ باہم مشاورت سے یہ طریق کار انشاء اللہ وضع کرے گا جسے آئندہ مالی سال سے قبل نافذالعمل کر دیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، بہت شکریہ۔ اس تحریک التوائے کار کا جواب آ گیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے اگلی تحریک التوائے کار نمبر 1041 چودھری عامر سلطان چیمہ، سردار وقاص حسن موکل، ڈاکٹر محمد افضل کی ہے۔

میڈیکل کالجز کا پی ایم ڈی سے الحاق

ڈاکٹر محمد افضل: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ میرے اور دوسرے بہت سے ممبران اسمبلی کے علم میں ہے کہ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل نے ایک قانونی ترمیم پر عمل کرتے ہوئے ایسے تمام میڈیکل کالجز کو ہدایت کی تھی کہ جن کا تاحال ایسی یونیورسٹیز سے affiliation ہے جن میں میڈیکل اور ڈینٹیسٹری کی تعلیم نہیں دی جاتی وہ فوری طور پر (پی ایم ڈی سی) سے اپنا الحاق کروالیں بصورت دیگر ان کو اپنے کالجز کی بندش کا سامنا ہوگا۔ ایسی ہی صورتحال کا شیخ زید کے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج کو سامنا کرنا پڑا۔ جس کا پنجاب یونیورسٹی کے ساتھ الحاق تھا چونکہ پنجاب یونیورسٹی میں میڈیکل اور ڈینٹیسٹری کی تعلیم نہیں دی جا رہی تھی۔ پنجاب یونیورسٹی نے قانون پر عمل کرتے ہوئے اس کا الحاق ختم کر دیا۔ پاکستان میڈیکل اینڈ ڈینٹل کونسل کی طرف سے وقت دیئے جانے کے باوجود شیخ زید میڈیکل کالج کی انتظامیہ نے پی ایم ڈی سی سے الحاق نہ کیا اور اس ضمن میں لاہور ہائیکورٹ کے حکم کو بھی نظر انداز کر دیا جس پر پی ایم ڈی سی نے اس کالج کو بند کر دیا۔ شیخ زید ہسپتال کے پوسٹ گریجویٹ میڈیکل کالج کی انتظامیہ کی ہٹ دھرمی کی وجہ سے وہاں پڑھنے والے پوسٹ گریجویشن کے 250 اور ایم بی بی ایس کے 100 طلباء کے مستقبل کو تاریکیوں میں دھکیل دیا گیا ہے اور ان کے لواحقین کو لامتناہی مشکلات میں ڈال دیا گیا ہے۔ انہوں نے حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ شیخ زید پوسٹ گریجویٹ میڈیکل انسٹیٹیوٹ کو ہدایات جاری کرے اور فوری طور پر اپنی affiliation کنگ ایڈورڈ میڈیکل یونیورسٹی یا یونیورسٹی آف ہیلتھ سائنس کے ساتھ کروائیں اور تمام قانونی پابندیوں کو پورا کریں تاکہ وہاں پڑھنے والے طلباء کو ہر ممکنہ نقصان سے بچایا جائے اور آنے

والے وقت میں طلباء کو اس کالج میں داخلہ مل سکے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور(جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ٹھیک ہے۔ اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1043 میاں محمود الرشید صاحب کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتے تک کے لئے pending کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1044 چودھری عامر سلطان چیمہ کی ہے۔۔۔ موجود نہیں ہیں لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1045 میاں محمود الرشید کی ہے یہ ڈاکٹر سید وسیم اختر کی request پر pending کی جاتی ہے۔ اگلی تحریک التوائے کار نمبر 15/1048 جناب احسن ریاض فتیانہ کی ہے۔ جی، فتیانہ صاحب!

میاں محمد یسٰین کے بیٹے پر فائرنگ کرنے والے ملزمان کو گرفتار کرنے کا مطالبہ

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی ملتوی کر دی جائے۔ مسئلہ یہ ہے کہ روزنامہ "پاکستان آبزرور" مورخہ 23۔نومبر 2015 کی خبر کے مطابق سمگلرز نے مورخہ 15۔اکتوبر 2015 کو میاں محمد یسٰین کسٹم انویسٹی گیشن وانٹیلی جنس آفیسر کے گھر واقع وفاقی کالونی کے باہر اندھا دھند فائرنگ کر دی جس سے میاں محمد یسٰین کا بیٹا محسن یسٰین شدید زخمی ہو گیا۔ اس واقع کی ایف آئی آر مورخہ 16۔اکتوبر 2015 کو تھانہ وفاقی کالونی میں درج ہوئی۔ پانچ ہفتے گزرنے پر بھی ملزمان کی نشاندہی کے باوجود ملی بھگت کی بناء پر پولیس نے کسی کو گرفتار نہیں کیا۔ اس سلسلے میں کسٹم کے اعلیٰ افسران نے سی سی پی او لاہور سے بھی رابطہ کیا لیکن معاملہ جوں کا توں ہے اور معاملہ اس حد تک بگڑتا جا رہا

ہے کہ قاتلوں نے میاں یٰسین کو نشانہ بنانے کی ٹھان لی ہے اور مسلسل قتل کی دھمکیاں دے رہے ہیں۔ زخمی محسن یٰسین کے والد میاں محمد یٰسین ان کے اہلخانہ اور عوام بشمول محکمہ کسٹم نے وزیراعلیٰ پنجاب اور حکومت پنجاب سے مطالبہ کیا ہے کہ وہ واقعہ کا فوری نوٹس لے کر ملزمان کی گرفتاری کو یقینی بنائیں اور متاثرہ خاندان کو انصاف مہیا کریں لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کرنے کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، پارلیمانی سیکرٹری صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! یہ واقعہ جو تحریک التوائے کار میں بیان کیا گیا ہے۔ اس پر مقدمہ درج رجسٹر ہو کر تفتیش مقدمہ بذریعہ محمد ریاض اے ایس آئی عمل میں لائی گئی ہے۔ ملاحظہ موقع کیا گیا ہے۔ مدعی و گواہان کو شامل تفتیش کیا گیا ہے۔ بحوالہ ضمنی نمبر1 جرم 148,149 تعزیرات پاکستان ایزاد کیا گیا ہے مضروب کو شامل تفتیش کیا گیا ہے اور مذکورہ کا میڈیکل مورخہ 15-11-20 کو موصول ہوا ہے جو کہ بطابق میڈیکل ضربات کے جرم 336, 337F3, 337F5, 337A تعزیرات پاکستان ایزاد ہوا ملزم صفدر اقبال برضمانت عبوری از سیشن کورٹ مورخہ 15-10-28 کو شامل تفتیش ہوا ہے جو کہ ملزم صفدر اقبال مورخہ 15-12-15 تک برضمانت عبوری رہا ہے بقیہ ملزمان کے مکمل ایڈریس مدعی نے دیئے ہیں جن کی تلاش کی جارہی ہے جو کہ دستیاب نہ ہوئے ہیں۔ مدعی مقدمہ نے ملزمان کے چند فون نمبرز دیئے ہیں جن کا call data کے حصول کے لئے کوشش کی جارہی ہے۔ درخواست بھجوائی گئی ہے۔ مقدمہ ہذا میں نامزد کافی ملزمان کے ایڈریس تحریر ہیں اور نہ ہی مدعی کی طرف سے کوئی ایڈریس دیئے گئے ہیں۔ تاہم مخبران مقرر کئے گئے ہیں انشاء اللہ جلد ہی ملزمان کو حسب ضابطہ گرفتار کیا جائے گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار جواب آگیا ہے لہٰذا اس تحریک التوائے کار کو dispose of کیا جاتا ہے۔ جی، احمد سعید خان صاحب! آپ اپنی تحریک التوائے کار out of turn پیش کریں۔

کسان فصلات کا مناسب ریٹ نہ ملنے کی وجہ سے معاشی بدحالی کا شکار

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! شکریہ۔ میں یہ تحریک پیش کرتا ہوں کہ اہمیت عامہ رکھنے والے ایک اہم اور فوری نوعیت کے مسئلہ کو زیر بحث لانے کے لئے اسمبلی کی کارروائی کو ملتوی کر دیا جائے۔ مسئلہ یہ

ہے کہ صوبہ بھر میں کاشتکار اور کسان پچھلے دو سال سے معاشی بد حالی کا شکار ہیں۔ کسان کو مونجی کی فصل کا ریٹ پورا نہیں مل سکا اور اگر یہ کہا جائے کہ اس کی لاگت اخراجات بھی پورے نہیں ہوئے تو غلط نہ ہوگا۔ اس کے ساتھ ساتھ گنے کے کاشتکار کو کٹوتیوں کے مرحلہ سے گزرتے ہوئے جب بل بنا کر دیا جاتا ہے تو پھر اس کے چھ چھ ماہ اور سال سال بعد اس کو رقم کی ادائیگی نہیں کی جاتی۔ جب آلو کے کاشتکار کو دیکھیں تو اس کی فصل لاگت ملنا تو درکنار اس کی فصل کو منڈی میں کوئی خریدنے کے لئے تیار نہیں اور اوپر سے ستم ظریفی یہ ہے کہ واپڈا کاشتکار کو زائد یونٹس ڈال کر دوبارہ بل درست کرنے کے لئے بھی تیار نہیں ہے۔ اگر کاشتکار کی اس محنت کا اجر نہیں ملے گا اور اس طرح اس کا معاشی استحصال ہوتا رہا تو کسان معاشی طور پر تباہ و برباد ہو جائے گا۔ وہ اپنے خاندان کی کفالت بھی نہیں کر سکے گا۔ اب ضرورت اس بات کی ہے کہ حکومت فوری طور پر توجہ کرے اور کسان کے دگرگوں حالات اور بگڑتی ہوئی معاشی حالت کو بہتر کرنے کے لئے ضروری ہے اور یہ معاملہ اسمبلی کی فوری دخل اندازی کا متقاضی ہے لہٰذا استدعا ہے کہ میری تحریک کو باضابطہ قرار دے کر اس پر ایوان میں بحث کی اجازت دی جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گوندل صاحب!

پارلیمانی سیکرٹری برائے قانون و پارلیمانی امور (جناب نذر حسین): جناب سپیکر! اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، اس تحریک التوائے کار کو اگلے ہفتہ تک pending کیا جاتا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری ایک درخواست ہے اور میں یہ آپ سے ہاتھ جوڑ کر کرنے لگا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ آپ ویسے کریں ہاتھ جوڑنے کی کیا ضرورت ہے؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری استدعا صرف یہ ہے کہ اس تحریک التوائے کار میں ملک احمد سعید خان نے جو raise issues کئے ہیں یہ اتنے سادہ نہیں ہیں۔ اس کے جواب کے لئے اگر پارلیمانی سیکرٹری قانون کہہ رہے ہیں کہ اس کو اگلے ہفتہ کے لئے pending کر لیں تو اس وقت حالت یہ ہے کہ پچھلے دو ماہ سے آلو کا کاشتکار اپنی جنس کو اٹھا کر منڈیوں کے دروازوں کے باہر ٹرالیوں کی لائنیں لگا کر کھڑا ہے اور کوئی خریدار نہیں ہے۔ اسی طرح چاول کی فصل پر کسی کاشتکار کو چھ سو سے سات سو روپے تک قیمت نہیں مل سکی۔ اس کی اپنی لاگت پوری نہیں ہوئی اور لوگ خودکشیوں پر مجبور ہیں۔ واپڈا کے بل

نہیں دیئے جا رہے، واپڈا disconnection کے لئے raiding teams بھیج رہا ہے۔ گورنمنٹ نے ٹیمیں بنائی ہوئی ہیں کہ جس ٹیوب ویل کا آپ کو بل نہیں ملتا جا کر اس کی بجلی disconnect کر دیں۔ اس پر پارلیمانی سیکرٹری اگلے ہفتہ کے لئے اس تحریک کو pending کرنے کے لئے کہہ رہے ہیں تو آپ ایک time fix کر دیں یا ایوان میں اس بات پر time fix کر دیں کہ جن زرعی اجناس کی قیمتیں نہیں مل رہیں اس کے محرکات یا وجہ کیا ہے؟ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ میرے خیال میں اُس وقت آپ ہاؤس میں موجود نہیں تھے۔ منسٹر صاحب تھوڑی دیر پہلے تک یہاں پر موجود تھے ابھی گئے ہیں۔ انہوں نے ہر چیز کا تفصیلی جواب بھی دیا ہے اور آپ کی خواہش کو مدنظر رکھتے ہوئے ایک دن ہم نے زراعت کے اوپر بحث کے لئے بھی مختص کرا دیا ہے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ٹھیک ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں ساری باتیں آ جائیں گی۔ جہاں تک تحریک التوائے کار کی بات ہے تو اس کا جواب بھی پارلیمانی سیکرٹری صاحب دیں گے۔ انہوں نے بجلی کے حوالے سے بھی بات کی، آلو پر بھی بات کی اور تمام باتوں کا کھل کر یہاں پر جواب دیا ہے۔ آپ اس وقت یہاں موجود نہیں تھے اگر ہوتے تو پھر شاید آپ کو اندازہ ہو جاتا۔ بہر حال زراعت کے لئے ایک دن بحث کے لئے مختص کیا جائے گا۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! تھوڑا سا موقع دیں تو میں ایک اور بات add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ملک صاحب!

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! یہ بڑا اہم issue ہے۔ آپ سمجھ لیں کہ یہ کسان کی شہ رگ کا مسئلہ ہے۔ آپ نے کل بڑی مہربانی کی تھی اور آج اس کے follow up میں منسٹر صاحب نے ایک دن مختص کرنے کے لئے فرما دیا ہے۔ آپ نے کل بھی معزز ممبر جناب احمد خان بھچر کے پوائنٹ آف آرڈر پر بڑا خوبصورت فیصلہ دیا اور کہا کہ منسٹر صاحب کو یہاں پر بلا کر کہیں گے۔ میری اس میں submission یہ ہو گی اور آپ کے rules میں بھی اس کی گنجائش موجود ہے کہ اگر ایوان کی کوئی سپیشل کمیٹی بنا دی جائے اور اس میں وزیر خوراک، وزیر خزانہ، وزیر زراعت اور کچھ ہمارے ممبران کو شامل کر کے اس کا کم از کم ہمیں اندازہ کرنا چاہئے کہ یہ حالات کیوں پیدا ہو رہے ہیں؟ اس میں کسان کو کم از کم price security ہمیں دینی پڑے گی۔ جب تک ہم کسان۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! کمیٹی بھی rules allow کرتی ہے۔

ملک احمد سعید خان: جناب سپیکر! اس نے بجلی کا نظام چلانا ہے۔ تو اس کا ہمیں کم از کم اندازہ کرنا چاہئے اور اس کی تحقیقات کرنی چاہئے کہ یہ ہو کیا رہا ہے؟ تو آنے والے اگلے دو چار سال۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میری ایک گزارش سن لیں جس دن اس پر بحث ہو گی اگر ضرورت محسوس کی گئی تو اس پر کمیٹی بھی بنا دی جائے گی۔ ایک دفعہ بحث پر ان کا مؤقف آ جانے دیں تو پھر اس کے بعد دیکھیں گے کہ کیا کمیٹی کی ضرورت ہے اگر بنانی پڑی تو کمیٹی بھی بنا دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں صرف ایک بات کرنا چاہتا ہوں کہ گنے کی کاشت کے حوالے سے باجوہ صاحب نے آپ کے سامنے ایک تحریک التوائے کار رکھی۔ اس پر ایوان کی ایک کمیٹی form کی جانی تھی۔ میری گزارش صرف یہ ہے کہ جو words آپ نے کہنے ہیں words uttered by the Speaker ان کی ایک sanctity ہے۔ آپ کے حکم کے مطابق یہاں ایک کمیٹی تشکیل دی گئی آج کے حالات یہ ہیں کہ ایک سال گزرنے کے بعد۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! کس چیز کی کمیٹی بنائی گئی تھی؟

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! گنے کی کاشتکار کی payment کا معاملہ تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جہاں تک مجھے یاد پڑتا ہے کہ منسٹر فوڈ نے یہاں پر اس کا بڑی تفصیل سے جواب دیا تھا۔

MALIK MUHAMMAD AHMAD KHAN: Mr Speaker! Sir, if you will hear me out just for one minute.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، جی، مہربانی۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میں on the floor of the House یہ کہہ رہا ہوں کہ منسٹر فوڈ کا جواب غلط تھا۔ آج بھی برادر شوگر مل کے ذمے 97 کروڑ روپے کاشتکار کے واجب الادا ہیں۔ وہ مل فروخت ہو گئی اور نیا مالک آ کر بیٹھ گیا ہے۔ ایک سو کروڑ روپے کی چینی کو pledge کر لیا۔ کاشتکار کو پیسے کس طرح دیں گے۔ کین کمشنر آرڈر لکھ کے بھیج دیتا ہے کہ آپ چینی کو بیچیں اور پیسے دے دیں۔ تین تین سال ہو گئے اس مسئلہ میں مبتلا کاشتکار خودکشی کرنے پر مجبور ہیں۔ یہی حالت آلو کے کاشتکار کی بھی

ہے۔ پچھلے سال تو اُس نے گزارا کیا لیکن وہ اس سال گزارا نہیں کر سکے گا۔Something has to be done. آپ اس پر کمیٹی بنائیں تاکہ ہمیں محرکات تو پتا چلیں، ہمیں سمجھ تو آئے کہ ہم نے کیا کاشت کرنا ہے اور کیا کاشت نہیں کرنا؟ اگر میں گندم کاشت کرنے کے قابل ہوں تو میں گندم کاشت کروں گا اگر میں چاول کاشت کرنے کے قابل ہوں تو میں چاول کاشت کروں گا۔ میں ایک ایکڑ پر 55ہزار روپے خرچ کرتا ہوں اور جب میں بیچنے کے لئے جاتا ہوں تو اس middleman کے آگے بھیک مانگنے پر مجبور ہوتا ہوں۔ اس کا دل کرے میری فصل لے اس کا دل نہ کرے میری فصل نہ لے۔ اس وقت قصور، اوکاڑہ، دیپالپور اور ساہیوال میں 35 فیصد لوگ پس کر مر رہے ہیں اور ان کا کوئی پرسان حال نہیں ہے۔ ایک فصل برداشت ہوئی، دوسری فصل برداشت ہوئی۔ آپ مارکیٹنگ فورسز کو کنٹرول کریں کیونکہ یہ گورنمنٹ کا کام ہے۔

I am stating this on the floor of the House even then it might be contemptuous.

کہ منسٹر فوڈ یہاں پر available نہیں ہیں۔ انہوں نے floor پر آکر غلط statement دی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ ان کی غیر موجودگی میں ایسی بات نہ کریں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش سنیں۔ Two responsible Ministers are sitting on the bench. میں آپ سے درخواست کر رہا ہوں کہ اگر فوڈ منسٹر یہاں فرما کر گئے تھے کہ گنے کے کاشتکار کو پیسے ملیں گے تو ایک سال گزرنے کے باوجود stocks جو وہاں پر retain کئے گئے ان پر ایک تو bank claimer ہے وہ کہتا ہے کہ میرے اتنے پیسے ہیں وہ مجھے واپس کرو ورنہ میں چینی نہیں اٹھانے دوں گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! آپ یہ بات ان کی موجودگی میں کریں وہ دو دن پہلے بھی اس ایوان میں موجود تھے۔ آپ ان کے سامنے یہ بات کرتے تو شاید کچھ بہتر ہو جاتا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری گزارش یہ ہے کہ آپ اس پر مہربانی یہ فرمائیں کہ in the presence of Raja Ashfaq Sarwar. جو یہاں پر بیٹھے ہیں۔ وہ ایک responsible Minister ہیں۔ and he has the same department آپ ان کی سربراہی میں ایک کمیٹی تشکیل دے دیں جو صرف کاشتکاروں کی اس بے کسی کا، اس بے حالی کا کچھ۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! جہاں تک کمیٹی کا سوال ہے جب تک فوڈ منسٹر کا کوئی مؤقف نہیں آئے گا اس وقت تک کوئی کمیٹی نہیں بناؤں گا۔ جب وہ آئیں گے تو جواب دیں گے اگر ایوان مطمئن ہوا تو ٹھیک ہے ورنہ پھر کمیٹی بھی بنا دیں گے۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آج میں بول رہا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! یہ آپ ان کے سامنے بولیں اور ان کے جواب کا wait کر لیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! آج میں بول رہا ہوں rest assure. 80 فیصد لوگ یہاں پر انہی کسانوں کے نمائندے کھڑے ہیں یہ کل بھی بولیں گے۔ آج کی بات دب جائے گی لیکن کل کی بات نہیں دبے گی۔ آپ ان لوگوں سے پوچھیں تو سہی ان کی بات تو سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! ڈاکٹر فرخ جاوید صاحب تشریف لے آئے ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! اچھا بتائیں کہ آلو پچھلے سال بھی نہیں بکے اس سال بھی نہیں بکے تو لوگ ان کو بیرون ملک لے جائیں۔ کہاں جائیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب! آج آپ کو ہر معزز ممبر کو علیحدہ علیحدہ جواب دینا پڑے گا جو جس وقت آتا ہے تو پھر وہی بات شروع الف سے start کر دیتا ہے۔ احمد خان صاحب آپ late تشریف لے آئے ہیں اور Question Hour کے دوران آپ موجود نہیں تھے۔ اب ان کا وہی آلو والا issue ہے اور دوسرا وہ بجلی کے حوالے سے بھی بات کر رہے ہیں۔ تو تھوڑا دوبارہ ان کی تسلی کے لئے بتا دیں کہ آپ کیا کر رہے ہیں؟

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! آپ کو بھی موقع دیتے ہیں۔ جی، بھچر صاحب! پہلے آپ سب ایک ہی دفعہ بات کر لیں۔

سردار وقاص حسن مؤکل: جناب سپیکر! آپ نے کہا تھا کہ میں ایوان کی sense لینا چاہتا ہوں اور پھر آپ نے ایوان کی sense لی تھی۔ یہاں پر تمام ممبران بیٹھے ہیں کیونکہ اتنا بڑا issue ہے آپ ایوان کی sense لے لیں۔ اگر ایوان کہتا ہے کہ کمیٹی اب بننی چاہئے تو آپ اب بنا دیں اگر ایوان کہتا ہے کہ کمیٹی بعد میں بنائیں۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سردار صاحب! میری بات سنیں۔ اسی سیشن میں ایک دن ہم نے بحث کے لئے مختص کروادیا ہے آپ کو دو دن پہلے inform کر دیا جائے گا۔ منسٹر صاحب بھی اپنی پوری تیاری کے ساتھ آئیں گے۔ اس کے بعد اگر ایوان یہ سمجھے گا کہ کمیٹی بنانی ہے تو وہ بھی بنادی جائے گی۔ آپ کم از کم فوڈ منسٹر کی بات تو سن لیں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! یہاں پر ایسا بھی ہوتا رہا ہے کہ وقت دے دیا جاتا ہے اور سیشن ختم ہو جاتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اسی سیشن میں بحث کروائی جائے گی آپ فکر نہ کریں۔

سردار وقاص حسن موکل: جناب سپیکر! آپ Friday کا دن رکھ لیں یا next day کا رکھ لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: Next week میں اس پر بحث کروادیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! مجھے آج بہت خوشی ہو رہی ہے کہ آج پورے ایوان میں کسان کسان ہو رہی ہے کل سے بات شروع ہوئی ہے۔ کل آپ نے فرمایا تھا کہ منسٹر صاحب آجائیں گے ویسے تو ایگریکلچر ٹیکس کا معاملہ ہے اور وہ وزیر ایگریکلچر سے متعلقہ نہیں ہے۔ میں آپ کی توجہ چاہوں گا کہ وہ وزیر خزانہ یا وزیر ریونیو سے متعلقہ ہے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! آپ کے کہنے کے مطابق ایگریکلچر منسٹر تو یہاں پر موجود ہیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! آپ کمیٹی بنا کر اس کی رپورٹ بنوائیں کیونکہ 1997 کا جو ایکٹ ہے اس کے contents دوسرے ہیں اور ایڈمنسٹریشن جو implementation کر رہی ہے وہ بالکل اس کو علیحدہ طریقے سے کیا جا رہا ہے اور کسان بے چارے جس طرح ملک صاحب نے فرمایا ہے جو کہ میں سنتا رہا ہوں اس وقت جو ہماری حالت ہے جو ہم نے پھٹی کی گوڈی کروائی تھی اس کے پیسے بھی واپس نہیں آئے۔ میں حلفاً کہہ رہا ہوں۔ آپ بھی اسی ایریا سے تعلق رکھتے ہیں آپ بھی کسان ہیں اور ہم سب کسان ہیں۔ اس میں کسی کے پاس چار ایکڑ زیادہ یا کم ہوں گے۔ اس وقت ہمارا burning issue پنجاب میں جو کسانوں کی حالت ہے۔ مونجی کا جو حال ہوا ہے وہ آپ کو پتا ہے کہ جس طرح منسٹر فرما رہے تھے۔۔۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سیکرٹری اسمبلی زراعت پر بحث کے لئے ایک دن رکھ لیں۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ہم اس وقت دو ٹیکس ایگریکلچر انکم ٹیکس کی مد میں دے رہے ہیں۔ آبیانہ اور مالیہ اس کے علاوہ ہیں۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! ہمارے particular issue کو آپ بحث میں conclude نہیں کر پائیں گے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ملک صاحب! میں نے آپ سے commitment کی ہے جس دن بحث ہو گی ایک دفعہ ان کا مؤقف سامنے آ جائے گا۔ اس وقت دونوں منسٹر صاحبان یہاں پر موجود ہوں گے اور ڈیپارٹمنٹ بھی موجود ہو گا۔ میری بات سنیں۔ ہم اس پر بحث کے لئے ایک دن مختص کر رہے ہیں اور next week میں آپ کے ساتھ commitment ہے۔ یہ ہم کرنے جا رہے ہیں اگر کمیٹی کی ضرورت پڑے گی تو ہم اسی دن اسے notify کر دیں گے۔ Next week میں بحث ہو گی اس کے بعد میں کمیٹی بھی بنا دوں گا۔

ملک محمد احمد خان: جناب سپیکر! میری بات سنیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: خان صاحب! آپ ایسی بات نہ کریں آپ کی خواہش کے مطابق میں نے ایک دن بحث کے لئے مختص کر دیا ہے۔ اب آپ دو تین دن صبر کر لیں اس میں کوئی زیادہ لمبا چوڑا وقت نہیں دیا جا رہا ہے۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کلو صاحب!

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! مجھے بھی ٹائم دیا جائے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: میاں صاحب! میں آپ کو بھی floor دیتا ہوں۔

ملک محمد وارث کلو: جناب سپیکر! یہ ایک natural suffocation ہے۔ جتنے یہاں کاشتکار بیٹھے ہیں جو اٹھ کر بول رہے ہیں وہ آپ کے سامنے ہیں۔ آپ خود بھی زمیندار ہیں اور جتنے زمیندار یہاں بیٹھے ہیں سب کے اندر یہی بھڑاس موجود ہے اور suffocation ہے۔ (نعرہ ہائے تحسین)

جناب سپیکر! اس وقت ہمارے معزز منسٹر صاحب بھی تشریف رکھتے ہیں۔ یقین مانیں کہ ہماری 70 فیصد جو agrarian society ہے اُن کا بُرا حال ہے، وہ لوگ نڈھال ہو چکے ہیں اور خودکشیاں ہو رہی ہیں۔ اس پر صرف ایک زراعت کے شعبہ پر بحث کی ضرورت نہیں ہے، چاہے آپ

بحث کروا کر کمیٹی بنائیں لیکن منسٹر صاحب کی سربراہی میں at length زراعت کے شعبے کو آپ دیکھیں۔ اس کو یہاں open market کر دیں لیکن اس پر restrictions نہ ہوں۔ اب گنے کے کاشتکاروں کے اپنے بیلنے گورنمنٹ نے دفعہ 144 لگا کر ختم کر دیئے اور گڑ بنانے نہیں دیتے۔ ہماری جو basic چینی ہوتی تھی وہ گورنمنٹ بنانے نہیں دیتی۔ جتنے مل مالکان ہیں وہ بنکوں سے limits لیتے ہیں لیکن اُن کو utilize نہیں کرتے۔ وہ utilize اس لئے نہیں کرتے کیونکہ بنکوں کو interest دینا پڑتا ہے۔ گنے کے کاشتکاروں کے ساتھ جو ہو رہا ہے وہ آپ کے سامنے ہے، paddy اور آلو کے ساتھ جو ہوا وہ بھی آپ کے سامنے ہے۔ میں ایک گنے کا کاشتکار ہوں اس لئے مجھے پتا ہے کہ وہاں پر بُرا حال ہے کیونکہ آپ کی جو لاگت ہے وہ وصول نہیں ہوتی۔ آپ ایک زرعی ٹیکس اور ایک زرعی انکم ٹیکس دے رہے ہیں یعنی ٹیکس بھی آپ double دے رہے ہیں۔ اس میں محکمہ خوراک، محکمہ خزانہ اور محکمہ زراعت پر بھی بحث ہوگی لہٰذا اس میں ایک collective wisdom لے کر آپ ایک کمیٹی بنائیں جو مکمل طور پر زراعت کی جو پالیسیاں یہاں سے enforce ہو رہی ہیں اُن کو دیکھے کہ ہم نے اس مرتی ہوئی معیشت کو کیسے زندہ کرنا ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! منسٹر صاحب یہاں موجود ہیں۔

میاں محمد رفیق: جناب سپیکر! میں نے بھی اسی حوالے سے بات کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ذرا ایک منٹ منسٹر صاحب کی بات سن لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! ایک چھوٹی سی عرض کرنی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ سب ممبران پہلے منسٹر صاحب کا مؤقف تو سن لیں۔

جناب احسن ریاض فتیانہ: جناب سپیکر! کسی اور دن کیوں بحث رکھنی ہے؟ ایگریکلچر منسٹر صاحب یہاں پر موجود ہیں لہٰذا آج ہی بحث کر لیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: نہیں۔ اس پر بحث آج کے ایجنڈے پر نہیں ہے اور next week میں یہ ایجنڈے پر آ جائے گی۔ منسٹر صاحب! آپ اس پر بتائیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کلو صاحب! اب آپ غور سے سنیں اور تمام ممبران serious ہو کر بات سنیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! مجھے یہ تسلیم کرنے میں کوئی عار نہیں ہے اور میں بالکل صدقِ دل سے یہ تسلیم کرتا ہوں کہ گنے اور آلو کے کاشتکاروں نے جو یہاں grievances بیان کئے ہیں وہ بالکل حقیقت پر مبنی ہیں۔(نعرہ ہائے تحسین)

(اذانِ ظہر)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، منسٹر صاحب!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! میں گزارش کر رہا تھا کہ گنے اور آلو کے کاشتکاروں نے جو ابھی یہاں پر مسائل پیش کئے ہیں وہ حقیقت پر مبنی ہیں۔ ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ کا کام production کو enhance کرنا، اُس کو pest attacks سے بچانا اور دیگر techniques زمینداروں کو دینا ہوتا ہے۔ الحمدللہ ہماری production ٹھیک ہو رہی ہے، مکئی کی پیداوار 30 سے 100 من ہو چکی ہے، چاول کی پیداوار بھی بڑھی ہے اور کسی وقت گنے کے sucrose contents صرف چھ فیصد ہوتے تھے جبکہ اب 10 فیصد سے اوپر ہیں۔ دراصل یہ مارکیٹنگ کے issues ہیں اور particularly آلو کا issue یہاں اٹھایا گیا تو میں نے پہلے ایوان میں یہ گزارش کی ہے کہ آلو کی export میں کسی قسم کی کوئی پابندی نہیں ہے اور الحمدللہ پاکستان کا آلو کسی ملک میں ban بھی نہیں ہے۔ میرا خود ذاتی طور پر exporter سے رابطہ رہتا ہے بلکہ میری کل ہی بات ہوئی تھی۔ آلو کی export شروع ہو چکی ہے اور ہمارا آلو سری لنکا بھی جا رہا ہے۔ Russia ابھی جانا شروع نہیں ہوا لیکن انہوں نے مجھ سے وعدہ کیا ہے کہ 15 تاریخ کے بعد آلو کی export pick ہونی شروع ہو جائے گی۔ باقی جہاں تک شوگر کین کا مسئلہ ہے تو واقعی ان سب کے مسائل جائز ہیں۔ میں ساری شوگر ملوں کے بارے میں نہیں کہتا لیکن چند شوگر ملیں ایسی ہیں جو کسانوں کا استحصال کرتی ہیں اور وقت پر پیسے نہیں دیتیں بلکہ پچھلے سال کے پیسے بھی اُن کے پاس pending ہیں۔ ہم نے اُن ملوں کے خلاف action لیتے ہوئے اُن کو seal کیا ہے، ان کا مال بھی اٹھایا ہے اور مزید بھی اُن کے خلاف کارروائی کرنے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ جیسے آپ حکم کریں، اگر آج بحث کرنی ہے تو ہم آج بھی حاضر ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! یہ آج کے ایجنڈے پر نہیں ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! اگر کمیٹی بنانا چاہتے ہیں تو مجھے کوئی اعتراض نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس issue پر next week میں ایک دن بحث کے لئے رکھتے ہیں۔ جس دن بحث ہو گی اُس دن وزیر خوراک اور وزیر خزانہ بھی یہاں موجود ہوں گے اور ساتھ منسٹر ایگریکلچر بھی اِدھر موجود ہوں گے۔ آپ سب کو بحث سے دو دن پہلے بتا دیا جائے گا اور اگلے ہفتے میں انشاء اللہ ہم یہ بحث کروائیں گے۔ اس میں سب کی تجاویز بھی آئیں گی اور اگر کمیٹی بنانی پڑی تو اس پر کمیٹی بھی بنا دیں گے۔

جناب احمد خان بھچر: جناب سپیکر! اس کا فائدہ exporters کو ملنا ہے لیکن کسان بے چارا تو نقصان میں ہی ہے۔ یہاں پر support price کی بھی بات کریں کیونکہ support price determine کرنا بھی ضروری ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ میری ایک بات سنیں۔

جناب احمد خان بھچر: جی، فرمائیں!

جناب ڈپٹی سپیکر: میں نے آپ سب ممبران سے کہا ہے کہ next week میں وزیر خزانہ، وزیر خوراک اور وزیر زراعت یہاں پر موجود ہوں گے جس کا آپ کو دو دن پہلے بتا دیا جائے گا۔ آپ سب بحث میں حصہ لیں اور اگر کمیٹی بنانے کی ضرورت پڑے گی تو وہ بھی اسی دن ہی بیٹھ کر ہم بنا لیں گے۔ اس حوالے سے آپ ہمیں دو تین دن دے دیں۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ایک پوائنٹ رہ گیا ہے جو میں اس میں تھوڑا سا add کرنا چاہتا ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، فرمائیں!

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ایگریکلچر انکم ٹیکس بارے میں واقعی ambiguity ہے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! بحث کے دن متعلقہ ڈیپارٹمنٹ کو بھی ensure کریں کہ وہ بھی یہاں پر موجود ہوں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، سب ہوں گے۔ اس حوالے سے میں نے کہہ دیا ہے۔

وزیر زراعت (ڈاکٹر فرخ جاوید): جناب سپیکر! ایگریکلچر انکم ٹیکس کے بارے میں میرے دوست نے ابھی فرمایا ہے تو واقعی اس میں ambiguity ہے۔ ہمارے ڈیپارٹمنٹ نے فنانس اور ریونیو ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ یہ معاملہ take up کیا ہے تو ہم امید کرتے ہیں کہ جلد ہی اس بارے میں کوئی solution مل جائے گا۔ زمینداروں کو جو notices آرہے ہیں یہ واقعی ان کے ساتھ زیادتی ہو رہی ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! بحث والے دن تینوں محکموں کے متعلقہ لوگ بھی یہاں پر موجود ہونے چاہئیں۔ اس دن تینوں محکموں کے سیکرٹری صاحبان بھی یہاں پر موجود ہوں گے۔

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، محترمہ راحیلہ صاحبہ!

محترمہ راحیلہ خادم حسین: جناب سپیکر! ہماری ممبر کنول نعمان صاحبہ بڑی critical position میں جناح ہسپتال میں brain hemorrhage کی وجہ سے admit ہیں لہٰذا میری آپ سے درخواست ہے کہ ان کی صحتیابی کے لئے ہم دعا کریں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ہم سب اُن کی صحت یابی کے لئے دعا گو ہیں۔ سپیکر صاحب نے بھی پہلے اس پر دعا کے لئے کہا تھا۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! پچھلے ایک سال سے میں نے ایڈن ہاؤسنگ سکیم کے حوالے سے ایک تحریک التوائے کار دی تھی جو کمیٹی کو refer ہو گئی تھی۔ میں نے بار بار کوشش کی ہے لیکن اس کی میٹنگ نہیں ہوتی۔ میں آپ سے یہ درخواست کروں گا کہ آپ اسمبلی سیکرٹریٹ کو direct کریں کہ اگلے اسمبلی اجلاس سے پہلے concerned کمیٹی کا اجلاس اس حوالے سے ہونا چاہئے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، میں اسے دیکھتا ہوں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! دوسرا یہ کہ کامونکی میں کل بڑا غدر مچا ہے اور وہاں پر عوام نے بڑا احتجاج کیا ہے جس کے متعلق میں نے تحریک التوائے کار دی ہے تو میں التماس کروں گا کہ کل اس تحریک التوائے کار کو out of turn لے لیا جائے۔

سرکاری کارروائی

مسودہ قانون

(جو متعارف ہوا)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کل اسے دیکھتے ہیں۔اب ہم سرکاری کارروائی کا آغاز کرتے ہیں۔

مسودہ قانون (ترمیم) اینیملز سلاٹر کنٹرول پنجاب 2016

MR DEPUTY SPEAKER: A Minister to introduce the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I introduce the Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016.

MR DEPUTY SPEAKER: The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 has been introduced in the House under rule 91(5) of the Rules of Procedure of the Provincial Assembly of the Punjab 1997 and is referred to the Standing Committee on Livestock and Dairy Development for report within two months.

مسودات قانون

(جو زیر غور لائے گئے)

مسودہ قانون (ترمیم) ریونیو اتھارٹی پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once."

Since there is no amendment in it, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Finance, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

کورم کی نشاندہی

جناب آصف محمود: جناب سپیکر! کورم پورا نہ ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، کورم کی نشاندہی کی گئی ہے۔ گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا نہ ہے لہذا پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی جائیں۔

(اس مرحلہ پر پانچ منٹ کے لئے گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، گنتی کی جائے۔

(اس مرحلہ پر گنتی کی گئی)

کورم پورا ہے لہذا کارروائی شروع کی جاتی ہے۔

مسودہ قانون انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as recommended by the Standing

Committee on Communication and Works, be taken into consideration at once."

There are two amendments in it. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ کون سا بل ہے؟

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، انفراسٹرکچر ڈویلپمنٹ اتھارٹی بل ہے جس میں آپ کی ترمیم ہے۔ کوئی mover ہے؟

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ڈاکٹر صاحب کو آ لینے دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: کون سے ڈاکٹر صاحب! میں انتظار نہیں کر سکتا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم اسے withdraw کرتے ہیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، نہیں۔ withdraw نہیں سمجھا جائے گا۔

Since no one wants to move it, the same is taken as withdrawn.

The second amendment is from Mian Mehmood ur Rasheed, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahabuddin Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam ul Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MALIK TAIMOOR MASOOD: Mr Speaker! I move:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Communication and Works, be referred to a Select Committee consisting of the following members

with the instructions to report thereon by 15th March 2016:

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Communication and works, be referred to the Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! مجھے آج یہ کہنے میں کوئی عار محسوس نہیں ہوتی کہ پنجاب حکومت آئے دن کوئی نئی اتھارٹی بنا کر یہ ثابت کرنے کی کوشش کر رہی ہے کہ جیسے اس صوبے کے اندر کوئی محکمہ کام کر رہا ہے اور نہ ہی ماتحت عملہ اپنی ذمہ داریوں کو سرانجام دے رہا ہے۔ یہ جو amendment Infrastructure Development Bill کے حوالے سے لے کر آئیں ہیں اس میں یہ پوچھنا چاہتا ہوں کہ یہ جو بل ہے ایک ایسی صورتحال جس میں صوبے کے اندر ایسے محکمے موجود ہیں جو آپ کے infrastructure کو بہتر انداز میں دیکھ بھال کر رہے ہیں اور اُس کی بہتر سے بہتر صلاحیتوں کو بروئے کار لانے کے لئے اپنا کام کر رہے ہیں۔ ایسے میں ایک نئے بل کی، ایک نئی اتھارٹی کی ضرورت سمجھ میں نہیں آتی ایسے لگتا ہے شاید پنجاب کا پورا infrastructure collapse کر گیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں پنجاب ہائی وے اتھارٹی جو کہ صوبے کے اندر infrastructure کو مضبوط کرنے کے لئے عرصہ دراز سے اپنے معاملات دیکھ رہی تھی اُس کو inactive کرنے کے لئے، غیر فعال کرنے کے لئے بیوروکریسی ایک ایسی اتھارٹی بنانا چاہتی ہے جس پر وہ اپنے من پسند افراد کو نہ صرف accommodate کرنا چاہتی ہے بلکہ وہ یہ چاہتی ہے کہ جو بھی معاملات ہیں وہ اپنے منظور نظر لوگوں کے ذریعے سے چلائے اس لئے میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ ضروری ہے کہ اس بل کو جو Select Committee کے یہاں پر ممبران کے نام لئے گئے اس Select Committee میں بھیجا جائے تاکہ ہم اس کے جو بھی Clauses ہیں اس کو discus کر کے ایک بہتر طریقے سے اس کو سامنے لے کر آئیں کیونکہ ایک نئی اتھارٹی بنا کر سوائے عوامی خزانے پر بوجھ ڈالنے کے ہم کچھ اور نہیں کر سکتے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی کسی اور نے بات کرنی ہے۔ جی، لاء منسٹر!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ بل سٹینڈنگ کمیٹی کے under consideration رہا ہے اور پورے غور و خوض کے بعد اس بل کو سٹینڈنگ کمیٹی نے ایوان کے پاس بھیجا ہے اور سٹینڈنگ کمیٹی میں اپوزیشن کی بھی نمائندگی موجود تھی تو اس لئے اب دوبارہ سے سٹینڈنگ کمیٹی میں بھیجنے کا کوئی جواز نہیں ہے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment move and the question is:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as recommended by Standing

Committee on Communication and works, be referred to the Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Communication and works, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it. The amendment is from Law Minister. He may move it.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That in the said Bill in Clause 4 in sub Clause 1

(a) for the expression of Chief Minister, Punjab the expression Minister of Communication and Works Punjab shall be substituted."

(b) For the expression Minister for Communication and work, Punjab the expression Chairman Planning and Development Board of the Government shall be substituted.

(e) for the expression Chairman Planning and Development Board of the Government the Expression Secretary Implementation and Co-ordination to the Government Services and General Administration Department shall be substituted.

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

That in the said Bill in Clause 4 in sub Clause 1

(a) for the expression of Chief Minister, Punjab the expression Minister of Communication and Works Punjab shall be substituted."

(b) for the expression Minister for Communication and work, Punjab the expression Chairman Planning and Development Board of the Government shall be substituted.

(e) for the expression Chairman Planning and Development Board of the Government the Expression Secretary Implementation and Co-ordination to the Government Services and General Administration Department shall be substituted.

The amendment moved and the question is:

"That in the said Bill in Clause 4 in sub Clause 1

(a) for the expression of Chief Minister, Punjab the expression Minister of Communication and Works Punjab shall be substituted."

(b) for the expression minister for Communication and Works, Punjab the Expression Chairman Planning and Development Board of the Government shall be substituted.

(e) for the expression Chairman Planning and Development Board of the Government the Expression Secretary Implementation and Co-ordination to the Government Services and General Administration Department shall be substituted.

(The motion was carried.)

Now, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, as amended, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 22

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 22 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 22 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 23

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 23 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 23 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 24

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 24 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 24 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 25

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 25 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 25 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 26

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 26 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 26 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 27

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 27 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 27 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 28

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 28 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 28 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 29

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 29 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 29 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 30

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 30 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 30 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 31

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 31 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 31 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 32

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 32 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 32 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 33

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 33 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 33 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 34

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 34 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 34 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 35

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 35 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 35 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 36

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 36 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 36 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 37

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 37 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 37 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 38

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 38 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 38 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 39

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 39 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 39 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

SCHEDULE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Schedule of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Schedule of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as amended be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as amended be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015, as amended be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill, as amended, is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پنجاب فوڈ اتھارٹی 2015

MR DEPUTY SPEAKER: First reading starts. Now, we take up the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Mr Ahmad Shah Khagga, Sardar Muhammad Asif Nakai, Dr Muhammad Afzal, Mrs Baasima Chaudhary and Mrs Khadija Umar. Any mover may move it.

Since no one wants to move it, the same is supposed as withdrawn.

The second amendment is from Mian Mehmood ur Rasheed, Mr Muhammad Arif Abbasi, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahabuddin Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MALIK TAIMOOR MASOOD: Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:-

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA

6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:-

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
3. Dr Murad Raas, MPA
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
7. Mrs Raheela Anwar, MPA
8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: لاء منسٹر صاحب نے oppose کیا ہے۔ جی، ملک تیمور صاحب!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! میں یہ سمجھتا ہوں کہ پنجاب فوڈ اتھارٹی بل کا ڈائریکٹ واسطہ عوام الناس کی صحت اور ان کی زندگیوں کو محفوظ بنانے کے لئے حوالے سے ہے اور اس بل کے اندر بہت سی ایسی چیزیں ہیں جن پر بات کرنا میں بہت ضروری سمجھتا ہوں۔ جس وقت پنجاب فوڈ اتھارٹی کا قیام عمل میں لایا گیا تو بظاہر یہ تاثر دیا جاتا رہا کہ اس صوبے میں اشیاء خورد نوش ملاوٹ اور صفائی کا خاص طور پر خیال رکھنے کے حوالے سے یہ فوڈ اتھارٹی اپنا کام سرانجام دے گی لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ہم اس فوڈ اتھارٹی اور ان کے ذمہ داران کے اس حوالے سے شروع میں اقدامات دیکھے تو ہر شخص نے اس کو

سراہااور پھر ہم نے اس صوبے کے اندر دیکھا کہ ایسے ایسے پوش علاقوں کے اندر جو فائیو سٹار ہوٹلز تھے ان پر بھی فوڈ اتھارٹی کی جانب سے ریڈز کئے گئے اور وہاں پر چیزیں حفظان صحت کے مطابق نہیں تھیں اور ان پر ایکشن لئے گئے۔ پھر ہم نے یہ بھی دیکھا کہ جب یہ ہاتھ ان بڑے بڑے لوگوں کے گریبانوں تک پہنچا جو کہ اس ملک کی سیاست کے اندر اپنا ایک کردار رکھتے تھے اور اقتدار اپنی مرضی اور منشا کے مطابق استعمال کرتے تھے۔ پھر ہم نے اس فوڈ اتھارٹی کی تنزلی کو بھی دیکھا اور اس کی ڈائریکٹر عائشہ ممتاز جس کے نام کے گلی گلی میں چرچے ہوتے تھے۔ ہم نے دیکھا کہ کس طریقے وہ تاریکیوں اور اندھیروں کی جانب چلی گئی اور پھر وہ لوگ جو کہ اپنے آپ کو اس صوبے کا سب سے بڑا ٹھیکیدار سمجھتے تھے اور وہ سمجھتے تھے کہ ہم نے تمام تر لوگوں کی جان ومال کی حفاظت کی ذمہ داری لے رکھی ہے تو ان کے اپنے اداروں کے اندر، ان کی اپنی فوڈ فیکٹریوں کے اندر، ان کے اپنے دودھ کے کارخانوں کے اندر، ان کے اپنے پولٹری فارموں کے اندر اور ان کی اپنی شوگر ملوں کے اندر جب فوڈ اتھارٹی نے اپنا دائرہ کار وسیع کیا تو پھر ہم نے اس فوڈ اتھارٹی کو غیر فعال ہوتے ہوئے بھی دیکھا۔ اب یہ عالم ہے کہ یہ فوڈ اتھارٹی صرف اور صرف political victimization کی حد تک رہ گئی ہے۔ آج چھوٹی چھوٹی ریڑھیوں پر، ڈھابہ لگانے والے غریب مزدور جو کہ اپنے بچوں کی دال روٹی کمانے کے لئے صبح گھر سے نکلتے ہیں آج ان کے برتنوں کی تلاشی کے لئے وہاں پر محکمہ جاتا ہے، وہاں پر اسسٹنٹ کمشنر جاتا ہے، وہاں پر آپ کا فوڈ انسپکٹر جاتا ہے اور ان غریبوں کے ساتھ زیادتی کی جاتی ہے تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ وہ فوڈ اتھارٹی تھی جو بلاتفریق تمام لوگوں کے خلاف کارروائی کرتی تھی جو کہ اپنے نام کو تشہیر کرنے کے لئے لوگوں کی جیبوں سے پیسا نکالتے تھے اور آج ضرورت اس امر کی ہے کہ یہ فوڈ اتھارٹی نہ صرف political victimization کا شکار ہو گئی ہے۔ وہ چھوٹے دکاندار، وہ بے چارے غریب ڈھابہ فروش اور بریانی سنٹر کے مالکان اگر ان کا تعلق حکمران جماعت کے ساتھ ہے تب تو ان کی تمام تر چیزیں بھی درست ہیں، تب تو ان کے صفائی کے معاملات بھی درست ہیں، تب تو ان کے ریٹ بھی مناسب ہیں لیکن اگر وہ مخالف جماعت کا ہے تو تب اس پر آپ لوگ جرمانے بھی کرتے ہیں، تب ان پر آپ سزائیں بھی لگاتے ہیں اور وہ لوگ جو آج اتفاق ہسپتال کی کنٹین کے اندر چھاپہ مارا جاتا ہے تو وہاں کے ڈائریکٹر کو معطل کر دیا جاتا ہے تو ہمیں یہ بات سوچنی پڑے گی کیا واقعی ہم اس فوڈ اتھارٹی کو اس صوبے کی عوام تک حقیقی معنوں میں اس کے اثرات پہنچانے کے لئے لے کر آنا چاہتے ہیں یا صرف اور صرف اس کا دائرہ کار غریب وغرباء اور ان غریب ریڑی بانوں اور ان ڈھابہ فروشوں تک رکھنا چاہتے ہیں جو اپنے بچوں کی دال

روٹی لے کر چل رہے ہیں تو میرے خیال میں ہمیں اس فوڈ اتھارٹی کے حوالے سے جو ترمیمی بل لے کر آ رہے ہیں اس کو Select Committee کے حوالے کیا جائے تاکہ یہ معزز ممبران جو یہاں پر موجود ہیں وہ ان ترمیم کے اندر lo-pose کو ہٹا کر اس کو بہتری کی طرف لے کر جائیں اور یہ صوبہ اور اس صوبے کے عوام جو اس معزز ایوان کی طرف دیکھ رہی ہے کاش! اللہ کرے کہ ہم حقیقی معنوں میں عوام کی آواز اس معزز ایوان تک پہنچا سکیں۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے تو ترمیم پر بالکل کوئی بات نہیں کی لیکن انہوں نے عائشہ ممتاز کے حوالے سے اور دوسرے حوالوں سے بات کی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آئی کہ اگر ریڑی یا چھابڑی والے کو صفائی نہ ہونے کی وجہ سے کوئی جرمانہ کیا گیا ہے تو اس میں political victimization کہاں سے آ گئی ہے اور جہاں تک وہ کہہ رہے ہیں کہ عائشہ ممتاز کو اندھیروں میں دھکیل دیا گیا ہے۔ دراصل ہائی کورٹ کے حکم سے اس چیز کو روک دیا گیا ہے کہ اس کے اثرات درست نہیں ہیں تو اس وجہ سے ان کو محسوس ہو رہا ہے کہ شاید وہ اندھیروں میں چلی گئی ہیں۔ جو کام وہ پہلے ایک اتھارٹی کے آفیسر کے طور پر کر رہی تھیں وہ اب بھی کر رہی ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

> "That the Punjab Food Authority (amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016:
>
> 1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA
> 2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA
> 3. Dr Murad Raas, MPA
> 4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA
> 5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA
> 6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA
> 7. Mrs Raheela Anwar, MPA

8. Dr Muhammad Afzal, MPA
9. Mrs Ayesha Javed, MPA

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Food Authority (amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 14

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause14 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 14 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 15

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 15 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 15 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 16

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 16 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 16 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 17

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 17 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 17 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 18

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 18 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 18 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 19

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 19 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 19 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 20

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 20 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 20 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 21

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 21 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 21 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015 be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015 be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015 be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

مسودہ قانون (ترمیم) پیور فوڈ پنجاب 2015

MR DEPUTY SPEAKER: Now, we take up the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015. Minister for Law may move the motion for consideration of the Bill. Minister for Law!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! میں motion move کرنے سے پہلے ایک submission آپ کی خدمت میں اور اپوزیشن کے ممبران کی خدمت میں پیش کرنا چاہتا ہوں۔ ہم نے لوکل گورنمنٹ بل میں جو امینڈ منٹ کی ہیں، وہ کل سٹینڈنگ کمیٹی نے approve کر دی ہیں آج اس کی رپورٹ ایوان میں lay ہو چکی ہے۔ اس سلسلے میں جو ordinances تھے وہ ہائی کورٹ میں چیلنج ہوئے ہیں۔ ہائی کورٹ نے stay grant نہیں کیا کیونکہ یہ معاملہ پنجاب اسمبلی کے ایوان میں under consideration ہے۔ جو movers تھے وہ چونکہ political parties تھیں ان سے یہ کہا گیا کہ آپ ایوان میں جائیں اور وہاں پر اپنے جو اعتراضات ہیں ان پر debate کریں۔ یہ معزز ایوان جو ہے جس کے پاس legislation اور پنجاب بھر کے دوسرے معاملات کا mandate ہے، وہاں ان چیزوں پر debate کی جائے اور فیصلہ کیا جائے۔ اس سلسلے میں اگلی hearing نو تاریخ کو ہے۔ کل ہم لوکل گورنمنٹ امینڈ منٹ بل کو under consideration لائیں گے۔ اس سلسلے میں ترامیم کل وقفہ سوالات تک یا اجلاس شروع ہونے تک آ جانی چاہئیں۔ آپ اپنے سیکرٹریٹ کو یہ direction دیں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو ترامیم آئیں ان کو accept کیا جائے۔ اس سلسلے میں وہ جو بھی ترامیم دیں گے اور جو بھی discussion اور debate اس پر کرنا چاہیں گے اس کا کل most welcome کہا جائے گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ open court میں بات ہوئی ہے ان کے وکلاء بھی وہاں پر موجود تھے اور ہماری طرف سے وکلاء بھی موجود تھے لیکن میں نے پھر بھی یہ مناسب سمجھا کہ اس بات کو اس معزز ایوان کے اور آپ کے نوٹس میں لایا جائے تاکہ کل یہ اعتراض نہ ہو کہ آپ نے اس بارے میں ہمیں کوئی اطلاع نہیں دی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: سیکرٹری صاحب! آپ یہ بات قائد حزب اختلاف کو بھی بتا دیں، باقی معزز ممبران بھی سن رہے ہیں، کل وقفہ سوالات تک آپ اپنی ترامیم دے سکتے ہیں۔

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food be, taken into consideration at once."

There are two amendments in this motion. The first amendment is from Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MRS KHADIJA UMAR: Mr Speaker! I move:

> "That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food be, circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, as recommended by the Standing Committee on Food be, circulated for the purpose of eliciting opinion thereon by 1st March 2016."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I oppose:

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اسے oppose کیا ہے۔ محترمہ خدیجہ عمر صاحبہ!

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں اس بل کے حوالے سے بات کرنے سے پہلے ایک چھوٹی سی بات کرنا چاہوں گی کہ ہم ریونیو اتھارٹی والے بل پر بھی بات کرنا چاہتے تھے لیکن آپ نے اس پر بات کرنے کی اجازت نہیں دی۔ وہ ایک بہت اہم معاملہ تھا اس میں سیلز ٹیکس کا بھی معاملہ تھا کیونکہ ایک اتھارٹی ایسے کام کر رہی ہے جس کی کوئی بنیاد ہی نہیں ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: محترمہ! وہ بل تو اب پاس ہو گیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اس پر آپ نے مجھے بات کرنے کی اجازت نہیں دی حالانکہ اس کو oppose بھی کیا گیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس میں تو آپ کی کوئی ترمیم ہی نہیں تھی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! ہم نے oppose بھی کیا تھا اور oppose تو کوئی بھی کر سکتا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: مسعود صاحب کو بات کرنے کا موقع بھی دیا گیا تھا۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! آپ میری بات نہیں سمجھ رہے جب انہوں نے بات کی تھی تو انہوں نے oppose کیا تھا۔ میں نے بھی اس بل پر بات کرنی تھی۔ آپ نے کہا تھا کہ oppose کرنے کا وقت اب گزر گیا ہے۔ اب میں صرف اس بات کی clarity چاہ رہی ہوں کہ ہمارے پاس یہ right ہے کہ اگر ہم نے امینڈمنٹ نہیں دی تو اس پر بات کر سکتے ہیں؟

جناب ڈپٹی سپیکر: آپ ترمیم دے دیا کریں۔ اب آپ اس بل پر تو بات کر لیں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! میں یہ پوچھنا چاہتی ہوں کہ اس بل پر ہمیں بات کرنے کی اجازت کیوں نہیں دی گئی؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو وہ بل بھی پاس ہو گیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ تو بڑی غلط روایت ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جن کی ترامیم تھیں ان کے میں نے نام بھی لئے تھے لیکن کسی نے اس پر بات ہی نہیں کی۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ بات نہیں ہے ہم نے اسے oppose کیا تھا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اس پر تو آپ کی ترمیم ہی نہیں تھی۔

محترمہ خدیجہ عمر: اگر ترمیم نہ ہو تو اس کو کوئی oppose نہیں کر سکتا؟

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اس بل پر بات کریں۔ اس وقت اس پر کسی نے بات نہیں کی تھی۔ ویسے بھی اگر آپ نے ترمیم پیش نہیں کی تو بات نہیں کر سکتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بات نہیں کر سکتے؟ میں یہی تو آپ سے clarity چاہتی تھی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: بات نہیں کر سکتے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بس ٹھیک ہے۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں rules quote کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ترمیم میں جن کے نام ہیں وہ بات کر سکتے ہیں۔

جناب محمد صدیق خان: جناب سپیکر! اس سلسلے میں آپ Rules of Procedures کو دیکھیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: چلیں! اس کو دیکھ لیتے ہیں۔ محترمہ! آپ بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! اگر رولز اجازت دیتے ہیں تو آپ اس کو repeat کروا دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب تو وہ بل پاس ہو گیا ہے۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! بے شک بل پاس تو ہو گیا ہے لیکن اگر کوئی غلطی ہو جاتی ہے تو اس کو دوبارہ سے دیکھا جا سکتا ہے۔

جناب ڈپٹی سپیکر: اب آپ اس بل پر تو بات کریں۔

محترمہ خدیجہ عمر: جناب سپیکر! یہ نہایت اہم معاملہ ہے کیونکہ اس میں عوام کی صحت کا سوال ہے، اس میں بہت سے ایسے معاملات ہیں جن کا تعلق لوگوں کی صحت اور زندگیوں کے ساتھ منسلک ہے۔ اس بل میں جرائم کا ذکر کیا گیا ہے لیکن ہم یہ چاہتے ہیں کہ سزائیں اس طرح دی جائیں کہ دوسرے لوگوں کے لئے سبق آموز بن جائیں۔ لوگوں کو پتا ہو کہ وہ آئندہ سے ایسا کوئی جرم نہیں کریں گے اور لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ نہیں کھیلیں گے اس لئے ہماری درخواست یہ ہے کہ اسے رائے عامہ کو متداول کرانے کے لئے مشتہر کیا جائے کیونکہ یہ ایک بہت اہم معاملہ ہے۔ عجلت میں ہم بہت سے آرڈیننس لے آتے ہیں جس کی وجہ سے بعد میں ہمیں problems face کرنی پڑتی ہیں۔ اسی طریقے سے اس بل میں بھی ایسی باتیں ہیں۔ اگر آپ اس سارے بل کو نوٹ کریں اور ہم نے بھی جو ترامیم دی ہوئی ہیں وہ یہی ہیں کہ ان کی سزا چھ ماہ کی بجائے ایک سال کر دی جائے۔ ایسی سزائیں ہونی چاہئیں جس کو future point of view سے سوچا جائے کہ اگر ایک ماہ کی سزا دیں تو لوگ پھر وہی حرکت جا کر کریں گے، وہی غلط کام کریں گے۔ اس سزا کا بھی پھر کوئی فائدہ نہیں ہے تو ایسی چیز ہونی چاہئے جس کے کوئی fruitful results آئیں اور اس کا کوئی فائدہ بھی ہو لہٰذا میری گزارش ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی کے حوالے کر دیا جائے تاکہ اس پر غور و فکر کر کے ایسی چیز ایوان کے سامنے لے کر آئیں جس میں سبق

آموز قسم کی سزائیں ہوں تاکہ آئندہ کوئی غلط کام نہ کر سکے اور لوگوں کی زندگیوں کے ساتھ کھلواڑ نہ کر سکے۔ بہت شکریہ

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، ڈاکٹر صاحب!

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! میں اس پر بات کرنے سے پہلے یہ کہنا چاہتا ہوں کہ ابھی جو لاء منسٹر صاحب نے اعلان فرمایا ہے کہ ہم کل لوکل گورنمنٹ والا آرڈیننس یا جو بھی کمیٹی نے پاس کر دیا ہے وہ پیش کریں گے۔ آج ابھی اس وقت لاء منسٹر صاحب نے یہ بات کی ہے اور کہا ہے کہ کل صبح تک بھی آپ ترامیم دے سکتے ہیں۔ ایک تو ویسے ہی اپوزیشن بڑی thinly ہے اور اس وقت بھی حاضری آپ کے سامنے موجود ہے۔ قائد حزب اختلاف بھی تشریف فرما نہیں ہیں اور اس وقت بہت سارے ممبران یہاں سے گئے ہوئے ہیں جس طرح حکومتی بنچز کے بہت سارے لوگ بھی گئے ہوئے ہیں۔ میں یہ گزارش کروں گا کہ اب یہ چیز proper طریقے سے تو convey نہیں ہو گی لیکن اگر اسے خانہ پُری کے طور پر کرنا ہے تو ظاہر ہے majority ہے بلکہ lethal majority ہے اس کے ذریعے تو سب کچھ ہو جائے گا لیکن میں یہ سمجھتا ہوں کہ اگر آپ اتنے short time کے اندر یہ کہیں گے کہ اس پر ترامیم دیں اور پھر اس پر بات کریں یہ تو ممکن نہیں ہو گا۔ میں سمجھتا ہوں کہ یہ اس حوالے سے زیادتی ہو گی کیونکہ جو پنجاب لوکل گورنمنٹ کا بل ہے یا ترامیم ہیں یہ پورے پنجاب کو effect کریں گی اس کے اندر پبلک involve ہو گی، نو منتخب لوگوں کے معاملات زیر بحث ہیں کہ ان کو کیا powers ملیں گی اور وہ اس میں کیا کام کر سکیں گے۔ اس حوالے سے یہ بہت اہم بل ہے اور اس پر سیر حاصل بحث ہونا مطلوب ہے۔ اگر آپ کہتے ہیں کہ اتنے سے ٹائم کے اندر یہ ساری چیزیں ہو سکیں گی تو یہ ممکن نہیں ہو گا۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! آپ اس ترمیم پر بات کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! آپ ایوان کے custodian ہیں آپ کو یہ دیکھنا چاہئے کہ اس میں ہمارے کیا جذبات ہیں۔ لاء منسٹر صاحب کہہ رہے ہیں کہ 9 تاریخ کو عدالت میں پیشی ہے تو ہماری عدالتوں کا طریق کار مجھے اور آپ کو معلوم ہے، لاء منسٹر صاحب چاہیں تو اس میں ایک اور پیشی لے سکتے ہیں تاکہ اس پر بیٹھ کر تسلی کے ساتھ کوئی بات ہو سکے اور ہم بھی تیاری کر سکیں۔ بہر حال آگے آپ کی مرضی ہے اگر اسے bulldoze کرنا ہے تو کر دیں۔

جناب ڈپٹی سپیکر: ڈاکٹر صاحب! اس پر بات کر لیں۔

ڈاکٹر سید وسیم اختر: جناب سپیکر! اب میں Punjab Pure Food Act (Amendment) Bill پر بات کرتا ہوں کہ اس بل کے حوالے سے کمیٹی کی جو میٹنگ ہوئی ہے اس میں صرف چار ممبر صاحبان موجود تھے اور ظاہر ہے یہ چاروں بھی سرکاری ممبران ہیں جو کچھ بھی ان کے پاس آیا تھا انہوں نے اسے پاس کر کے بھیج دیا۔ اس کے نتیجے میں عوام نے متاثر ہونا ہے اور جو چیزیں فروخت کرتے ہیں انہوں نے بھی متاثر ہونا ہے۔ درمیان میں ہماری جو اتھارٹیاں بنتی ہیں، قانون نافذ کرنے والے اداروں اور اتھارٹیز کے جو اہلکار ہیں وہ اس کے اندر جو گند بلا کرتے ہیں اس سے ہمیں آگاہی تو ہے لیکن ہم اس کی perception نہیں رکھتے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی خدمت میں عرض کروں گا کہ ابھی pure food کے حوالے سے معاملات چل رہے ہیں، چھاپے بھی پڑ رہے ہیں کچھ چیزیں تو میڈیا کے اندر آ جاتی ہیں لیکن جس کسی کے ساتھ ظلم ہو جاتا ہے وہ میڈیا میں نہیں آتا۔ میں بہاولپور کی مثال پیش کرتا ہوں کہ ہمارے ہاں ایک اسلامی کالونی ہے اس میں ریٹائر صوبیدار امین صاحب کے داماد کی ایک بیکری ہے۔ پچھلے دنوں ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ کا ایک اہلکار آیا اور کہا کہ ہم آپ کے ہاں صفائی کے حوالے سے مطمئن نہیں ہیں اگر تم اس کو درست نہیں کرتے تو ہم تمہارے خلاف چھاپا لگائیں گے ورنہ میں آیا ہوں تو میرے ساتھ کچھ معاملہ کرو تو وہ دو ہزار روپے لے کر چلا گیا پھر اس کے بعد کچھ اور اہلکار آ گئے اور انہوں نے چھاپا بھی ڈالا اسے دس ہزار روپے جرمانہ بھی کر دیا اس نے وہ جرمانہ ادا کر دیا۔ اس جرمانے کی ادائیگی کے پندرہ دن بعد ریونیو ڈیپارٹمنٹ سے ایک صاحب بہادر تشریف لے آئے میں اس کی تحقیق کر رہا ہوں اور نام معلوم کر رہا ہوں کہ وہ اہلکار کون ہے۔ اس نے آ کر کہا کہ آپ کی صفائی کا نظام ٹھیک نہیں ہے میں اسے چیک کرنے کے لئے آیا ہوں آپ مجھے اتنے پیسے دو۔ اس نے پیسے دینے سے انکار کیا اور کہا کہ پہلے ہیلتھ ڈیپارٹمنٹ آ گیا انہوں نے پہلے under hand مجھ سے کچھ پیسے لے لئے اب انہوں نے باقاعدہ چھاپا لگا دیا۔ بہت سارے معاملات میں چھاپا تو اس لئے لگ جاتا ہے کہ اوپر والوں کو بھی مطمئن کرنا ہوتا ہے۔ چھاپا لگ گیا دس ہزار روپے جرمانہ بھی ادا کر دیا ابھی پندرہ دن نہیں ہوئے تو ریونیو والے چھاپا لگانے آ گئے ہیں اب میں اس میں پیسے نہیں دیتا۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے دو گھنٹوں کے اندر متعلقہ ریونیو آفیسر تشریف لے آئے چھاپا لگایا اور اس کی دکان کو seal کر کے چلے گئے۔ وہ بے چارہ کیا کر سکتا تھا وہ میرے

پاس آیا اور ساری روداد سنائی کہ یہ معاملہ ہے۔ میں ڈی سی او صاحب سے بات کرنے کی مسلسل کوشش کرتا رہا لیکن ان سے بات نہ ہو پا رہی تھی چونکہ وہ کسی دورے پر نکلے ہوئے تھے۔

جناب سپیکر! میں یہ عرض کروں گا کہ اس کے اندر اس طرح کے گھمبیر مسائل موجود ہیں اس لئے ہم نے یہ ترمیم دی ہے کہ آپ جو قانون بنا رہے ہیں اس پر پورے پنجاب کے لوگ، کاروباری افراد متاثر ہوں گے اس لئے اسے کچھ delay کر کے public opinion کے لئے مشتہر کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں کہ اس کے اندر مختلف stackholders کی ساری تکالیف آ جائیں گی تو اس کی روشنی میں کوئی بہتر قانون سازی ہو سکے گی اس لئے میں لاء منسٹر صاحب سے گزارش کروں گا کہ اس پر insist نہ کریں اور اسے ابھی تھوڑا سا delay کر دیں اور یہ اخبارات کے ذریعے public opinion کے لئے بھیجیں تاکہ سارے stackholders اپنی اپنی رائے کا اظہار کر لیں گے اور اس کے نتیجے کے اندر ایک بہتر قانون سازی ممکن ہو سکے گی۔

جناب ڈپٹی سپیکر: جی لاء منسٹر صاحب!

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبران اپوزیشن نے اس ترمیم پر جو بات کی ہے اور ڈاکٹر سید وسیم اختر نے مجھے بھی اپنی گفتگو میں دو تین دفعہ ذاتی طور پر مخاطب کر کے بات کی ہے۔ میں ان کی بات سے حوصلہ لیتے ہوئے یہ بات کرنا چاہوں گا کہ ہم نے بھی بڑا لمبا عرصہ اپوزیشن کی ہے انہوں نے جو ہر بل میں ترامیم پیش کی ہیں یہ تو لگی بدھی ترامیم ہیں اور یہ clerical staff کے ذمے ہوتا ہے کہ آپ یہ ترامیم دے دیں۔ اگر میرے بھائی اس بل کو پڑھیں اور اس کے بعد اس بل کے اندر جہاں جہاں کوئی improvement سمجھتے ہیں وہاں وہاں پر اس متعلقہ کلاز میں، اس سیکشن میں، اس پیرا گراف میں ترامیم دیں تو اس پر ایک healthy debate بھی ہو سکتی اور یہ اس معزز ایوان میں ہوتی رہی ہے۔ ایک ایک بل پر تین تین دن تک بحث ہوئی ہے پھر جا کر قانون سازی میں role سامنے آتا ہے اور جب آپ ایک ترمیم کو متعلقہ کلاز میں لاتے ہیں اور اپنا argument پیش کرتے ہیں تو ایسا ہوا کہ اس چیز کو پورے ایوان نے accept کیا ہے۔ اب یہ بات کہ اسے لوگوں کی opinion کے لئے مشتہر کر دیا جائے۔ لوگوں کی opinion کو اکٹھا کرنے کا کیا طریقہ ہے؟ کوئی طریقہ نہیں ہے اور پھر اگر کر بھی لیا جائے تو constitution جو اس معزز ایوان کو قانون سازی کا mandate دیتا ہے اس میں تو کہیں ذکر نہیں ہے کہ آپ مشتہر کریں پھر جب رائے آئے تو پھر اس کے مطابق قانون بنائیں اس

لئے میں سمجھتا ہوں کہ آج جتنے بھی بل پاس ہوئے ہیں یا under consideration آئے ہیں ان میں یہی دونوں لگی بدھی ترامیم ہیں۔

جناب سپیکر! میری گزارش ہے کہ آپ لاء میں ترامیم لائیں بالکل میں خود اس بات پر پوری طرح سے متفق ہوں اور یقین بھی رکھتا ہوں کہ اپوزیشن کی طرف سے جو ترامیم آئیں اور اگر ان میں substance ہے ان میں ایک ایسی بات ہے جس سے قانون بہتر ہو سکتا ہے تو میں بالکل اسے accept کرنے کے لئے تیار ہوں۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015 as recommended by Standing Committee on Food be circulated for the purpose of eliciting opinion there on by 1st March 2016."

(The motion was lost.)

The second amendment is from Mian Mehmood-ur-Rasheed, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Malik Taimoor Masood, Mr Muhammad Arif Abbasi, Raja Rashid Hafeez, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahabuddin Khan, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Mrs Faiza Ahmed Malik. Any mover may move it.

MALIK TAIMOOR MASOOD: Sir, I move:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015,as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15thMarch 2016."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Dr Murad Raas, MPA.

4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
7. Mrs Raheela Anwar, MPA.
8. Dr Muhammad Afzal, MPA.
9. Mrs Ayesha Javed, MPA.

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved is:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015,as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Dr Murad Raas, MPA.
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
7. Mrs Raheela Anwar, MPA.
8. Dr Muhammad Afzal, MPA.
9. Mrs Ayesha Javed, MPA.

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Sir, I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! ہم اس ترمیم پر بات نہیں کرنا چاہتے۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015,as recommended by the Standing Committee on Food, be referred to a Select Committee consisting of the

following members with the instructions to report thereon by 15th March 2016."

1. Sardar Vickas Hasan Mokal, MPA.
2. Ch Aamar Sultan Cheema, MPA.
3. Dr Murad Raas, MPA.
4. Dr Syed Waseem Akhtar, MPA.
5. Sheikh Ala-ud-Din, MPA.
6. Mr Zaheer-ud-Din Khan Alizai, MPA.
7. Mrs Raheela Anwar, MPA.
8. Dr Muhammad Afzal, MPA.
9. Mrs Ayesha Javed, MPA.

(The motion was lost.)

Now, the motion moved and the question is:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, as recommended by Standing Committee on Food, be taken into consideration at once."

(The motion was carried.)

CLAUSE 2

MR DEPUTY SPEAKER: Second reading starts. Now, we take up the Bill Clause by Clause. Now, Clause 2 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 2 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 3

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 3 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 3 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 4

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 4 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 4 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 5

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 5 of the Bill is under consideration. There is an amendment in it, the amendment is from Mian Mehmood ur Rasheed, Malik Taimoor Masood, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Khawaja Muhammad Nizam-ul-Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Dr Syed Waseem Akhtar. Any mover may move it.

MALIK TAIMOOR MASOOD: Mr Speaker! I move:

> "That in Clause 5 of the Bill , in the proposed section 23 of the Principal Ordinance, for the words "six months", "one month" and "one hundred thousand", occurring in lines 4,5 and 6, the words one year", "three months" and "two hundred and fifty thousand", be substituted respectively."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

> "That in Clause 5 of the Bill , in the proposed section 23 of the Principal Ordinance, for the words "six months", "one month" and "one hundred thousand", occurring in lines 4,5 and 6, the words one year", "three months" and

"two hundred and fifty thousand", be substituted respectively."

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr. Speaker! I oppose.

جناب ڈپٹی سپیکر: وزیر قانون نے اس کو oppose کیا ہے۔ جی، ملک تیمور مسعود صاحب!

ملک تیمور مسعود: جناب سپیکر! وزیر قانون نے ہماری پہلی ترمیم پر بات کرتے ہوئے اس بات کا اظہار کیا کہ حزب اختلاف نے جو پہلے دو ترامیم دی ہیں وہ clerical staff کی طرف سے بنائی گئی ہیں اور یہ ہر بل میں دی جاتی ہیں لہٰذا ان کو consider نہ کیا جائے۔ وزیر قانون کے کہنے پر ہی ہم نے اپنی دوسری ترمیم پر بات کرنا بھی مناسب نہیں سمجھا۔ وزیر قانون نے کہا کہ اگر معزز ممبران حزب اختلاف کسی بھی بل کی Clause پر بہتری کے لئے ترمیم اور arguments دیں تو جہاں تک ممکن ہو سکا ان کی ترمیم کو تسلیم کیا جائے گا۔

جناب سپیکر! ہم نے Clause 5 میں جو ترمیم دی یہ بہت ہی اہمیت کی حامل ہے۔ یہ Punjab Pure Food (Amendment) Bill ہے اور ہم نے اس بات کو مدنظر رکھنا ہے کہ عوام کو تمام اشیاء ملاوٹ سے پاک میسر ہوں۔ ہم نے اس بات کو ensure کرنا ہے کہ اشیاء میں ملاوٹ نہ کی جائے۔ اکثر دکانوں پر کھانے پینے کی اشیاء جن کا direct تعلق عوام کی صحت سے ہے وہ ملاوٹ زدہ ملتی ہیں۔ ہمارے بچوں کے اندر آج کیلشیم کی کمی محسوس ہو رہی ہے آج ہمارے بچوں کی وہ growth نہیں ہو رہی جو کہ آج سے دس پندرہ سال پہلے ہوا کرتی تھی کیونکہ اُس وقت ملاوٹ سے پاک کھانے پینے کی چیزیں میسر تھیں۔ ایسی تمام اشیاء جن کو ہم اپنی روزمرہ کی زندگی میں استعمال کرتے ہیں اب وہ ملاوٹ شدہ مل رہی ہیں مثلاً دودھ، گھی اور ایسی ہی دوسری چیزیں خالص ملنا محال ہیں۔ ہم سمجھتے ہیں کہ آج اس صوبے اور ملک میں پینے کے صاف پانی سے لے کر کھانے کی کوئی چیز ایسی میسر نہیں کہ جس میں ملاوٹ نہ کی گئی ہو۔ دودھ، زرعی اجناس سے متعلقہ چیزیں، گھی، مرچیں، دالیں اور اسی طرح کی دوسری چیزیں ہمیں ملاوٹ والی ملتی ہیں۔ ملاوٹ کرنے والے لوگ انسانی جانوں سے کھیلتے ہیں۔ حکومت ان کے اُوپر ہاتھ ڈالنے کے لئے اس ایوان کے اندر ایک بل لے کر آئی ہے اور ان کے لئے سزا کا تعین کر رہی ہے۔ اس بل میں ملاوٹ کرنے والے لوگوں کے لئے پچاس ہزار روپے جرمانہ یا چھ مہینے قید کی سزا تجویز کی گئی ہے۔ یہ لوگ جرمانے کی رقم چند دنوں کے اندر ملاوٹ شدہ اشیاء فروخت کر کے پوری کر لیتے ہیں لہٰذا

ایسے لوگوں کے لئے تو زیادہ سے زیادہ سزا مقرر ہونی چاہئے۔ وہ لوگ جو کہ ملاوٹ شُدہ اشیاء بیچتے ہیں یا جو دودھ میں ملاوٹ کرتے ہیں ان کے لئے پچاس ہزار روپے جرمانہ کی سزا کچھ بھی نہیں ہے۔ جب ہم ایسے لوگوں کو کم سزا دیں گے تو پھر میرے خیال میں اس چیز کی حوصلہ شکنی نہیں ہو سکے گی۔ حکومت کو چاہئے کہ ایسے لوگوں کے لئے زیادہ سے زیادہ سزا مقرر کی جائے اور انہیں زیادہ سے زیادہ جرمانہ کیا جائے تاکہ ان لوگوں کو نشانِ عبرت بنایا جا سکے۔

جناب سپیکر! میں آپ کی وساطت سے وزیر قانون سے درخواست کروں گا کہ اس بل میں ملاوٹ کرنے والوں کے لئے جو چھ مہینے قید کی سزا رکھی گئی ہے اس کو بڑھا کر کم از کم ایک سال تین مہینے کیا جائے اور اسی طرح پچاس ہزار روپے جرمانہ کی بجائے ایک لاکھ روپے جرمانہ کیا جائے تاکہ ان لوگوں کو احساس ہو سکے کہ وہ ملاوٹ کر کے انسانی جانوں کے ساتھ کھیل رہے ہیں۔ بہت شکریہ

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! معزز ممبر نے جو ترمیم دی ہے وہ بالکل درست ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ملاوٹ کرنے والوں کے لئے اگر کوئی مؤثر رکاوٹ یا hindrance نہ ہو تو اس لعنت پر قابو پانا ناممکن ہو گا۔ میں بالکل معزز ممبر کی اس بات سے اتفاق کرتا ہوں کہ ملاوٹ کرنے والے لوگوں کو کڑی سے کڑی اور زیادہ سے زیادہ سزا دی جانی چاہئے۔ انہوں نے تجویز کیا ہے کہ اس سزا کو چھ مہینے سے بڑھا کر ایک سال کر دیا جائے۔ ان کی یہ بات درست ہے لیکن اس میں مسئلہ یہ ہے کہ جو اصول اپنایا گیا اور کارگر ثابت ہوا ہے اس کے مطابق اتنی ہی سزا دی جا سکتی ہے۔ کسی بھی سزا کا certain ہونا اس کے severe ہونے سے زیادہ کارگر ثابت ہوتا ہے۔ اگر مجرم کو یہ پتا ہو کہ سزا اسے فوری طور پر ہو گی اور اسے فوری طور پر جیل جانا پڑے گا یا جرمانہ ادا کرنا پڑے گا تو اس کا زیادہ خوف اور اثر ہوتا ہے۔ اگر ملزم کو یہ پتا ہو کہ میں ضمانت پر باہر آ جاؤں گا، ٹرائل ہو گا، ایک سال مقدمہ چلے گا اور اس کے بعد خلاصی کے لئے کئی طریقے نکل آئیں گے تو اس کا اتنا زیادہ خوف اور اثر نہیں ہو گا۔ اس سزا کو چھ ماہ تک اس لئے رکھا گیا ہے اور اس کو ایک سال اس لئے نہیں کیا جا سکتا کیونکہ سمری ٹرائل میں چھ ماہ سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔ سمری ٹرائل اس لئے رکھا گیا ہے تاکہ جب آپ ملاوٹ کرتے ہوئے کسی شخص کو موقع پر پکڑیں تو اسے اسی وقت سزا سنائی جائے، وہ اُسی وقت جیل جائے، وہ پندرہ دن، مہینہ یا دو مہینے جیل میں رہے گا تو اس کا impact زیادہ ہو گا بجائے اس کے کہ وہ آدمی پہلے دو سال مقدمہ لڑے، تاریخیں بھگتے اور اس کے بعد وہ اپنا اثر و رسوخ استعمال کر کے اپنی جان چھڑا لے۔ اس قدغن کی وجہ سے

چھ مہینے سزا رکھی گئی ہے کیونکہ سمری ٹرائل ضروری ہے اور سمری ٹرائل میں چھ مہینے سے زیادہ سزا نہیں دی جا سکتی۔

MR DEPUTY SPEAKER: The amendment moved and the question is:

"That in Clause 5 of the Bill , in the proposed section 23 of the Principal Ordinance, for the words "six months", "one month" and "one hundred thousand", occurring in lines 4,5 and 6, the words one year", "three months" and "two hundred and fifty thousand", be substituted respectively."

(The motion was lost.)

Now, the question is:

"That Clause 5 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 6

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 6 of the Bill is under consideration. There are five amendments in it. The first amendment is from Mian Mehmood ur Rasheed, Malik Taimoor Masood, Ms Nabila Hakim Ali Khan, Ch Moonis Elahi, Sardar Vickas Hasan Mokal, Ch Aamar Sultan Cheema, Sardar Muhammad Asif Nakai, Mr Ahmad Shah Khagga, Dr Muhammad Afzal, Mrs. Baasima Chaudhary, Mrs Khadija Umar, Qazi Ahmad Saeed, Sardar Shahab-ud-Din Khan, Mrs Faiza Ahmed Malik, Mian Khurram Jahangir Wattoo, Kh Muhammad Nizam ul Mehmood, Makhdoom Syed Murtaza Mehmood, Makhdoom Syed Ali Akbar Mehmood, Rais Ibraheem Khalil Ahmad and Dr Syed Waseem Akhtar .Any mover may move it.

وزیر قانون و پارلیمانی امور (رانا ثناء اللہ خان): جناب سپیکر! یہ تمام ترامیم identical ہیں۔

MR DEPUTY SPEAKER: Since these amendments are substantially identical to the amendment in the Clause 5 which has been lost,

therefore, the same are inadmissible under rules 106 (b) and 198(4) and are ruled out of order.

Now, the question is:

"That Clause 6 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 7

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 7 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 7 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 8

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 8 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 8 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 9

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 9 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 9 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 10

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 10 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 10 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 11

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 11 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 11 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 12

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 12 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 12 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 13

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 13 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 13 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

CLAUSE 1

MR DEPUTY SPEAKER: Now, Clause 1 of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That Clause 1 of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

PREAMBLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Preamble of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Preamble of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

LONG TITLE

MR DEPUTY SPEAKER: Now, the Long Title of the Bill is under consideration. Since there is no amendment in it, the question is:

"That the Long Title of the Bill, do stand part of the Bill."

(The motion was carried.)

MR DEPUTY SPEAKER: Third reading starts. Minister for Law!

MINISTER FOR LAW AND PARLIAMENTARY AFFAIRS (Rana Sana Ullah Khan): Mr Speaker! I move:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, be passed."

MR DEPUTY SPEAKER: The motion moved is:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, be passed."

The motion moved and the question is:

"That the Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015, be passed."

(The motion was carried.)

(The Bill is passed.)

جناب ڈپٹی سپیکر: جی، آج کے اجلاس کا ایجنڈا مکمل ہو گیا ہے لہٰذا اب اجلاس بروز جمعرات مورخہ 4۔فروری 2016 صبح 10:00 بجے تک کے لئے ملتوی کیا جاتا ہے۔

INDEX

PAGE NO.

A

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Adversity of farmers due to non-receipt of proper price of their crops 450
-Affiliation of Medical Colleges with Pakistan Medical and Dental Council 448
-Carelessness of doctors & professors in Government Hospitals 315
-Dangerous effects of poisonous pesticides on crops of fruit, vegetables and pulse 444
-Demand for arrest of accused persons of firing at the son of Mian Muhammad Yaseen 449
-Demand for fixation of 25% quota in government recruitments for eunuch persons 438
-Disclosure of purchase of medicines at higher price by Zakat & Ushr Department 446
-Grab of land of Forest Department in Moza Rakh Bhatti Maitla 114, 190
-Grabbing by human smugglers and agents 318
-Import of fruit and vegetable from India 320
-Non-issuance of NOC for allocation of land for educational purposes in Faisalabad 112
-Pending cases in Board of Revenue Punjab 113
-Problems faced by students in getting admission in Universities due to out-dated rules 314
-Possession of influential persons over PA House in Marri, Rajanpur Pachadh 111
-Refusal by Vice Chancellor GC University to give admission to students of National College Toba Tek Singh 319
-Risk to human life due to abundance of cement factories in Kalar Kahar, Chowa Saiden Shah district Chakwal 441

AGENDAS FOR THE SESSIONS HELD ON-

-29th January, 1st, 2nd & 3rd February, 2016 3,117,229,329

AGRICULTURE DEPARTMENT-

questions REGARDING- 416
-Admissions in Agricultural University Faisalabad *(Question No. 715)* 388
-Agricultural Research Centres/Institutes in the province *(Question No. 33)* 384
-Concrete water courses in district Pakpattan *(Question No. 7130*)*
-Construction of Burji No.78 distributary Lalo Githar Depalpur, Okara 346
(Question No. 6208)* 400
-Cultivation of land in district Attock since 2004 *(Question No. 454)* 398
-Damped land in tehsil Fort Abbas *(Question No. 363)*

PAGE NO.

-Details about Agricultural Research Institutes in Punjab 333
(Question No. 3318)* 362
-Details about Market Committee Toba Tek Singh *(Question No. 6284*)* 370
-Details about offices of Agriculture Department *(Question No. 7061*)* 381
-Details about Punjab Agriculture Research Board *(Question No. 5713*)* 355
-Details about vegetable market Faisalabad *(Question No. 6210*)* 353
-Details about water courses in district Faisalabad *(Question No. 6209*)* 387
-Establishment of Agriculture Research Centre Narowal *(Question No. 7162*)*
-Establishment of office of Agriculture Engineering in district 410
Toba Tek Singh *(Question No. 574)*
-Facilities provided by Agriculture Department to farmers 403
(Question No. 457)
-Farms of Agriculture Department in Faisalabad Division 425
(Question No. 1000) 367
-Fruit and vegetable markets in Sialkot *(Question No. 6783*)*
-Income and expenditures of Market Committee Fort Abbas, 422
Bahawalnagar *(Question No. 974)* 412
-Increase in price of DAP Fertilizer *(Question No. 687)* 386
-Land of Agriculture Department in Narowal *(Question No.7160*)* 380
-Market Committees in district Sahiwal *(Question No. 5673*)* 396
-Market Committees in Sahiwal *(Question No. 281)* 384
-New seeds of wheat and cotton *(Question No. 7132*)*
-Number of Agricultural Institutes in the province *(Question* 418
No.835) 392
-Paved water courses in district Rajanpur *(Question No. 115)* 413
-Pavement of water courses in Daska city *(Question No. 693)* 415
-Pavement of water courses in PP-130 Daska *(Question No. 694)* 405
-Pavement of water courses in PP-113 Gujrat *(Question No. 534)* 408
-Pavement of water courses in PP-222 Sahiwal *(Question No. 544)* 407
-Pavement of water courses in Sahiwal *(Question No. 543)* 389
-Pavement of water courses in Sialkot *(Question No. 41)* 424
-Repair of roads, sewerage and pharrs in Market Fort Abbas *(Question No. 976)* 338
-Research on fodder growth in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 3319*)* 364
-Shifting of Grain Market Gujranwala out of city *(Question No. 6449*)* 379
-Shifting of Grain Market Sahiwal out of city *(Question No. 5670*)* 427
-Sub campus of Agriculture University Toba Tek Singh *(Question No. 1001)* 392
-Subsidiary price of cotton *(Question No.107)* 393
-Subsidiary price of rice *(Question No.109)* 390
-Subsidiary price of maize *(Question No. 100)* 357
-Subsidy granted on agricultural equipment *(Question No. 6245*)* 383
-Target for purchase of wheat for the year 2015 *(Question No. 6986*)*

AHMAD SAEED KHAN, MALIK

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Adversity of farmers due to non-receipt of proper price of their crops 450

PAGE NO.

AHMAD SHAH KHAGGA, MR.

question REGARDING- 406

-Construction of stadium in Malka Hans Pakpattan *(Question No. 773)*

AHMED KHAN BHACHER. MR.

point of order REGARDING-

-Demand for constitution of House Committee for refixation of Agricultural Tax 312

AHMED SAEED, QAZI

question REGARDING- 248

-Details about wood theft in Rahim Yar Khan *(Question No. 3998*)*

AKHTAR ALI, BAO

questions REGARDING- 89

-Air pollution in district Hafizabad *(Question No. 847)*

-Details about Environment Protection Department in district Hafizabad *(Question No. 846)* 85

-Issuance of NOC for establishment of poultry farms in district Narowal *(Question No. 845)* 81

-Official Committee of Lahore Zoo *(Question No. 6002*)* 275

-Parks and Zoo in district Lahore *(Question No. 664)* 284

-Provision of funds for sports development in district Hafizabad *(Question No. 843)* 411

-Steps taken for protection of wildlife *(Question No. 6004*)* 277

AKMAL SAIF CHATTHA, MR. *(Parliamentary Secretary for Environment Protection)*

Answers to the questions REGARDING- 20

-Details about factories in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1836*)*

-Number of factories draining their polutted water into river Ravi *(Question No. 5955*)* 29

-Pollution in Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 2353*)* 23

-Polluted water of factories in Upper Chenab Canal district Sheikhupura *(Question No. 1793*)* 34

ALA-UD-DIN, SHEIKH

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Carelessness of doctors & professors in Government Hospitals 315

-Demand for fixation of 25% quota in government recruitments for eunuch persons 438

-Grabbing by human smugglers and agents 318

-Import of fruit and vegetable from India 320

-Risk to human life due to abundance of cement factories in

PAGE NO.

Kalar Kahar, Chowa Saiden Shah district Chakwal 441

ALI RAZA KHAN DRESHAK, SARDAR

question REGARDING- 392

-Paved water courses in district Rajanpur *(Question No. 115)*

AMJAD ALI JAVAID, MR.

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Dangerous effects of poisonous pesticides on crops of fruit, vegetables and pulse 444

-Problems faced by students in getting admission in Universities due to out-dated rules 314

-Refusal by Vice Chancellor GC University to give admission to students of National College Toba Tek Singh 319

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-

-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No.39 of 2015) 305

-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No.41 of 2015) 305

305

-THE PUNJAB PROHIBITION OF SHEESHA SMOKING BILL NO. 2014 (BILL NO. 6 OF 2014) 416

161

questions REGARDING- 67

-Admissions in Agricultural University Faisalabad *(Question No. 715)*

-BS Programmes in universities *(Question No. 6093*)* 54

-Details about air pollution in Toba Tek Singh *(Question No. 598)*

-Details about distribution of heads of cattle from livestock farms in Toba Tek Singh after devolution plan *(Question No. 5844*)* 340 362

-Details about distribution of prize money in contests of Youth Festivals *(Question No. 5643*)* 55

-Details about Market Committee Toba Tek Singh *(Question No. 6284*)*

-Details about poultry farms and kiln in Toba Tek Singh *(Question No. 6408*)* 410

-Establishment of office of Agriculture Engineering in district Toba Tek Singh *(Question No. 574)* 292

-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh *(Question No. 1002)* 425 399

-Farms of Agriculture Department in Faisalabad Division *(Question No. 1000)* 71

-Gymnasium in Toba Tek Singh *(Question No. 538)* 268

-Laying of sewerage pipe lines in Toba Tek Singh *(Question No. 599)*

-Leasing of land of Forest Department district Toba Tek Singh *(Question No. 4399*)* 256

-Offices and employees of Forest Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4398*)* 164 427

-Self Finance Scheme in Agricultural University Faisalabad

PAGE NO.

(Question No. 6256*)
-Sub campus of Agriculture University Toba Tek Singh *(Question No. 1001)*

ARCHEOLOGY DEPERTMENT-

questions REGARDING-
-Details about buildings, places and staff of Archeology Department in Faisalabad *(Question No. 528)* 398
-Details about historical buildings in district Chiniot *(Question No. 560)* 402
-Details about religious books of Sikh religion *(Question No. 6680*)* 342
-Funds for maintenance of historical buildings in Gujrat *(Question No. 5603*)* 378
-Shifting of custody of historical buildings in the province *(Question No. 606)* 404

ASHRAF ALI ANSARI, CH.

questions REGARDING-
-Agricultural Research Centres/Institutes in the province *(Question No. 33)* 388
-Construction of prototype gymnasium in Gujranwala *(Question No. 471)* 391
-Details about Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 3836*)* 243
-Details about Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 4632*)* 252
-Details about laboratories of Livestock Department in district Gujranwala *(Question No. 4077*)* 52
-Details about playgrounds and stadium in Gujranwala *(Question No. 51)* 387
-Details about shops in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 472)* 392
-Details about Vaccine to heads of cattle in district Gujranwala *(Question No. 4014*)* 49
-Offices of Environment Protection Department in Gujranwala *(Question No. 752)* 76
-Production of milk in district Gujranwala *(Question No. 896)* 83
-Shifting of Grain Market Gujranwala out of city *(Question No. 6449*)* 364
-Veterinary hospitals and dispensaries in Gujranwala *(Question No. 755)* 75

ASIF MEHMOOD, MR.

QUESTION regarding-
-Details about Rajput Industry Sundar, Lahore *(Question No. 7244*)* 277

QUORUM-
-Indication of quorum of the House during sitting held on 2nd February, 2016 465

AUTHORITIES-
-Of the House 5

B

BILAL YASIN, MR. *(Minister for Food Additional Charge of Livestock &*

PAGE NO.

Dairy Development)

Answers to the questions REGARDING- 73

-Building of veterinary hospital in PP-113 Gujrat *(Question No. 740)* 70
-Dairy and poultry farms in district Sahiwal *(Question No. 583)* 96
-Daily production of milk in district Gujrat *(Question No. 1088)* 94
-Daily production of milk in district Lahore *(Question No. 1053)* 49
-Details about dairy farms in district Gujrat *(Question No. 3287*)* 86
-Details about development of dairy and poultry *(Question No. 967)*
-Details about distribution of heads of cattle from livestock farms 55
in Toba Tek Singh after devolution plan *(Question No. 5844*)*
-Details about laboratories of Livestock Department in 52
district Gujranwala *(Question No. 4077*)* 43
-Details about Livestock Experimental Farm Khushab *(Question No. 3177*)*
-Details about Livestock Experimental Farm Rakh Gulaman, 38
district Bhakkar *(Question No. 3176*)*
-Details about milk produced by Khizarabad Cattle Farm 56
(Question No. 6534)*
-Details about Vaccine to heads of cattle in district Gujranwala 50
(Question No. 4014)*
-Establishment of veterinary dispensary/hospital in PP-222 Sahiwal 67
(Question No. 579) 61
-Facility of Emergency in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 6852*)* 60
-Feed of broiler hen *(Question No. 6593*)* 64
-Livestock Farm Khizarabad, Sargodha *(Question No. 562)*
-Officers appointed and promoted in Livestock & Dairy Development 58
Board since 2012 *(Question No. 6535*)* 83
-Production of milk in district Gujranwala *(Question No. 896)*
-Provision of interest free loans to people of Cholistan for cattle 78
farming *(Question No. 779)* 91
-Steps taken for control over sale of unhygienic meat *(Question No. 969)* 62
-Veterinary Centres in Sahiwal *(Question No. 6944*)* 75
-Veterinary hospitals and dispensaries in Gujranwala *(Question No. 755)*
-Veterinary hospitals and dispensaries in PP-284 Fort Abbas 80
(Question No. 883) 93
-Veterinary hospitals/dispensaries in PP-152 Lahore *(Question No 1052)*

BILLS -

-The Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015
(Considered and passed by the House) 465-479
-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016
(Introduced in the House) 462
-The Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)* 479-488
-The Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016
(Introduced in the House) 197

	PAGE NO.
-The Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	488-505
-The Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	462-465
-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	198-219
-The Punjab Special Protection Unit Bill 2015 *(Considered and passed by the House)*	220-224

C

CABINET-

-Of the Punjab 5

Call attention Notices REGARDING

-Murder of a citizen during robbery in Gujranwala 180

-Murder of Malik Tahir in Wah Cantt. Rawalpindi 182

CHIEF MINISTER OF THE PUNJAB

-See under Muhammad Shahbaz Sharif, Mian

E

EHSAN RIAZ FATYANA, MR.

ADJOURNMENT MOTION regarding-

-Demand for arrest of accused persons of firing at the son of Mian Muhammad Yaseen 449

questions REGARDING-

-Details about factories in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1836*)* 19

-Details about offices of Agriculture Department *(Question No. 7061*)* 370

-Measurement of air and water pollution *(Question No. 6971*)* 57

-Pollution in Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 2353*)* 23

ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Abuses of plastic shopping bags *(Question No. 838)* 79

-Air pollution in district Hafizabad *(Question No. 847)* 89

-Ban on use of shopper bags *(Question No. 375)* 63

-Details about air pollution in Toba Tek Singh *(Question No. 598)* 67

-Details about chemical in factories in Shahdara, Jia Mosa *(Question No. 6998*)* 59

-Details about employees of Environment Protection Department in district Faisalabad *(Question No. 6297*)* 53

-Details about Environment Protection Department in district Hafizabad *(Question No. 846)* 85

PAGE NO.

-Details about Environment Protection Department district Vehari 47
(Question No. 5765)* 19
-Details about factories in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1836*)*
-Details about offices of Environment Protection Department and air 65
pollution in district Sahiwal *(Question No. 588)*
-Details about poultry farms and kiln in Toba Tek Singh *(Question* 55
No. 6408)*
-Funds allocated for control over pollution in Faisalabad 51
(Question No. 6295)*
-Issuance of NOC for establishment of poultry farms in district 81
Narowal *(Question No. 845)* 71
-Laying of sewerage pipe lines in Toba Tek Singh *(Question No. 599)* 57
-Measurement of air and water pollution *(Question No. 6971*)*
-Number of factories draining their polutted water into river Ravi 28
(Question No. 5955)*
-Offices of Environment Protection Department in Gujranwala 76
(Question No. 752)
-Polluted water of factories in Upper Chenab Canal district Sheikhupura 33
(Question No. 1793)* 23
-Pollution in Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 2353*)* 73
-Steps taken for control over air pollution *(Question No. 686)*

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS OF-
-Adjournment Motion No. 1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed
MPA (PP-86) 302
-Adjournment Motion No. 839/2014 moved by Ms. Azma Zahid Bukhari
MPA (W-318) 302
-Auditor General of Pakistan for the year 2013-14 308

-Auditor General of Pakistan on Accounts of Punjab Government
for the years 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 and
2012-13 175
-Auditor General of Pakistan on Accounts of Punjab Government
for the years 2003-04, 2004-05, 2005-06,2007-08 and 2011-12 307
-Privilege Motions No. 12 of 2013, No.20, 27 & 31 of 2014,
No.1,5,8,10,12,14,16 & 18 to 27 of 2015 304
-The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015
(Bill No.47 of 2015) 302
-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment)
Bill 2015 (Bill No. 48 of 2015) 302
-The Punjab Drugs (Amendment) Bill 2015 (Bill No.39 of 2015) 305
-The Punjab Drugs (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No.41 of 2015) 305
-The Punjab Food Plan Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015) 431
-The Punjab Prohibition of Sheesha Smoking Bill No. 2014 (Bill No. 6 of 2014) 305

PAGE NO.

f

FAIZA AHMED MALIK, MRS.

Call attention Notice REGARDING 180

-MURDER OF A CITIZEN DURING ROBBERY IN GUJRANWALA 173

43

point of order REGARDING-

38

-Extension in school holidays due to security risk 409

408

questions REGARDING-

404

-Details about Livestock Experimental Farm Khushab *(Question No. 3177*)*

-Details about Livestock Experimental Farm Rakh Gulaman, district Bhakkar *(Question No. 3176*)*

-Details about stadiums and play grounds in Lahore *(Question No. 801)*

-Funds allocated for sports *(Question No. 800)*

-Shifting of custody of historical buildings in the province *(Question No. 606)*

FARRUKH JAVED, DR. *(Minister for Agriculture)*

Answers to the questions REGARDING- 416

-Admissions in Agricultural University Faisalabad *(Question No. 715)* 388

-Agricultural Research Centres/Institutes in the province *(Question No. 33)* 384

-Concrete water courses in district Pakpattan *(Question No. 7130*)*

-Construction of Burji No.78 distributary Lalo Githar Depalpur, Okara 347

(Question No. 6208)* 400

-Cultivation of land in district Attock since 2004 *(Question No. 454)* 399

-Damped land in tehsil Fort Abbas *(Question No. 363)*

-Details about Agricultural Research Institutes in Punjab 334

(Question No. 3318)* 362

-Details about Market Committee Toba Tek Singh *(Question No. 6284*)* 370

-Details about offices of Agriculture Department *(Question No. 7061*)* 382

-Details about Punjab Agriculture Research Board *(Question No. 5713*)* 355

-Details about vegetable market Faisalabad *(Question No. 6210*)* 353

-Details about water courses in district Faisalabad *(Question No. 6209*)* 387

-Establishment of Agriculture Research Centre Narowal *(Question No. 7162*)*

-Establishment of office of Agriculture Engineering in district 411

Toba Tek Singh *(Question No. 574)*

-Facilities provided by Agriculture Department to farmers 403

(Question No. 457)

-Farms of Agriculture Department in Faisalabad Division 426

(Question No. 1000) 367

PAGE

NO.

-Fruit and vegetable markets in Sialkot *(Question No. 6783*)*
-Income and expenditures of Market Committee Fort Abbas, 423
Bahawalnagar *(Question No. 974)* 413
-Increase in price of DAP Fertilizer *(Question No. 687)* 386
-Land of Agriculture Department in Narowal *(Question No.7160*)* 381
-Market Committees in district Sahiwal *(Question No. 5673*)* 397
-Market Committees in Sahiwal *(Question No. 281)* 385
-New seeds of wheat and cotton *(Question No. 7132*)*
-Number of Agricultural Institutes in the province *(Question* 418
No.835) 392
-Paved water courses in district Rajanpur *(Question No. 115)* 414
-Pavement of water courses in Daska city *(Question No. 693)* 415
-Pavement of water courses in PP-130 Daska *(Question No. 694)* 405
-Pavement of water courses in PP-113 Gujrat *(Question No. 534)* 409
-Pavement of water courses in PP-222 Sahiwal *(Question No. 544)* 407
-Pavement of water courses in Sahiwal *(Question No. 543)* 390
-Pavement of water courses in Sialkot *(Question No. 41)* 425
-Repair of roads, sewerage and pharrs in Market Fort Abbas *(Question No. 976)* 338
-Research on fodder growth in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 3319*)* 364
-Shifting of Grain Market Gujranwala out of city *(Question No. 6449*)* 380
-Shifting of Grain Market Sahiwal out of city *(Question No. 5670*)* 427
-Sub campus of Agriculture University Toba Tek Singh *(Question No. 1001)* 392
-Subsidiary price of cotton *(Question No.107)* 393
-Subsidiary price of rice *(Question No.109)* 390
-Subsidiary price of maize *(Question No. 100)* 357
-Subsidy granted on agricultural equipment *(Question No. 6245*)* 383
-Target for purchase of wheat for the year 2015 *(Question No. 6986*)*
433

point of order (ANSWER) REGARDING-

-Demand for making policy for export of potato

Fateha khwani ***(CONDOLENCE)-***

-On sad demises of martyrs of Charsada incident, father of Mr. Mhosin Latif, MPA and mothers of Mrs. Nadia Aziz and Mrs. Shazia Kamran, MPAs 15

FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT-

questions REGARDING-

-Allotment of area to Arabian Sheikhs for hunting in tehsil Chobara 279
(Question No. 6099)* 239
-Cameras installed in Safari Park Lahore *(Question No.2632*)* 248
-Details about wood theft in Rahim Yar Khan *(Question No. 3998*)* 282
-Forests in the Punjab *(Question No. 563)*
-Land allotted to Beharia Town by Forest Department in Rawalpindi 280

PAGE NO.

(Question No. 7201)*
-Leasing of land of Forest Department district Toba Tek Singh *(Question No. 4399*)* 268
-Offices and employees of Forest Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4398*)* 256
-Official Committee of Lahore Zoo *(Question No. 6002*)* 275
-Parks and Zoo in district Lahore *(Question No. 664)* 284
-Staff of Wildlife and Breeding Park Toba Tek Singh *(Question No. 863)* 289
-Staff of Wildlife Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 862)* 288
-Steps taken for protection of wildlife *(Question No. 6004*)* 277

G

GULNAZ SHAHZADI , MRS.

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 8 of 2016) 431
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 (Bill No. 11 of 2016) 431

h

HIGHER EDUCATION DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Appointment of Lecturers of Library Science in government colleges *(Question No. 6982*)* 147
-BS Programmes in universities *(Question No. 6093*)* 161
-Building of Degree College Khanqa Dogran *(Question No. 6182*)* 126
-Construction of Education Complex at the land of Government College of Commerce Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 7252*)* 151
-Corruption in Board of Intermediate & Secondary Education Lahore *(Question No. 5926*)* 159
-Degree issued by the Punjab University *(Question No. 5711*)* 159
-Details about colleges in Gulberg and Nishat Towns Lahore *(Question No. 227)* 170
-Details about Acute Business College Garden Town Lahore *(Question No. 6544*)* 133
-Details about GC Women University Sialkot *(Question No. 6898*)* 138
-Details about Girls College Baghbanpura Lahore *(Question No. 191)* 166
-Details about government colleges in PP-170 Nankana Sahib *(Question No. 6185*)* 127

PAGE NO.

-Details about Government Degree College for Women Kot Khawaja Saeed, Lahore *(Question No. 190)* 165
-Details about Government Girls Degree College Satellite Town Bahawalpur *(Question No.4820*)* 123
-Details about Lecturer Assistants *(Question No. 7172*)* 145
-Establishment of university in Chiniot *(Question No. 6687*)* 136
-Provision of buses to colleges of Lahore *(Question No. 204)* 167
-Provision of more buses for women students of Punjab University *(Question No. 203)* 166
-Posts of Lecturers in Girls Degree College Nankana Sahib *(Question No. 3091*)* 157
-Regularization of employees of Commerce Colleges *(Question No. 5384*)* 158
-Self Finance Scheme in Agricultural University Faisalabad *(Question No. 6256*)* 164
-Transport facility to government universities *(Question No. 205)* 168
-Universities of the province *(Question No. 145)* 165
-Use of prohibited drugs by sports students in Punjab University Lahore *(Question No. 255)* 171
-Vacant posts of Librarians in colleges *(Question No. 6981*)* 141

HUSSAIN JAHANIA GARDEZI, SYED

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-

-Privilege Motions No. 12 of 2013, No.20, 27 & 31 of 2014, No.1,5,8,10,12,14,16 & 18 to 27 of 2015 304

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 303

-The Privilege Motions No.25 of 2014 and No.11 of 2015

I

IFTIKHAR HUSSAIN CHHACHHAR, CHAUDRY

question REGARDING- 375

-Construction of stadium in Basirpur, district Okara *(Question No. 3249*)*

INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 295

-Boilers installed in factroies of Lahore *(Question No. 1041)* 291
-Details about appointment of Chairman and other officers in Punjab Board of Technical Education *(Question No.813)* 243
-Details about Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 3836*)* 252
-Details about Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 4632*)* 274
-Details about old ways of earning in Chiniot *(Question No. 6243*)* 277

PAGE NO.

-Details about Rajput Industry Sundar, Lahore *(Question No. 7244*)*
-Details about registered and unregistered factories in Sahiwal 294
(Question No. 1028) 290
-Establishment of more Industrial Estates in Sahiwal *(Question No. 796)*
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh 292
(Question No. 1002)

-Installation of boilers in factories of Lahore and Sheikhupura 298
(Question No. 1166) 297
-Institutions of TEVTA in Gujrat *(Question No. 1069)*
-Interest rate of schemes of Punjab Small Industries Corporation 262
(Question No.5573)* 296
-Number of registered factories in Lahore *(Question No. 1042)* 274
-Problems of Government Printing Press Lahore *(Question No.5574*)* 293
-Registered factories in district Sialkot *(Question No. 1005)*
-Registered institutions under Industries Department in Sahiwal 288
(Question No. 793) 282
-Stone crushing factories at Sialkot Road *(Questin No. 518)* 284
-Stone crushing factories in the province *(Questin No. 519)* 286
-Technical colleges and institutes in Sahiwal *(Question No. 792)* 233
-Worst condition of technical institutions of TEVTA *(Question No. 2452*)*

K

KHADIJA UMAR, MRS.
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015 490
-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 207

questions REGARDING- 95
-Daily production of milk in district Gujrat *(Question No. 1088)* 166
-Details about Girls College Baghbanpura Lahore *(Question No. 191)*
-Details about Government Degree College for Women Kot Khawaja 165
Saeed, Lahore *(Question No. 190)*
-Details about milk produced by Khizarabad Cattle Farm 56
(Question No. 6534)* 378
-Funds for maintenance of historical buildings in Gujrat *(Question No. 5603*)*
-Interest rate of schemes of Punjab Small Industries Corporation 262
(Question No.5573)*
-Officers appointed and promoted in Livestock & Dairy Development 58
Board since 2012 *(Question No. 6535*)* 274
-Problems of Government Printing Press Lahore *(Question No.5574*)* 376
-Sports activities in district Gujrat during 2012-14 *(Question No. 5601*)*

PAGE NO.

Khalil Tahir Sindhu, mr. ***(MINISTER FOR HUMAN RIGHTS & MINORITIES AFFAIRS)*** 114

ADJOURNMENT MOTIONS regarding-

-Grab of land of Forest Department in Moza Rakh Bhatti Maitla 112
-Non-issuance of NOC for allocation of land for educational purposes in Faisalabad 113
-Pending cases in Board of Revenue Punjab 111
-Possession of influential persons over PA House in Marri, Rajanpur Pachadh

KHIZER HAYAT SHAH KHAGGA, PEER

questions REGARDING- 145

-Details about Lecturer Assistants *(Question No. 7172*)*

KHURRAM JAHANGIR WATTOO, MIAN

questions REGARDING- 392

-Subsidiary price of cotton *(Question No.107)* 393
-Subsidiary price of rice *(Question No.109)* 390
-Subsidiary price of maize *(Question No. 100)*

L

LEADER OF OPPOSITION

-See under Mehmood-ur-Rasheed, Mian

LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT-

questions REGARDING- 72

-Building of veterinary hospital in PP-113 Gujrat *(Question No. 740)* 70
-Dairy and poultry farms in district Sahiwal *(Question No. 583)* 95
-Daily production of milk in district Gujrat *(Question No. 1088)* 93
-Daily production of milk in district Lahore *(Question No. 1053)* 49
-Details about dairy farms in district Gujrat *(Question No. 3287*)* 86
-Details about development of dairy and poultry *(Question No. 967)*
-Details about distribution of heads of cattle from livestock farms in Toba Tek Singh after devolution plan *(Question No. 5844*)* 54
-Details about laboratories of Livestock Department in district Gujranwala *(Question No. 4077*)* 52
-Details about Livestock Experimental Farm Khushab *(Question No. 3177*)* 43
-Details about Livestock Experimental Farm Rakh Gulaman, district Bhakkar *(Question No. 3176*)* 38
-Details about milk produced by Khizarabad Cattle Farm *(Question No. 6534*)* 56
-Details about Vaccine to heads of cattle in district Gujranwala 49

PAGE NO.

(Question No. 4014)*
-Establishment of veterinary dispensary/hospital in PP-222 Sahiwal 66
(Question No. 579) 61
-Facility of Emergency in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 6852*)* 60
-Feed of broiler hen *(Question No. 6593*)* 64
-Livestock Farm Khizarabad, Sargodha *(Question No. 562)*
-Officers appointed and promoted in Livestock & Dairy Development 58
Board since 2012 *(Question No. 6535*)* 83
-Production of milk in district Gujranwala *(Question No. 896)*
-Provision of interest free loans to people of Cholistan for cattle 78
farming *(Question No. 779)* 91
-Steps taken for control over sale of unhygienic meat *(Question No. 969)* 61
-Veterinary Centres in Sahiwal *(Question No. 6944*)* 75
-Veterinary hospitals and dispensaries in Gujranwala *(Question No. 755)*
-Veterinary hospitals and dispensaries in PP-284 Fort Abbas 80
(Question No. 883) 93
-Veterinary hospitals/dispensaries in PP-152 Lahore *(Question No 1052)*

LUBNA FAISAL, MRS.

question REGARDING- 383
-Target for purchase of wheat for the year 2015 *(Question No. 6986*)*

M

MAHMOOD UL HASSAN CHEEMA, CH.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 98
-The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2015 (Bill No.53 of 2015)

MANAN KHAN, MR.

questions REGARDING- 387
-Establishment of Agriculture Research Centre Narowal *(Question No. 7162*)* 386
-Land of Agriculture Department in Narowal *(Question No.7160*)*

MASHHOOD AHMAD KHAN, RANA *(Minister for Schools Education Additional Charge of Higher Education, Youth Affairs, Sports, Archeology and Tourism)*

Answers to the questions REGARDING- 161
-BS Programmes in universities *(Question No. 6093*)*
-Construction of playgrounds in Malikwal, Mandi Bahauddin 394
(Question No. 506) 391
-Construction of prototype gymnasium in Gujranwala *(Question No. 471)* 375
-Construction of stadium in Basirpur, district Okara *(Question No. 3249*)* 406
-Construction of stadium in Malka Hans Pakpattan *(Question No. 773)*
-Corruption in Board of Intermediate & Secondary Education Lahore 160

PAGE NO.

(Question No. 5926)* 159
-Degree issued by the Punjab University *(Question No. 5711*)*
-Details about buildings, places and staff of Archeology Department 398
in Faisalabad *(Question No. 528)*
-Details about colleges in Gulberg and Nishat Towns Lahore 171
(Question No. 227)
-Details about distribution of prize money in contests of Youth Festivals 340
(Question No. 5643)* 166
-Details about Girls College Baghbanpura Lahore *(Question No. 191)*
-Details about Government Degree College for Women Kot Khawaja 165
Saeed, Lahore *(Question No. 190)* 402
-Details about historical buildings in district Chiniot *(Question No. 560)* 388
-Details about playgrounds and stadium in Gujranwala *(Question No. 51)* 343
-Details about religious books of Sikh religion *(Question No. 6680*)* 393
-Details about shops in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 472)* 410
-Details about stadiums and play grounds in Lahore *(Question No. 801)* 408
-Funds allocated for sports *(Question No. 800)* 378
-Funds for maintenance of historical buildings in Gujrat *(Question No. 5603*)* 396
-Hockey ground in Faisalabad *(Question No. 527)* 400
-Gymnasium in Toba Tek Singh *(Question No. 538)*
-Posts of Lecturers in Girls Degree College Nankana Sahib 157
(Question No. 3091)* 168
-Provision of buses to colleges of Lahore *(Question No. 204)*
-Provision of funds for sports development in district Hafizabad 412
(Question No. 843)
-Provision of more buses for women students of Punjab University 166
(Question No. 203) 158
-Regularization of employees of Commerce Colleges *(Question No. 5384*)*
-Self Finance Scheme in Agricultural University Faisalabad 164
(Question No. 6256)* 404
-Shifting of custody of historical buildings in the province *(Question No. 606)* 376
-Sports activities in district Gujrat during 2012-14 *(Question No. 5601*)* 169
-Transport facility to government universities *(Question No. 205)* 165
-Universities of the province *(Question No. 145)*
-Use of prohibited drugs by sports students in Punjab University 172
Lahore *(Question No. 255)*

MEHMOOD-UR-RASHEED, MIAN *(Leader of Opposition)*
MOTION regarding-
102
-SUSPENSION OF RULES FOR PRESENTATION OF A RESOLUTION
187
points of order REGARDING-
15
-Demand for taking up out of turn the resolution regarding 106

PAGE

NO.

price of petrol
-Financial murder and homelessness of thousands of people due to construction of Orange Line Train track
-Suddenly closure of educational institutions 151

question REGARDING-
-Construction of Education Complex at the land of Government College of Commerce Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 7252*)* 103

Resolution REGARDING-
-Show of grief & sorrow on martyrdoms due to terrorism in Bacha Khan University Charsadda

MEHWISH SULTANA, MS. *(Parliamentary Secretary for Higher Education)*

Answers to the questions REGARDING-
-Appointment of Lecturers of Library Science in government colleges *(Question No. 6982*)* 147
-Building of Degree College Khanqa Dogran *(Question No. 6182*)* 126
-Construction of Education Complex at the land of Government -College of Commerce Allama Iqbal Town Lahore *(Question No. 7252*)* 151
-Details about Acute Business College Garden Town Lahore *(Question No. 6544*)* 133
-Details about GC Women University Sialkot *(Question No. 6898*)* 139
-Details about government colleges in PP-170 Nankana Sahib *(Question No. 6185*)* 128
-Details about Government Girls Degree College Satellite Town Bahawalpur *(Question No.4820*)* 124
-Details about Lecturer Assistants *(Question No. 7172*)* 145
-Establishment of university in Chiniot *(Question No. 6687*)* 136
-Vacant posts of Librarians in colleges *(Question No. 6981*)* 142

MINISTER FOR AGRICULTURE
-See under Farrukh Javed, Dr.

MINISTER FOR FOOD ADDITIONAL CHARGE OF LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT
-See under Bilal Yasin, Mr.

MINISTER FOR FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES
-See under Muhammad Asif Malik, Mr.

Minister for Human Rights & Minorities Affairs

-SEE UNDER KHALIL TAHIR SINDHU, MR.

MINISTER FOR INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT

PAGE NO.

-SEE UNDER MUHAMMAD SHAFIQUE, CH.

MINISTER FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS
-See under Sana Ullah Khan, Rana

MINISTER FOR SCHOOLS EDUCATION ADDITIONAL CHARGE OF HIGHER EDUCATION, YOUTH AFFAIRS, SPORTS, ARCHEOLOGY AND TOURISM
-See under Mashhood Ahmad Khan, Rana

MOTION regarding-
-Suspension of rules for presentation of a resolution 102

MUHAMMAD AFZAL, DR.
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Affiliation of Medical Colleges with Pakistan Medical and Dental Council 448

MUHAMMAD AKRAM, CHODHARY

questions REGARDING- 367
-Fruit and vegetable markets in Sialkot *(Question No. 6783*)* 293
-Registered factories in district Sialkot *(Question No. 1005)*

MUHAMMAD ARIF ABBASI, MR.

question REGARDING-
-Land allotted to Beharia Town by Forest Department in Rawalpindi *(Question No. 7201*)* 280

MUHAMMAD ARSHAD MALIK, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 70
-Dairy and poultry farms in district Sahiwal *(Question No. 583)*
-Details about offices of Environment Protection Department and air pollution in district Sahiwal *(Question No. 588)* 65
-Details about registered and unregistered factories in Sahiwal *(Question No. 1028)* 294 290
-Establishment of more Industrial Estates in Sahiwal *(Question No. 796)*
-Establishment of veterinary dispensary/hospital in PP-222 Sahiwal *(Question No. 579)* 66 380
-Market Committees in district Sahiwal *(Question No. 5673*)* 396
-Market Committees in Sahiwal *(Question No. 281)* 408
-Pavement of water courses in PP-222 Sahiwal *(Question No. 544)* 407
-Pavement of water courses in Sahiwal *(Question No. 543)*

-Registered institutions under Industries Department in Sahiwal *(Question No. 793)* 288 379
-Shifting of Grain Market Sahiwal out of city *(Question No. 5670*)* 286
-Technical colleges and institutes in Sahiwal *(Question No. 792)* 61

PAGE NO.

-Veterinary Centres in Sahiwal *(Question No. 6944*)*

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 98

-The Punjab Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2015 (Bill No.52 of 2015)

MUHAMMAD ASIF BAJWA, ADVOCATE, MR.

questions REGARDING- 63

-Ban on use of shopper bags *(Question No. 375)* 413

-Pavement of water courses in Daska city *(Question No. 693)* 415

-Pavement of water courses in PP-130 Daska *(Question No. 694)* 389

-Pavement of water courses in Sialkot *(Question No. 41)* 357

-Subsidy granted on agricultural equipment *(Question No. 6245*)*

MUHAMMAD ASIF MALIK, MR. *(Minister for Forests, Wildlife & Fisheries)*

Answers to the questions REGARDING-

-Allotment of area to Arabian Sheikhs for hunting in tehsil Chobara *(Question No. 6099*)* 280

239

-Cameras installed in Safari Park Lahore *(Question No.2632*)* 249

-Details about wood theft in Rahim Yar Khan *(Question No. 3998*)* 283

-Forests in the Punjab *(Question No. 563)*

-Land allotted to Beharia Town by Forest Department in Rawalpindi *(Question No. 7201*)* 281

-Leasing of land of Forest Department district Toba Tek Singh *(Question No. 4399*)* 268

-Offices and employees of Forest Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 4398*)* 256

275

-Official Committee of Lahore Zoo *(Question No. 6002*)* 285

-Parks and Zoo in district Lahore *(Question No. 664)* 289

-Staff of Wildlife and Breeding Park Toba Tek Singh *(Question No. 863)* 288

-Staff of Wildlife Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 862)* 278

-Steps taken for protection of wildlife *(Question No. 6004*)*

MUHAMMAD AYUB KHAN, SARDAR, LT COL (RETD)

questions REGARDING-

-Details about Acute Business College Garden Town Lahore *(Question No. 6544*)* 133

289

-Staff of Wildlife and Breeding Park Toba Tek Singh *(Question No. 863)*

-Staff of Wildlife Department in district Toba Tek Singh *(Question No. 862)* 288

MUHAMMAD ILYAS CHINIOTI, AL HAJ

point of order REGARDING- 433

PAGE NO.

-Demand for making policy for export of potato 274

questions REGARDING- 136

-Details about old ways of earning in Chiniot *(Question No. 6243*)*

-Establishment of university in Chiniot *(Question No. 6687*)*

MUHAMMAD IQBAL, CHAUDHARY

point of order REGARDING-

-Demand for fixation of two days for discussion on Agriculture in the House 436

MUHAMMAD NAEEM ANWAR, MR.

questions REGARDING- 398

-Damped land in tehsil Fort Abbas *(Question No. 363)*

-Income and expenditures of Market Committee Fort Abbas, Bahawalnagar *(Question No. 974)* 422

-Provision of interest free loans to people of Cholistan for cattle farming *(Question No. 779)* 78

-Repair of roads, sewerage and pharrs in Market Fort Abbas *(Question No. 976)* 424

-Veterinary hospitals and dispensaries in PP-284 Fort Abbas *(Question No. 883)* 80

MUHAMMAD NASIR CHEEMA, MR.

Privilege motion REGARDING-

-Insulting behaviour of SHO Police Station Ahmed Nagar and SP Saddar Gujranwala with MPA 185

MUHAMMAD SHAFIQUE, CH. *(Minister for Industries, Commerce & Investment)*

Answers to the questions REGARDING- 295

-Boilers installed in factroies of Lahore *(Question No. 1041)*

-Details about appointment of Chairman and other officers in Punjab Board of Technical Education *(Question No.813)* 292

-Details about Government College of Technology Gujranwala *(Question No. 3836*)* 243

-Details about Government Institute of Leather Technology Gujranwala *(Question No. 4632*)* 253

-Details about old ways of earning in Chiniot *(Question No. 6243*)* 274

-Details about Rajput Industry Sundar, Lahore *(Question No. 7244*)* 277

-Details about registered and unregistered factories in Sahiwal *(Question No. 1028)* 295

-Establishment of more Industrial Estates in Sahiwal *(Question No. 796)* 291

-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh 293

PAGE NO.

(Question No. 1002)
-Installation of boilers in factories of Lahore and Sheikhupura 299
(Question No. 1166) 297
-Institutions of TEVTA in Gujrat *(Question No. 1069)*
-Interest rate of schemes of Punjab Small Industries Corporation 263
(Question No.5573)* 296
-Number of registered factories in Lahore *(Question No. 1042)* 274
-Problems of Government Printing Press Lahore *(Question No.5574*)* 294
-Registered factories in district Sialkot *(Question No. 1005)*
-Registered institutions under Industries Department in Sahiwal 289
(Question No. 793)
282
-Stone crushing factories at Sialkot Road *(Questin No. 518)* 284
-Stone crushing factories in the province *(Questin No. 519)* 286
-Technical colleges and institutes in Sahiwal *(Question No. 792)* 233
-Worst condition of technical institutions of TEVTA *(Question No. 2452*)*

MUHAMMAD SHAHBAZ SHARIF, MIAN *(Chief Minister of the Punjab)*

Answers to the questions REGARDING- 79
-Abuses of plastic shopping bags *(Question No. 838)* 89
-Air pollution in district Hafizabad *(Question No. 847)* 63
-Ban on use of shopper bags *(Question No. 375)* 68
-Details about air pollution in Toba Tek Singh *(Question No. 598)*
-Details about chemical in factories in Shahdara, Jia Mosa 59
(Question No. 6998)*
-Details about employees of Environment Protection Department 53
in district Faisalabad *(Question No. 6297*)*
-Details about Environment Protection Department in 85
district Hafizabad *(Question No. 846)*
-Details about Environment Protection Department district Vehari 47
(Question No. 5765)*
-Details about offices of Environment Protection Department and air 65
pollution in district Sahiwal *(Question No. 588)*
-Details about poultry farms and kiln in Toba Tek Singh *(Question* 55
No. 6408)*
-Funds allocated for control over pollution in Faisalabad 51
(Question No. 6295)*
-Issuance of NOC for establishment of poultry farms in district 81
Narowal *(Question No. 845)* 71
-Laying of sewerage pipe lines in Toba Tek Singh *(Question No. 599)* 57
-Measurement of air and water pollution *(Question No. 6971*)*
-Offices of Environment Protection Department in Gujranwala 76
(Question No. 752) 74

PAGE NO.

-Steps taken for control over air pollution *(Question No. 686)*

MUHAMMAD SHAWEZ KHAN, MR.

QUESTIONS regarding-

-Cultivation of land in district Attock since 2004 *(Question No. 454)* 400

-Facilities provided by Agriculture Department to farmers *(Question No. 457)* 403

MURAD RAAS, DR.

questions REGARDING- 295

-Boilers installed in factroies of Lahore *(Question No. 1041)* 384

-Concrete water courses in district Pakpattan *(Question No. 7130*)* 93

-Daily production of milk in district Lahore *(Question No. 1053)* 61

-Facility of Emergency in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 6852*)* 384

-New seeds of wheat and cotton *(Question No. 7132*)* 296

-Number of registered factories in Lahore *(Question No. 1042)* 167

-Provision of buses to colleges of Lahore *(Question No. 204)*

-Provision of more buses for women students of Punjab University 166

(Question No. 203) 168

-Transport facility to government universities *(Question No. 205)* 93

-Veterinary hospitals/dispensaries in PP-152 Lahore *(Question No 1052)*

N

NAAT-E-RASOOL-E-MAQBOOL (ﷺ) PRESENTED IN THE HOUSE IN SESSIONS HELD ON-

29th January, 1st, 2nd & 3rd February, 2016 12, 122,232,332

NABILA HAKIM ALI KHAN, MS.

BILL *(Discussed upon)-*

-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 199

QUORUM-

-Indication of quorum of the House during sitting held on 1st February, 2016 215

NAUSHEEN HAMID, DR.

question REGARDING-

-Polluted water of factories in Upper Chenab Canal district Sheikhupura *(Question No. 1793*)* 33

PAGE

NO.

Nazar Hussain, mr. ***(PARLIAMENTARY SECRETARY FOR LAW & PARLIAMENTARY AFFAIRS)***

ADJOURNMENT MOTIONS (Answers) regarding- 445

-Dangerous effects of poisonous pesticides on crops of fruit, vegetables and pulse 450

-Demand for arrest of accused persons of firing at the son of Mian Muhammad Yaseen 440

-Demand for fixation of 25% quota in government recruitments for eunuch persons 447

-Disclosure of purchase of medicines at higher price by Zakat & Ushr Department 190

-Grab of land of Forest Department in Moza Rakh Bhatti Maitla 442

-Risk to human life due to abundance of cement factories in Kalar Kahar, Chowa Saiden Shah district Chakwal

NIGHAT SHEIKH, MS.

questions REGARDING-

-Abuses of plastic shopping bags *(Question No. 838)*

-Cameras installed in Safari Park Lahore *(Question No.2632*)* 79

-Corruption in Board of Intermediate & Secondary Education Lahore *(Question No. 5926*)* 239

-Degree issued by the Punjab University *(Question No. 5711*)* 159

-Details about dairy farms in district Gujrat *(Question No. 3287*)* 159

-Details about historical buildings in district Chiniot *(Question No. 560)* 49

-Details about Punjab Agriculture Research Board *(Question No. 5713*)* 402

-Forests in the Punjab *(Question No. 563)* 381

-Increase in price of DAP Fertilizer *(Question No. 687)* 282

-Livestock Farm Khizarabad, Sargodha *(Question No. 562)* 412

-Number of Agricultural Institutes in the province *(Question No.835)* 64

-Number of factories draining their polutted water into river Ravi *(Question No. 5955*)* 418

-Steps taken for control over air pollution *(Question No. 686)* 28

-Stone crushing factories at Sialkot Road *(Questin No. 518)* 73

-Stone crushing factories in the province *(Questin No. 519)* 282

284

NOTIFICATIONS of-

-Summoning of 19th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2016 1

PAGE NO.

O

OATH OF OFFICE by-
-Qutab Ali Shah Ali Baba, Syed (PP-89) 13
OFFICERS-
-Of the House 9
ORDINANCES *(Laid in the House)*-
-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015 193
-The Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 191
-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015 191
-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 196
-The Punjab Education Foundation (Amendment) Ordinance 2015 192
-The Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 192
-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 196
-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2016 194
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2016 195
-The Punjab Marriage Functions Ordinance 2015 195
-The Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Ordinance 2016 194
-The Punjab Procedure Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2015 193
-The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2015 193

P

Panel of Chairmen-
-Announcement regarding Panel of Chairmen for 19th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2016 13

Parliamentary Secretaries- 7
-Of the Punjab
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR ENVIRONMENT PROTECTION
-See under Akmal Saif Chattha, Mr.
PARLIAMENTARY SECRETARY FOR HIGHER EDUCATION
-See under Mehwish Sultana, Ms.

PAGE NO.

Parliamentary Secretary for Law & Parliamentary Affairs
-*See under Nazar Hussain, Mr.*

points of order REGARDING-
-Demand for constitution of House Committee for refixation of Agricultural Tax 312
-Demand for fixation of two days for discussion on Agriculture in the House 436
-Demand for making policy for export of potato 433
-Demand for taking up out of turn the resolution regarding price of petrol 187
-Demand for upgradation of technical and non-technical employees along with employees of general cadre 300
-Demolishing Quarters of Wahdat Colony Lahore 300
-Extension in school holidays due to security risk 173
-Financial murder and homelessness of thousands of people due to construction of Orange Line Train track 15
-Suddenly closure of educational institutions 106

Privilege motions REGARDING-
-INSULTING BEHAVIOUR OF EDO EDUCATION LAYYAH WITH MPA 184
-Insulting behaviour of SHO Police Station Ahmed Nagar and SP Saddar Gujranwala with MPA 185

Q

QAISAR ABBAS KHAN MAGASSI, SARDAR

question REGARDING-
-Allotment of area to Arabian Sheikhs for hunting in tehsil Chobara *(Question No. 6099*)* 279

QAISER IQBAL SINDHU, MR.

report ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING-
-The Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015 (Bill No.51 of 2015) 98

QAMAR-UL-ISLAM RAJA, ENGINEER
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS regarding-
-Adjournment Motion No. 1199/2014 moved by Mr. Amjad Ali Javed MPA (PP-86) 302
-Adjournment Motion No. 839/2014 moved by Ms. Azma Zahid Bukhari

	PAGE NO.
MPA (W-318)	302
-The Ali Institute of Education Lahore (Amendment) Bill 2015 (Bill No.47 of 2015)	302
-The Ghazi University Dera Ghazi Khan (Second Amendment) Bill 2015 (Bill No. 48 of 2015)	302

PAGE

NO.

questions REGARDING-

AGRICULTURE DEPARTMENT- 416

-Admissions in Agricultural University Faisalabad *(Question No. 715)* 388

-Agricultural Research Centres/Institutes in the province *(Question No. 33)* 384

-Concrete water courses in district Pakpattan *(Question No. 7130*)*

-Construction of Burji No.78 distributary Lalo Githar Depalpur, Okara 346

(Question No. 6208)* 400

-Cultivation of land in district Attock since 2004 *(Question No. 454)* 398

-Damped land in tehsil Fort Abbas *(Question No. 363)*

-Details about Agricultural Research Institutes in Punjab 333

(Question No. 3318)* 362

-Details about Market Committee Toba Tek Singh *(Question No. 6284*)* 370

-Details about offices of Agriculture Department *(Question No. 7061*)* 381

-Details about Punjab Agriculture Research Board *(Question No. 5713*)* 355

-Details about vegetable market Faisalabad *(Question No. 6210*)* 353

-Details about water courses in district Faisalabad *(Question No. 6209*)* 387

-Establishment of Agriculture Research Centre Narowal *(Question No. 7162*)*

-Establishment of office of Agriculture Engineering in district 410

Toba Tek Singh *(Question No. 574)*

-Facilities provided by Agriculture Department to farmers 403

(Question No. 457)

-Farms of Agriculture Department in Faisalabad Division 425

(Question No. 1000) 367

-Fruit and vegetable markets in Sialkot *(Question No. 6783*)*

-Income and expenditures of Market Committee Fort Abbas, 422

Bahawalnagar *(Question No. 974)* 412

-Increase in price of DAP Fertilizer *(Question No. 687)* 386

-Land of Agriculture Department in Narowal *(Question No.7160*)* 380

-Market Committees in district Sahiwal *(Question No. 5673*)* 396

-Market Committees in Sahiwal *(Question No. 281)* 384

-New seeds of wheat and cotton *(Question No. 7132*)*

-Number of Agricultural Institutes in the province *(Question* 418

No.835) 392

-Paved water courses in district Rajanpur *(Question No. 115)* 413

-Pavement of water courses in Daska city *(Question No. 693)* 415

-Pavement of water courses in PP-130 Daska *(Question No. 694)* 405

-Pavement of water courses in PP-113 Gujrat *(Question No. 534)* 408

-Pavement of water courses in PP-222 Sahiwal *(Question No. 544)* 407

-Pavement of water courses in Sahiwal *(Question No. 543)* 389

-Pavement of water courses in Sialkot *(Question No. 41)* 424

-Repair of roads, sewerage and pharrs in Market Fort Abbas *(Question No. 976)* 338

-Research on fodder growth in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 3319*)* 364

379

PAGE NO.

-Shifting of Grain Market Gujranwala out of city *(Question No. 6449*)* 427
-Shifting of Grain Market Sahiwal out of city *(Question No. 5670*)* 392
-Sub campus of Agriculture University Toba Tek Singh *(Question No. 1001)* 393
-Subsidiary price of cotton *(Question No.107)* 390
-Subsidiary price of rice *(Question No.109)* 357
-Subsidiary price of maize *(Question No. 100)* 383
-Subsidy granted on agricultural equipment *(Question No. 6245*)*
-Target for purchase of wheat for the year 2015 *(Question No. 6986*)*

ARCHEOLOGY DEPERTMENT- 398
-Details about buildings, places and staff of Archeology Department 402
in Faisalabad *(Question No. 528)* 342
-Details about historical buildings in district Chiniot *(Question No. 560)* 378
-Details about religious books of Sikh religion *(Question No. 6680*)* 404
-Funds for maintenance of historical buildings in Gujrat *(Question No. 5603*)*
-Shifting of custody of historical buildings in the province *(Question No. 606)* 79
ENVIRONMENT PROTECTION DEPARTMENT- 89
-Abuses of plastic shopping bags *(Question No. 838)* 63
-Air pollution in district Hafizabad *(Question No. 847)* 67
-Ban on use of shopper bags *(Question No. 375)*
-Details about air pollution in Toba Tek Singh *(Question No. 598)* 59
-Details about chemical in factories in Shahdara, Jia Mosa
(Question No. 6998)* 53
-Details about employees of Environment Protection Department
in district Faisalabad *(Question No. 6297*)* 85
-Details about Environment Protection Department in
district Hafizabad *(Question No. 846)* 47
-Details about Environment Protection Department district Vehari 19
(Question No. 5765)*
-Details about factories in PP-58 Faisalabad *(Question No. 1836*)* 65
-Details about offices of Environment Protection Department and air
pollution in district Sahiwal *(Question No. 588)* 55
-Details about poultry farms and kiln in Toba Tek Singh *(Question
No. 6408*)* 51
-Funds allocated for control over pollution in Faisalabad
(Question No. 6295)* 81
-Issuance of NOC for establishment of poultry farms in district 71
Narowal *(Question No. 845)* 57
-Laying of sewerage pipe lines in Toba Tek Singh *(Question No. 599)*
-Measurement of air and water pollution *(Question No. 6971*)* 28
-Number of factories draining their polutted water into river Ravi
(Question No. 5955)* 76
-Offices of Environment Protection Department in Gujranwala
(Question No. 752) 33
-Polluted water of factories in Upper Chenab Canal district Sheikhupura 23

PAGE NO.

(Question No. 1793)* 73
-Pollution in Samundari Drain Faisalabad *(Question No. 2353*)*
-Steps taken for control over air pollution *(Question No. 686)*
FORESTS, WILDLIFE & FISHERIES DEPARTMENT- 279
-Allotment of area to Arabian Sheikhs for hunting in tehsil Chobara 239
(Question No. 6099)* 248
-Cameras installed in Safari Park Lahore *(Question No.2632*)* 282
-Details about wood theft in Rahim Yar Khan *(Question No. 3998*)*
-Forests in the Punjab *(Question No. 563)*
280
-Land allotted to Beharia Town by Forest Department in Rawalpindi
(Question No. 7201)* 268
-Leasing of land of Forest Department district Toba Tek Singh
(Question No. 4399)* 256
-Offices and employees of Forest Department in district Toba Tek Singh 275
(Question No. 4398)* 284
-Official Committee of Lahore Zoo *(Question No. 6002*)* 289
-Parks and Zoo in district Lahore *(Question No. 664)*
-Staff of Wildlife and Breeding Park Toba Tek Singh *(Question No. 863)* 288
-Staff of Wildlife Department in district Toba Tek Singh 277
(Question No. 862)
-Steps taken for protection of wildlife *(Question No. 6004*)*
HIGHER EDUCATION DEPARTMENT- 147
-Appointment of Lecturers of Library Science in government 161
colleges *(Question No. 6982*)* 126
-BS Programmes in universities *(Question No. 6093*)*
-Building of Degree College Khanqa Dogran *(Question No. 6182*)*
-Construction of Education Complex at the land of Government 151
College of Commerce Allama Iqbal Town Lahore *(Question*
No. 7252)* 159
-Corruption in Board of Intermediate & Secondary Education Lahore 159
(Question No. 5926)*
-Degree issued by the Punjab University *(Question No. 5711*)* 170
-Details about colleges in Gulberg and Nishat Towns Lahore
(Question No. 227) 133
-Details about Acute Business College Garden Town Lahore 138
(Question No. 6544)* 166
-Details about GC Women University Sialkot *(Question No. 6898*)*
-Details about Girls College Baghbanpura Lahore *(Question No. 191)* 127
-Details about government colleges in PP-170 Nankana Sahib
(Question No. 6185)* 165
-Details about Government Degree College for Women Kot Khawaja
Saeed, Lahore *(Question No. 190)* 123
-Details about Government Girls Degree College Satellite Town 145
Bahawalpur *(Question No.4820*)* 136

PAGE

NO.

-Details about Lecturer Assistants *(Question No. 7172*)* 167
-Establishment of university in Chiniot *(Question No. 6687*)*
-Provision of buses to colleges of Lahore *(Question No. 204)* 166
-Provision of more buses for women students of Punjab University
(Question No. 203) 157
-Posts of Lecturers in Girls Degree College Nankana Sahib 158
(Question No. 3091)*
-Regularization of employees of Commerce Colleges *(Question No. 5384*)* 164
-Self Finance Scheme in Agricultural University Faisalabad 168
(Question No. 6256)* 165
-Transport facility to government universities *(Question No. 205)*
-Universities of the province *(Question No. 145)* 171
-Use of prohibited drugs by sports students in Punjab University 141
Lahore *(Question No. 255)*
-Vacant posts of Librarians in colleges *(Question No. 6981*)* 295
INDUSTRIES, COMMERCE & INVESTMENT DEPARTMENT-
-Boilers installed in factroies of Lahore *(Question No. 1041)* 291
-Details about appointment of Chairman and other officers in
Punjab Board of Technical Education *(Question No.813)* 243
-Details about Government College of Technology Gujranwala
(Question No. 3836)* 252
-Details about Government Institute of Leather Technology Gujranwala 274
(Question No. 4632)* 277
-Details about old ways of earning in Chiniot *(Question No. 6243*)*
-Details about Rajput Industry Sundar, Lahore *(Question No. 7244*)* 294
-Details about registered and unregistered factories in Sahiwal 290
(Question No. 1028)
-Establishment of more Industrial Estates in Sahiwal *(Question No. 796)* 292
-Establishment of Small Industrial Estate in Toba Tek Singh
(Question No. 1002) 298
-Installation of boilers in factories of Lahore and Sheikhupura 297
(Question No. 1166)
-Institutions of TEVTA in Gujrat *(Question No. 1069)* 262
-Interest rate of schemes of Punjab Small Industries Corporation 296
(Question No.5573)* 274
-Number of registered factories in Lahore *(Question No. 1042)* 293
-Problems of Government Printing Press Lahore *(Question No.5574*)*
-Registered factories in district Sialkot *(Question No. 1005)* 288
-Registered institutions under Industries Department in Sahiwal 282
(Question No. 793) 284
-Stone crushing factories at Sialkot Road *(Questin No. 518)* 286
-Stone crushing factories in the province *(Questin No. 519)* 233
-Technical colleges and institutes in Sahiwal *(Question No. 792)*
-Worst condition of technical institutions of TEVTA *(Question No. 2452*)* 72
LIVESTOCK & DAIRY DEVELOPMENT DEPARTMENT- 70

PAGE NO.

-Building of veterinary hospital in PP-113 Gujrat *(Question No. 740)* 95
-Dairy and poultry farms in district Sahiwal *(Question No. 583)* 93
-Daily production of milk in district Gujrat *(Question No. 1088)* 49
-Daily production of milk in district Lahore *(Question No. 1053)* 86
-Details about dairy farms in district Gujrat *(Question No. 3287*)*
-Details about development of dairy and poultry *(Question No. 967)* 54
-Details about distribution of heads of cattle from livestock farms in Toba Tek Singh after devolution plan *(Question No. 5844*)* 52
-Details about laboratories of Livestock Department in district Gujranwala *(Question No. 4077*)* 43
-Details about Livestock Experimental Farm Khushab *(Question No. 3177*)*
38
-Details about Livestock Experimental Farm Rakh Gulaman, district Bhakkar *(Question No. 3176*)* 56
-Details about milk produced by Khizarabad Cattle Farm *(Question No. 6534*)* 49
-Details about Vaccine to heads of cattle in district Gujranwala *(Question No. 4014*)* 66
-Establishment of veterinary dispensary/hospital in PP-222 Sahiwal 61
(Question No. 579) 60
-Facility of Emergency in veterinary hospitals in Lahore *(Question No. 6852*)* 64
-Feed of broiler hen *(Question No. 6593*)*
-Livestock Farm Khizarabad, Sargodha *(Question No. 562)* 58
-Officers appointed and promoted in Livestock & Dairy Development 83
Board since 2012 *(Question No. 6535*)*
-Production of milk in district Gujranwala *(Question No. 896)* 78
-Provision of interest free loans to people of Cholistan for cattle 91
farming *(Question No. 779)* 61
-Steps taken for control over sale of unhygienic meat *(Question No. 969)* 75
-Veterinary Centres in Sahiwal *(Question No. 6944*)*
-Veterinary hospitals and dispensaries in Gujranwala *(Question No. 755)* 80
-Veterinary hospitals and dispensaries in PP-284 Fort Abbas 93
(Question No. 883)
-Veterinary hospitals/dispensaries in PP-152 Lahore *(Question No 1052)*

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT- 394

-Construction of playgrounds in Malikwal, Mandi Bahauddin 391
(Question No. 506) 375
-Construction of prototype gymnasium in Gujranwala *(Question No. 471)* 406
-Construction of stadium in Basirpur, district Okara *(Question No. 3249*)*
-Construction of stadium in Malka Hans Pakpattan *(Question No. 773)* 340
-Details about distribution of prize money in contests of Youth Festivals 387
(Question No. 5643)* 392
-Details about playgrounds and stadium in Gujranwala *(Question No. 51)* 409
-Details about shops in Mini Stadium Gujranwala *(Question No. 472)* 408
-Details about stadiums and play grounds in Lahore *(Question No. 801)* 395

PAGE NO.

-Funds allocated for sports *(Question No. 800)* 399
-Hockey ground in Faisalabad *(Question No. 527)*
-Gymnasium in Toba Tek Singh *(Question No. 538)* 411
-Provision of funds for sports development in district Hafizabad *(Question No. 843)* 376
-Sports activities in district Gujrat during 2012-14 *(Question No. 5601*)*

QUORUM-
INDICATION OF QUORUM OF THE HOUSE DURING SITTINGS HELD ON-
-1st February, 2016 215
-2nd February, 2016 465

QUTAB ALI SHAH ALI BABA, SYED
-Oath of office 13

R

RAMESH SINGH ARORA, MR.

question REGARDING- 342
-Details about religious books of Sikh religion *(Question No. 6680*)*

RECITATION From the Holy Quran and its translation presented in the House in sessions held on - 11,121, 231,331
29th January, 1st, 2nd & 3rd February, 2016

reports ***(LAID IN THE HOUSE)*** REGARDING- 98
-The Canal and Drainage (Amendment) Bill 2015 (Bill No.53 of 2015) 303
-The Privilege Motions No.25 of 2014 and No.11 of 2015
-The Punjab Local Government (Amendment) Bill 2016 (Bill No. 8 of 2016) 431
-The Punjab Local Government (Second Amendment) Bill 2016 (Bill No. 11 of 2016) 431
-The Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015 (Bill No.51 of 2015) 98
-The Punjab Sugar Factories Control (Amendment) Bill 2015 (Bill No.52 of 2015) 98

Resolution REGARDING-
-Show of grief & sorrow on martyrdoms due to terrorism in Bacha Khan University Charsadda 103

S

SAADIA SOHAIL RANA, MRS.

PAGE NO.

86

questions REGARDING- 91

-Details about development of dairy and poultry *(Question No. 967)*

-Steps taken for control over sale of unhygienic meat *(Question No. 969)*

SALAH-UD-DIN KHAN, DR.

question REGARDING- 165

-Universities of the province *(Question No. 145)*

SANA ULLAH KHAN, RANA *(Minister for Law & Parliamentary Affairs)*

BILLS*(Discussed upon)-*

-The Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015 465,468,479

-The Punjab Animals Slaughter Control (Amendment) Bill 2016 462

-The Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015 479,483

-The Punjab Public Representatives' Laws (Amendment) Bill 2016 197

-The Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015 489,495,501

-The Punjab Revenue Authority (Amendment) Bill 2015 462

-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 198,205,213

-The Punjab Special Protection Unit Bill 2015 220

Call attention Notices (ANSWERS) REGARDING 180

-Murder of a citizen during robbery in Gujranwala 182

-MURDER OF MALIK TAHIR IN WAH CANTT. RAWALPINDI

16

107

193

points of order (ANSWERS) REGARDING- 191

-Financial murder and homelessness of thousands of people due 191

to construction of Orange Line Train track 196

-Suddenly closure of educational institutions 192

ORDINANCES *(Laid in the House)-* 192

-The Fatima Jinnah Medical University Lahore (Amendment) Ordinance 2015 196

-The Fort Monroe Development Authority Ordinance 2015 194

-The Provincial Motor Vehicles (Amendment) Ordinance 2015 195

-The Punjab Economic Research Institute (Amendment) Ordinance 2016 195

-The Punjab Education Foundation (Amendment) Ordinance 2015 194

-The Punjab Forensic Science Agency (Amendment) Ordinance 2015 193

-The Punjab Forest (Amendment) Ordinance 2016 193

-The Punjab Local Government (Amendment) Ordinance 2016

-The Punjab Local Government (Second Amendment) Ordinance 2016

-The Punjab Marriage Functions Ordinance 2015

-The Punjab Prohibition of Child Labour at Bricks Kilns Ordinance 2016

PAGE NO.

-The Punjab Procedure Regulatory Authority (Amendment) Ordinance 2015
-The Punjab Vigilance Committees Ordinance 2015

SHAFQAT MAHMOOD, MR.

question REGARDING-
-Construction of playgrounds in Malikwal, Mandi Bahauddin *(Question No. 506)* 394

SHAHABUDDIN KHAN, SARDAR

Privilege motion REGARDING- 184
-Insulting behaviour of EDO Education Layyah with MPA

SHAHZAD MUNSHI, MR.

question REGARDING-
-Details about colleges in Gulberg and Nishat Towns Lahore *(Question No. 227)* 170

SHAMEELA ASLAM, MRS.

question REGARDING-
-Details about Environment Protection Department district Vehari *(Question No. 5765*)* 47

SHOUKAT ALI LALEKA, MR.

EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT regarding-
-The Punjab Food Plan Regulation Bill 2015 (Bill No. 50 of 2015) 431

SUMMONING-
-Notification of summoning of 19th session of 16th Provincial Assembly of the Punjab commenced on 29th January, 2016 1

T

TAHIR, MIAN

questions REGARDING-
-Details about appointment of Chairman and other officers in Punjab Board of Technical Education *(Question No.813)*
-Details about buildings, places and staff of Archeology Department in Faisalabad *(Question No. 528)* 291
-Details about employees of Environment Protection Department 398

PAGE NO.

in district Faisalabad *(Question No. 6297*)*
-Details about vegetable market Faisalabad *(Question No. 6210*)* 53
-Details about water courses in district Faisalabad *(Question No. 6209*)* 355
-Funds allocated for control over pollution in Faisalabad 353
(Question No. 6295)*
-Hockey ground in Faisalabad *(Question No. 527)* 51
-Installation of boilers in factories of Lahore and Sheikhupura 395
(Question No. 1166)
298

TAIMOOR MASOOD, MALIK
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Infrastructure Development Authority of the Punjab Bill 2015 466
-The Punjab Food Authority (Amendment) Bill 2015 480
-The Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015 496, 499
-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 209

Call attention Notice REGARDING 182
-Murder of Malik Tahir in Wah Cantt. Rawalpindi

TARIQ MEHMOOD, MIAN
ADJOURNMENT MOTION regarding-
-Disclosure of purchase of medicines at higher price by Zakat & Ushr Department 446
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORTS OF-
-Auditor General of Pakistan for the year 2013-14 308
-Auditor General of Pakistan on Accounts of Punjab Government for the years 2003-04, 2004-05, 2005-06,2007-08 and 2011-12 307

questions REGARDING-
147
-Appointment of Lecturers of Library Science in government 126
colleges *(Question No. 6982*)* 72
-Building of Degree College Khanqa Dogran *(Question No. 6182*)*
-Building of veterinary hospital in PP-113 Gujrat *(Question No. 740)* 346
-Construction of Burji No.78 distributary Lalo Githar Depalpur, Okara
(Question No. 6208)* 59
-Details about chemical in factories in Shahdara, Jia Mosa
(Question No. 6998)*

127
-Details about government colleges in PP-170 Nankana Sahib 297
(Question No. 6185)* 405
-Institutions of TEVTA in Gujrat *(Question No. 1069)* 141
-Pavement of water courses in PP-113 Gujrat *(Question No. 534)*
-Vacant posts of Librarians in colleges *(Question No. 6981*)*

PAGE NO.

V

VICKAS HASSAN MOKAL, SARDAR
BILL *(Discussed upon)-*
-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 203

point of order REGARDING- 300
-Demolishing Quarters of Wahdat Colony Lahore

W

WAHEED ASGHAR DOGAR, MR.
EXTENSION IN TIME LIMIT FOR SUBMISSION OF REPORT OF-
-Auditor General of Pakistan on Accounts of Punjab Government for the years 2002-03, 2003-04, 2004-05, 2008-09, 2010-11 and 2012-13 175

WASEEM AKHTAR, DR SYED
BILLS *(Discussed upon)-*
-The Punjab Pure Food (Amendment) Bill 2015 493
-The Punjab Safe Cities Authority Bill 2015 211

point of order REGARDING-
-Demand for upgradation of technical and non-technical employees along with employees of general cadre 300

questions REGARDING-
-Details about Agricultural Research Institutes in Punjab *(Question No. 3318*)* 333
-Details about GC Women University Sialkot *(Question No. 6898*)* 138
-Details about Government Girls Degree College Satellite Town Bahawalpur *(Question No.4820*)* 123
-Feed of broiler hen *(Question No. 6593*)* 60
-Regularization of employees of Commerce Colleges *(Question No. 5384*)* 158
-Research on fodder growth in Cholistan Bahawalpur *(Question No. 3319*)* 338
-Use of prohibited drugs by sports students in Punjab University Lahore *(Question No. 255)* 171
-Worst condition of technical institutions of TEVTA *(Question No. 2452*)* 233

Y

YOUTH AFFAIRS & SPORTS DEPARTMENT-

questions REGARDING-
-Construction of playgrounds in Malikwal, Mandi Bahauddin 394

PAGE NO.

(Question No. 506) 391
-Construction of prototype gymnasium in Gujranwala *(Question No. 471)* 375
-Construction of stadium in Basirpur, district Okara *(Question No. 3249*)* 406
-Construction of stadium in Malka Hans Pakpattan *(Question No. 773)*
-Details about distribution of prize money in contests of Youth Festivals 340
(Question No. 5643)* 387
-Details about playgrounds and stadium in Gujranwala *(Question No. 51)* 409
-Details about stadiums and play grounds in Lahore *(Question No. 801)* 408
-Funds allocated for sports *(Question No. 800)* 395
-Hockey ground in Faisalabad *(Question No. 527)* 399
-Gymnasium in Toba Tek Singh *(Question No. 538)*
-Provision of funds for sports development in district Hafizabad 411
(Question No. 843) 376
-Sports activities in district Gujrat during 2012-14 *(Question No. 5601*)*

Z

ZULQARNAIN DOGAR, MALIK

question REGARDING-

-Posts of Lecturers in Girls Degree College Nankana Sahib *(Question No. 3091*)* 157